ثلاثیاتِ

قرآن و حدیث

www.KitaboSunnat.com

اِس کتاب میں اُن چیزوں کا بیان ہے جو قرآن و حدیث
میں تین تین مرتبہ یا تین کی تعداد کے حوالہ سے مذکور ہیں

مولف
انجنیئر عبدالمجید انصاری

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

ثلاثیات

قرآن وحدیث

اِس کتاب میں اُن چیزوں کا بیان ہے جو قرآن وحدیث
میں تین تین مرتبہ یا تین کی تعداد کے حوالہ سے مذکور ہیں

مولف
انجنیئر عبدالمجید انصاری

مکتبہ قدوسیہ

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت

کی

نشر واشاعت

کے لیے

کوشاں

۹۹- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 16040
23014

اس کتاب کے
جملہ حقوق اشاعت بحق مولف محفوظ ہیں

اشاعت ـــــ ۲۰۰۵

اہتمام طباعت

ابوبکر قدوسی

نام کتاب ـــــــــ زلزلۂ قیامت از قرآن وحدیث

مولف ـــــــــ انجنیئر عبدالمجید انصاری

تصحیح ـــــــــ حافظ صلاح الدین یوسف

کمپوزنگ ـــــــــ عمران علی

قیمت ـــــــــ ۲۲۰ روپے

قدوسیہ اسلامک پریس

مکتبہ قدوسیہ

رحمان مارکیٹ ◎ غزنی سٹریٹ ◎ اردو بازار ◎ لاہور پاکستان

Ph:042-7230585-7351124
Email: qadusia@brain.net.pk
www.quddusia.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	حرف اوّل	۱۷
۲	انتساب	۱۸
۳	پیش لفظ	۱۹
	حصّہ اوّل بحوالہ قرآن مجید	
۱	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اللہ تعالیٰ کے تین نام	۲۳
۲	قرآن مجید کی پہلی تین آیات میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات	۲۳
۳	صراط مستقیم کی نسبت سے تین گروہ	۲۴
۴	ایمان کی نسبت سے تین گروہ	۲۴
۵	حضرت آدم علیہ السلام کی تین فضیلتیں	۲۵
۶	بنی اسرائیل کو تین بار مخاطب اور تین باتوں کا حکم کیا گیا	۲۶
۷	منّ وسلویٰ کا تین بار ذکر	۲۷
۸	بنی اسرائیل کو بستی میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کے حکم کا تین بار ذکر	۲۸
۹	بنی اسرائیل کے گائے سے متعلق تین سوال	۲۹
۱۰	ایک آیت میں تین قسم کے پتھروں کی مثال	۳۰
۱۱	حضرت جبریل علیہ السلام کے نام کا تین بار ذکر	۳۰
۱۲	تین عبادت گزاروں کے لیے تطہیر کعبہ کا حکم	۳۱
۱۳	اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اوصاف	۳۱
۱۴	مسجد حرام کی طرف منہ کرنے کا تین بار حکم	۳۳
۱۵	مسلمانوں کی تین طریقوں سے آزمائش	۳۴
۱۶	صبر کرنے والوں کے لیے تین خوشخبریاں	۳۴
۱۷	کافروں پر تین لعنتیں	۳۵
۱۸	ایک آیت میں تین حقیقتیں	۳۵
۱۹	حرام چیزیں تین شرائط پر جائز	۳۶
۲۰	صبر کی تین اصناف	۳۶
۲۱	قتل کے بدلے کی تین صورتیں	۳۷
۲۲	روزہ کے تین مقاصد	۳۷
۲۳	قرآن مجید کی تین خصوصیات	۳۸
۲۴	اسلامی جنگوں کی تین شرائط	۳۹
۲۵	خلاف احرام امر پر فدیہ کی تین صورتیں	۳۹
۲۶	حج میں تین باتوں کی ممانعت	۴۰
۲۷	ایک جامع دُعا میں تین باتیں	۴۱
۲۸	شراب کی حرمت کا تین بار حکم	۴۱
۲۹	مطلقہ عورت کی عدت تین قروء	۴۲
۳۰	طلاق تین مرتبہ	۴۳
۳۱	جالوت کا نام تین بار	۴۴
۳۲	دشمن کے مقابلہ میں دعا میں تین باتیں	۴۵
۳۳	الحی القیوم کا تین بار ذکر	۴۵
۳۴	قیامت کے دن تین چیزیں کام نہیں آئیں گی	۴۶
۳۵	ایک آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام تین بار	۴۷
۳۶	تین آیات کے ایک رکوع میں احیائے موتی کی تین مثالیں	۴۷
۳۷	صدقہ برباد کرنے والی تین باتیں	۴۹
۳۸	باہم لین دین کے معاملات میں تین احکام	۴۹
۳۹	تمام حروف تہجی والی تین آیات	۵۱
۴۰	قلب کی تین حالتیں	۵۳
۴۱	اللہ تعالیٰ کی توحید پر تین شہادتیں	۵۴
۴۲	تین لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری	۵۴
۴۳	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا تین بار ذکر	۵۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۴	حضرت زکریا علیہ السلام کی تین دن کے لیے قوت گویائی سے محرومی	۵۵
۴۵	حضرت مریم علیہا السلام کی تین فضیلتیں	۵۶
۴۶	حضرت مریم علیہا السلام کو تین باتوں کی تاکید	۵۶
۴۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تین باتیں	۵۷
۴۸	ایک آیت میں تین قسم کے شرک سے منع کیا گیا	۵۷
۴۹	انبیاء علیہم السلام کے لیے تین چیزیں	۵۸
۵۰	ایک آیت میں بیت اللہ کی تین عظمتوں کا ذکر	۵۸
۵۱	کامیابی کے لیے تین اُصول	۵۹
۵۲	تین جنگوں میں ملائکہ کا نزول	۶۰
۵۳	قرآن مجید کے تین اوصاف	۶۱
۵۴	جنگ اُحد میں کوتاہی کرنے والوں کے متعلق تین احکام	۶۲
۵۵	نبی کریم ﷺ کے تین فرائض منصبی	۶۲
۵۶	رسولوں کے لیے تین چیزیں	۶۳
۵۷	کل نفس ذائقۃ الموت کا تین بار ذکر	۶۳
۵۸	یتیم کے مال کے متعلق تین ہدایات	۶۴
۵۹	نافرمان عورت کو سزا کے تین مرحلے	۶۴
۶۰	بخل کے تین مراتب	۶۵
۶۱	یہودیوں کا تین قسم کا طرزِ عمل	۶۶
۶۲	آل ابراہیم علیہ السلام کو تین چیزیں	۶۶
۶۳	منافقین کے متعلق تین باتوں کا حکم	۶۷
۶۴	نبی کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے فضل کی تین باتیں	۶۷
۶۵	انسان سے بھلائی کی تین صورتیں	۶۸
۶۶	خاوند اور بیوی میں مصالحت کے لیے تین صورتیں	۶۸
۶۷	العزۃ للہ جمیعا کا تین بار ذکر	۶۹
۶۸	عیسائیوں کے تین خداؤں کی تردید	۷۰
۶۹	اللہ تعالیٰ کی رضا کی پیروی کرنے والوں کی تین طریقوں سے اصلاح	۷۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۷۰	کامیابی کے لیے تین نصیحتیں	۷۱
۷۱	ایک آیت میں تین باتوں کا حکم	۷۱
۷۲	حزب اللہ کے تین اوصاف	۷۲
۷۳	ایک آیت میں منافقین کی تین بداعمالیوں کا ذکر	۷۲
۷۴	قسم کے کفارے کی تین صورتیں یا تین روزے	۷۳
۷۵	تقویٰ کے تین مراتب	۷۴
۷۶	ایک آیت میں موت وحیات کی تین حقیقتیں	۷۴
۷۷	ایک آیت میں نبی کریم ﷺ کو تین باتوں کی تردید	۷۵
۷۸	حضرت الیاس علیہ السلام کا تین بار ذکر	۷۵
۷۹	ستاروں کے تین مقاصد	۷۶
۸۰	قرآن مجید میں اتار کا تین بار ذکر	۷۶
۸۱	قتلِ اولاد کے تین محرکات	۷۷
۸۲	اہل عرب کے مشرکانہ عقیدے میں جانوروں سے متعلق تین باتیں	۷۹
۸۳	ناپاکی کی وجہ سے تین چیزیں حرام	۷۹
۸۴	ایک آیت میں قرآن مجید کی تین صفات	۸۰
۸۵	تخلیقِ آدم کے تین مراحل	۸۰
۸۶	انسان کے زمین سے تعلق کی تین جہتیں	۸۱
۸۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت ہارون علیہ السلام کو تین نصیحتیں	۸۲
۸۸	اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کے لیے تین شرائط	۸۲
۸۹	سبت کے حوالہ سے بنی اسرائیل کے تین گروہ	۸۳
۹۰	تبلیغ کے لیے ایک آیت میں تین اہم نکات	۸۴
۹۱	شیطان کے شر سے پناہ مانگنے کی تین آیات	۸۴
۹۲	ایمان لانے والوں کے لیے تین چیزیں	۸۵
۹۳	مقربین الٰہی کی تین صفات	۸۵
۹۴	تین باتوں کا حکم	۸۶
۹۵	اہل ایمان کی تین صفات	۸۶
۹۶	جنگ میں ملائکہ کے نزول کی تین اغراض	۸۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۹۷	مسلمانوں کی مکی زندگی اور مدنی زندگی سے متعلق تین تین باتیں	۸۸
۹۸	پرہیزگار بندوں پر تین انعامات	۸۸
۹۹	اہل مکہ کی سازش میں تین تجاویز	۸۹
۱۰۰	تین حسنات والے مسلمانوں کے لیے تین خوشخبریاں	۸۹
۱۰۱	اسلام کے دوسرے مذاہب پر غلبے کی خوشخبری کا تین بار ذکر	۹۰
۱۰۲	خزانہ جہنم کی آگ سے تین جگہوں پر داغا جائے گا	۹۰
۱۰۳	منافقین کے صدقات کے عدم قبول کی تین دلیلیں	۹۱
۱۰۴	تین شخص جہاد سے معذور	۹۲
۱۰۵	غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ کرامؓ	۹۲
۱۰۶	اہل جنت کے تین کلمات	۹۳
۱۰۷	اللہ تعالیٰ کے تین قسم کے شریک	۹۳
۱۰۸	معبودانِ باطل کی تین باتوں میں بے بسی	۹۶
۱۰۹	قیامت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی قسم والی تین آیات	۹۷
۱۱۰	اللہ تعالیٰ کی اولاد کی تردید میں تین باتیں	۹۷
۱۱۱	حالات وواقعات معلوم کرنے کے تین طریقے	۹۸
۱۱۲	قوم ثمود کو تین دن کی مہلت	۹۹
۱۱۳	مہمانوں کی آمد پر حضرت لوط علیہ السلام کے تین تاثرات	۹۹
۱۱۴	حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تین باتوں کی تعبیر	۹۹
۱۱۵	حضرت یوسف علیہ السلام کی تاویل الاحادیث کا تین بار ذکر	۱۰۰
۱۱۶	حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے باپ کو تین باتوں سے اطمینان دلایا	۱۰۱
۱۱۷	حضرت یوسف علیہ السلام کی تین قمیصوں کا ذکر	۱۰۲
۱۱۸	نفس کی تین حالتیں	۱۰۳
۱۱۹	ایک آیت میں جنت کی تین نعمتوں کا ذکر	۱۰۴
۱۲۰	گمراہ لوگوں کی تین خصوصیات	۱۰۴
۱۲۱	ہر نبی کی دعوت الی اللہ پر اُن کی قوم نے تین قسم کا ردِعمل ظاہر کیا	۱۰۵
۱۲۲	انسان کی صلصال من حما مسنون سے تخلیق کا تین بار ذکر	۱۰۵
۱۲۳	ایک آیت میں سواری کے تین جانوروں کا ذکر	۱۰۶
۱۲۴	تین آیات میں عذاب کی تین صورتیں	۱۰۶
۱۲۵	اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر فطرت انسانی کی تین شہادتیں	۱۰۷
۱۲۶	شہد کی مکھی کے چھتے تین جگہوں پر	۱۰۸
۱۲۷	علم حاصل کرنے کے تین ذرائع	۱۰۸
۱۲۸	خیر وشر کی تین تین قسمیں	۱۰۹
۱۲۹	عہد وپیمان کی تین قسمیں	۱۱۰
۱۳۰	ایک آیت میں قرآن مجید کی تین خصوصیات	۱۱۰
۱۳۱	ایک آیت میں تبلیغ کے لیے تین اُصول	۱۱۰
۱۳۲	تبلیغ ودعوت میں تکلیف پر تین نصیحتیں	۱۱۱
۱۳۳	ایک آیت میں تین لوگوں پر خرچ کرنے کا حکم	۱۱۱
۱۳۴	ایمان واحسان کے تین ستون	۱۱۲
۱۳۵	تین آیات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا اعلان	۱۱۲
۱۳۶	اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر تین باتوں سے استدلال	۱۱۳
۱۳۷	اصحاب کہف کی تعداد سے متعلق تین اقوال	۱۱۴
۱۳۸	حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کے سفر کے تین واقعات	۱۱۴
۱۳۹	ذُوالقرنین کا نام تین بار	۱۱۶
۱۴۰	ذوالقرنین کی تین جنگی مہمات	۱۱۶
۱۴۱	اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑانے والوں کے انجام کا تین بار ذکر	۱۱۸
۱۴۲	حضرت یحییٰ علیہ السلام پر تین موقعوں پر سلامتی	۱۱۹
۱۴۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تین موقعوں پر سلامتی	۱۱۹
۱۴۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین بار لاٹھی ڈالنے کی وحی اور سانپ کا بننا	۱۱۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۴۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کے سانپ کے تین نام	۱۲۰
۱۴۶	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تین چیزوں کی طرف دعوت	۱۲۱
۱۴۷	وحی اخذ کرنے کا طریقہ تین بار بتایا گیا	۱۲۲
۱۴۸	ایک آیت میں تین حقیقتیں	۱۲۲
۱۴۹	ایک آیت میں تورات کی تین صفات	۱۲۳
۱۵۰	حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا تین بار ذکر	۱۲۳
۱۵۱	حضرت داؤد علیہ السلام پر تین انعامات	۱۲۴
۱۵۲	مُردوں کو قبل از بعثت واپس نہ آنے کی تین آیات	۱۲۴
۱۵۳	زلزلہ قیامت کی شدت کی تین مثالیں	۱۲۵
۱۵۴	اللہ تعالیٰ کی آیات کو ہرانے کی کوشش کرنے والوں کو عذاب کا تین بار ذکر	۱۲۶
۱۵۵	اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر تین باتوں کا اثبات	۱۲۶
۱۵۶	جُرم قذف کے تین حکم	۱۲۷
۱۵۷	قیامت کے دن تین اعضاء کی گواہی	۱۲۷
۱۵۸	اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حکم سے انحراف کی تین وجوہات	۱۲۸
۱۵۹	نجات پانے والوں کے تین اوصاف	۱۲۸
۱۶۰	اللہ تعالیٰ کے تین وعدے	۱۲۹
۱۶۱	تین وقتوں میں اندر داخل ہونے کی اجازت حاصل کرنے کا حکم	۱۲۹
۱۶۲	ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین نعمتوں کا ذکر	۱۳۰
۱۶۳	ایک آیت میں رحمان کے بندوں کی تین صفات	۱۳۰
۱۶۴	قومِ فرعون کو دعوت الی اللہ کے حکم پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تین خدشات	۱۳۱
۱۶۵	جہنم میں منہ کے بل گرائے جانے والے تین گروہ	۱۳۲
۱۶۶	شاعر کی تین خصوصیات	۱۳۲
۱۶۷	حضرت سلیمان علیہ السلام کے تین قسم کے لشکر	۱۳۳
۱۶۸	حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین باتوں کے لیے دعا	۱۳۳
۱۶۹	ہدہد کی غیر حاضری پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تین احکام	۱۳۴
۱۷۰	حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط میں تین باتیں	۱۳۴
۱۷۱	تین آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر تین دلائل	۱۳۵
۱۷۲	کفار کے انکارِ آخرت پر تین باتیں	۱۳۶
۱۷۳	نفخ صور تین مرتبہ	۱۳۶
۱۷۴	ایک آیت میں تورات کی تین صفات	۱۳۷
۱۷۵	حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت میں تین باتیں	۱۳۷
۱۷۶	نجات کے لیے تین چیزیں	۱۳۷
۱۷۷	تین لوگوں کا حق	۱۳۸
۱۷۸	ہمت کے تین کام	۱۳۸
۱۷۹	تین باتوں کی تردید	۱۳۹
۱۸۰	ایک آیت میں تین احکام	۱۳۹
۱۸۱	ایک آیت میں نبی کریم ﷺ کی تین صفات	۱۴۰
۱۸۲	تبلیغ ودعوت کے لیے ایک آیت میں تین احکام	۱۴۰
۱۸۳	فعل درود وصلوٰۃ کے تین فاعل	۱۴۱
۱۸۴	اللہ تعالیٰ کی امانت کو اٹھانے سے انکار کرنے والی تین چیزیں	۱۴۱
۱۸۵	خسارہ سے محفوظ تجارت کے امیدوار لوگوں کی تین صفات	۱۴۱
۱۸۶	اہل قرآن کے تین گروہ	۱۴۲
۱۸۷	سورۂ یٰسٓ میں صیحۃ واحدۃ کا تین بار ذکر	۱۴۲
۱۸۸	اللہ تعالیٰ کی تین قسم کے فرشتوں کی قسم	۱۴۳
۱۸۹	تین گروہوں کو دوزخ کے لیے جمع کرنے کا حکم	۱۴۳
۱۹۰	انسان کی تین اندھیروں میں پیدائش	۱۴۴
۱۹۱	ایک آیت میں قرآن مجید کے تین اوصاف	۱۴۵
۱۹۲	تین آیات میں دعوت پر عمل نہ کرنے والوں کی حسرت کا تین آیات میں ذکر	۱۴۵
۱۹۳	عرش کے فرشتوں کے تین کام اور تین دعائیں	۱۴۶
۱۹۴	ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات	۱۴۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۹۵	گمراہ ہونے والوں کی تین خصوصیات	۱۴۸
۱۹۶	ایک آیت میں تین باتوں کا حکم	۱۴۸
۱۹۷	دعوتِ حق سے اعراض میں کفار کی تین باتیں	۱۴۹
۱۹۸	زمین کی تخلیق کے بعد اس میں تین چیزیں رکھی گئیں	۱۴۹
۱۹۹	قیامت کے دن تین اعضاء کی گواہی	۱۵۰
۲۰۰	اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر استقامت اختیار کرنے والوں کو فرشتوں کی تین خوشخبریاں	۱۵۱
۲۰۱	بہترین شخص کے تین اعمال	۱۵۱
۲۰۲	ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات	۱۵۲
۲۰۳	وحی الٰہی کی تین صورتیں	۱۵۲
۲۰۴	ایک آیت میں قرآن مجید کے تین اوصاف	۱۵۳
۲۰۵	ایک دعا میں تین باتیں	۱۵۳
۲۰۶	اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والوں کے تین مراتب	۱۵۴
۲۰۷	تین شخص جہاد سے مستثنیٰ	۱۵۵
۲۰۸	بیعت رضوان میں شریک صحابہ کرام کو تین خوشخبریاں	۱۵۵
۲۰۹	نبی کریم ﷺ کا ادب واحترام کرنے والوں پر تین انعامات	۱۵۶
۲۱۰	مومن کے لیے تین مکروہات	۱۵۶
۲۱۱	ایک آیت میں تین باتوں کی ممانعت	۱۵۷
۲۱۲	ایک آیت میں تین باتوں کی ممانعت	۱۵۷
۲۱۳	ایک آیت میں انسانی وحدت ومساوات کی تین حقیقتیں	۱۵۸
۲۱۴	ایمان کے تین پہلو	۱۵۸
۲۱۵	متقی اور محسن کی تین صفات	۱۵۹
۲۱۶	کفار کی تین دیویاں	۱۵۹
۲۱۷	قیامت کے دن تین گروہ	۱۶۰
۲۱۸	جنتی مشروب کے تین برتن	۱۶۰
۲۱۹	ایک آیت میں مقربین کے لیے تین نعمتوں کا ذکر	۱۶۱
۲۲۰	ہر رسول کے ساتھ تین چیزیں	۱۶۱
۲۲۱	ظہار کے کفارہ کی تین صورتیں	۱۶۲
۲۲۲	ایک آیت میں تین باتوں سے ممانعت اور تین باتوں کا حکم	۱۶۲
۲۲۳	ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات	۱۶۳
۲۲۴	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین بشارتیں	۱۶۳
۲۲۵	اللہ تعالیٰ سے تجارت میں تین فائدے	۱۶۴
۲۲۶	تخلیقِ کائنات کی تین حکمتیں	۱۶۵
۲۲۷	بیوی بچوں کی دشمنی میں تین باتیں	۱۶۵
۲۲۸	تین عورتیں جن کی عدت قروء سے شروع نہیں ہوتی	۱۶۶
۲۲۹	دوزخ کے فرشتوں کی تین خصوصیات	۱۶۶
۲۳۰	تین قسم کی عورتوں کی مثال	۱۶۷
۲۳۱	یقین کے تین مراتب	۱۶۸
۲۳۲	حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ میں تین باتیں	۱۶۸
۲۳۳	ایک آیت میں دوزخ کی تین چیزوں کا ذکر	۱۶۹
۲۳۴	نیک بندوں کی تین صفات	۱۶۹
۲۳۵	سورۃ الدھر میں چاندی کا تین بار ذکر	۱۷۰
۲۳۶	تین شاخوں والے سائے	۱۷۰
۲۳۷	بارش کے پانی سے اُگنے والے پودوں کی تین قسمیں	۱۷۰
۲۳۸	ایک بات پر اللہ تعالیٰ کی تین چیزوں کی قسم	۱۷۱
۲۳۹	ایک بات پر اللہ تعالیٰ کی تین چیزوں کی قسم	۱۷۱
۲۴۰	ایک بات پر اللہ تعالیٰ کی تین چیزوں کی قسم	۱۷۲
۲۴۱	انسانی مساعی کی ایک قسم میں تین چیزیں	۱۷۲
۲۴۲	انسانی مساعی کی دوسری قسم میں تین چیزیں	۱۷۳
۲۴۳	نبی کریم ﷺ پر تین انعامات	۱۷۳
۲۴۴	نبی کریم ﷺ کو تین ارشادات	۱۷۴
۲۴۵	نبی کریم ﷺ پر تین احسانات	۱۷۴
۲۴۶	لیلۃ القدر کا تین بار ذکر	۱۷۵
۲۴۷	تین تین آیات والی تین سورتیں	۱۷۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۴۸	قرآن مجید کی آخری سورت میں تین مستعاذ بہ اور تین مستعاذ منہ	۱۷۶
	حصہ دوم بحوالہ حدیث شریف	
۱	شب معراج میں اللہ تعالیٰ کے تین تحفے	۱۷۹
۲	وضو میں اعضاء کو تین بار دھونا	۱۸۰
۳	وضو میں ناک تین بار جھاڑنا	۱۸۰
۴	تین باتوں کا حکم	۱۸۱
۵	پہلی صف کے لیے تین بار دعا	۱۸۱
۶	تین چیزیں سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے	۱۸۲
۷	مسافر کے لیے موزے پر مدت مسح تین دن	۱۸۲
۸	بے عذر تین بار جمعہ کی نماز چھوڑنے والے کے دل پر مہر	۱۸۳
۹	جمعہ میں تین طرح کے آدمی آتے ہیں	۱۸۳
۱۰	رات کو سر پر شیطان کی تین گرہیں	۱۸۴
۱۱	تین باتوں سے منع کیا گیا	۱۸۴
۱۲	نماز کی قصر تین فرسخ پر	۱۸۵
۱۳	تین شخصوں پر لعنت	۱۸۵
۱۴	تین شخصوں کی نماز اوپر نہیں جاتی	۱۸۶
۱۵	تین شخصوں کی نماز کانوں کے اوپر نہیں جاتی	۱۸۷
۱۶	تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی	۱۸۷
۱۷	تین باتیں درست نہیں	۱۸۸
۱۸	تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ ہنستا ہے	۱۸۸
۱۹	نماز کے بعد تین بار استغفار کرنا	۱۸۹
۲۰	نماز کے بعد تین بار لا الٰہ الا اللہ.... شیٔ قدیر تک پڑھنا	۱۸۹
۲۱	تین افضل کام	۱۹۰
۲۲	تین حالات میں گھر پر نماز پڑھ سکتے ہیں	۱۹۰
۲۳	وتر کے بعد تین بار سبحان الملک القدوس پڑھنا	۱۹۱
۲۴	رکوع وسجود میں تین بار تسبیحات	۱۹۱
۲۵	نماز کی تین چیزیں	۱۹۲
۲۶	گناہ اُتارنے والی تین چیزیں	۱۹۲
۲۷	تین باتوں کا حکم	۱۹۳
۲۸	تین قسم کے نمازی کے لیے نماز مختصر کرنا	۱۹۳
۲۹	نماز سے متعلق تین اعمال سے گناہوں کی معافی	۱۹۴
۳۰	نماز کی حفاظت کرنے والے کے لیے تین چیزیں	۱۹۵
۳۱	جمعۃ المبارک سے متعلق تین اعمال سے گناہوں کی بخشش	۱۹۵
۳۲	رات کے قیام میں تین باتیں	۱۹۶
۳۳	حج کی تین قسمیں	۱۹۶
۳۴	طواف قدوم میں تین پھیروں میں رمل	۱۹۷
۳۵	صفا اور مروہ پر تین تین بار تکبیر کہنا	۱۹۸
۳۶	خلاف احرام امور پر فدیہ کی تین صورتیں	۱۹۸
۳۷	خوشبو والے احرام کو تین بار دھونا	۱۹۹
۳۸	حاجی کا منیٰ میں تین دن ٹھہرنا	۱۹۹
۳۹	حج وعمرہ میں سر منڈانے والوں کے لیے تین بار دعا	۲۰۰
۴۰	تین افضل اعمال	۲۰۰
۴۱	اللہ تعالیٰ کے مہمان تین ہیں	۲۰۱
۴۲	حج پر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے	۲۰۱
۴۳	حج سے معذور تین شخص	۲۰۲
۴۴	ایام بیض کے تین روزے	۲۰۲
۴۵	ہر مہینہ میں تین روزے	۲۰۳
۴۶	تین باتوں کی وصیت	۲۰۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۷	تین باتوں کا حکم	۲۰۴	۷۳	کنواری عورت سے نکاح میں تین باتیں	۲۲۳
۴۸	تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۲۰۴	۷۴	تین شخصوں کی امداد، اللہ تعالیٰ پر لازم	۲۲۳
۴۹	روزہ توڑنے پر کفارہ کی تین صورتیں	۲۰۴	۷۵	ثیبہ عورت سے نکاح کر کے تین رات ٹھہرنا	۲۲۴
۵۰	روزہ تین شخصوں پر معاف	۲۰۵	۷۶	ہنسی میں بھی تین باتیں صحیح ہو جاتی ہیں	۲۲۴
۵۱	حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تین بددعائیں	۲۰۶	۷۷	نکاح کی تین شرائط	۲۲۴
۵۲	مقتول کی تین قسمیں	۲۰۷	۷۸	نیک عورت کی تین خصوصیات	۲۲۵
۵۳	جہاد کی تین قسمیں	۲۰۸	۷۹	تین شخصوں کو خفیف سمجھنے والا منافق ہے	۲۲۶
۵۴	تین اعمال میں ایک بھی نہ کرنے والے پر سخت مصیبت	۲۰۹	۸۰	حکم کی تین قسمیں	۲۲۷
۵۵	مومن تین طرح کے ہیں	۲۰۹	۸۱	تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں	۲۲۷
۵۶	گھوڑے کے سوار کو تین حصے	۲۱۰	۸۲	تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں	۲۲۸
۵۷	تین قرضداروں کا قرض اللہ تعالیٰ ادا کرے گا	۲۱۰	۸۳	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر تین باتوں سے ڈرتے تھے	۲۲۸
۵۸	لڑائی سے پہلے مشرکوں کو تین باتوں کی دعوت	۲۱۱	۸۴	حضرت بریرہؓ کی وجہ سے دین کی تین باتیں معلوم ہوئیں	۲۲۹
۵۹	فتح کے بعد میدان جنگ میں تین دن ٹھہرنا	۲۱۳			
۶۰	صلح حدیبیہ تین چیزوں پر	۲۱۳	۸۵	قاضی کی تین قسمیں	۲۳۰
۶۱	تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے	۲۱۴	۸۶	علم دین تین چیزیں ہیں	۲۳۰
۶۲	گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں	۲۱۴	۸۷	ہاتھ کی تین قسمیں	۲۳۱
۶۳	عمرہ پر مکہ میں تین دن ٹھہرنا	۲۱۶	۸۸	تین شخصوں کے لیے دوہرا ثواب	۲۳۱
۶۴	اللہ تعالیٰ تین شخصوں کا دشمن اور تین شخصوں کا دوست	۲۱۷	۸۹	ایمان کی حلاوت تین باتوں میں	۲۳۲
۶۵	اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو دوست رکھتا ہے	۲۱۸	۹۰	تین عادتوں سے مومن کا دل پاک رہتا ہے	۲۳۳
۶۶	قتل کے بدلے تین باتوں کا اختیار	۲۱۹	۹۱	تین چیزیں ظاہر ہونے پر ایمان لانا نفع نہ دے گا	۲۳۳
۶۷	مسلمان آدمی کا خون درست نہیں مگر تین صورتوں میں	۲۱۹	۹۲	منافق کی تین نشانیاں	۲۳۴
۶۸	زانیہ لونڈی کو تین بار کوڑے مارنے کا حکم	۲۲۰	۹۳	تین آدمیوں کو سوال کرنا جائز ہے	۲۳۴
۶۹	شرابی کو تین بار کوڑے مارنے کا حکم	۲۲۰	۹۴	تین قسم کے نامۂ اعمال	۲۳۵
۷۰	تین افراد پر حد قذف لگی	۲۲۰	۹۵	اُمت محمدیہ کی تین باتوں میں فضیلت	۲۳۶
۷۱	طلاق تین مرتبہ	۲۲۱	۹۶	تین مسجدوں کی طرف سفر درست ہے	۲۳۷
۷۲	عورت سے تین چیزوں پر نکاح	۲۲۲	۹۷	مال میں سے تین چیزیں ہیں	۲۳۷
			۹۸	محرم کے بغیر عورت کا تین دن سے زیادہ سفر جائز نہیں	۲۳۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۹۹	تین بڑے گناہ	۲۳۸
۱۰۰	دنیا طلب کرنا تین وجہ سے جائز اور ناجائز	۲۳۹
۱۰۱	تین چیزیں ہر گناہ کا سر	۲۴۰
۱۰۲	تین باتیں برحق ہیں	۲۴۰
۱۰۳	وصیت کے بغیر تین دن نہ گزریں	۲۴۱
۱۰۴	بلندی پر چڑھتے ہوئے تین بار تکبیر کہنا	۲۴۲
۱۰۵	تین شخصوں کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں شامل ہے	۲۴۲
۱۰۶	تین مجلسوں کی بات دوسروں تک پہنچا دینا ضروری ہے	۲۴۳
۱۰۷	تین موقعوں پر جھوٹ بولنے کی اجازت	۲۴۴
۱۰۸	عورت تین شخصوں کا ترکہ حاصل کرے گی	۲۴۴
۱۰۹	تین کبیرہ گناہ	۲۴۵
۱۱۰	اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کا دشمن	۲۴۵
۱۱۱	مسلمان کے لیے تین باتیں درست نہیں	۲۴۶
۱۱۲	اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تین باتوں کو اور منع کیا تین باتوں سے	۲۴۷
۱۱۳	تین باتوں سے منع کیا گیا	۲۴۷
۱۱۴	تین باتوں سے منع کیا گیا	۲۴۸
۱۱۵	اللہ تعالیٰ تین باتوں پر خوش اور تین باتوں پر ناراض ہوتا ہے	۲۴۸
۱۱۶	تین نیک اعمال کا حکم	۲۴۹
۱۱۷	تین باتوں کا حکم	۲۵۰
۱۱۸	موت کو آسان کرنے والی تین چیزیں	۲۵۰
۱۱۹	نجات دینے والی اور ہلاک کرنے والی تین تین چیزیں	۲۵۱
۱۲۰	اسلام کو مٹانے والی تین چیزیں	۲۵۲
۱۲۱	تین اعمال کا سات سو گنا تک ثواب	۲۵۲
۱۲۲	تین اوقات کی دعا رد نہیں ہوتی	۲۵۳
۱۲۳	تین کبیرہ گناہ	۲۵۳
۱۲۴	مسجد میں تین باتوں سے منع کیا گیا	۲۵۴
۱۲۵	تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں	۲۵۴
۱۲۶	تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی	۲۵۵
۱۲۷	تین باتوں میں سے ایک کے لیے دعا کی قبولیت	۲۵۵
۱۲۸	مسلمانوں کو تین آفتوں سے بچا دیا گیا	۲۵۶
۱۲۹	کامل مومن کی تین صفات	۲۵۷
۱۳۰	تین قسم کی بددعا سے منع کیا گیا	۲۵۷
۱۳۱	ایمان کی کمزوری تین باتوں میں ہے	۲۵۸
۱۳۲	تین کبیرہ گناہ	۲۵۸
۱۳۳	تین باتوں کا حکم	۲۵۹
۱۳۴	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے تین لپ مال	۲۵۹
۱۳۵	تین ایام تشریق	۲۶۰
۱۳۶	عرب کو تین وجہ سے دوست رکھنا	۲۶۰
۱۳۷	تین چیزوں میں نحوست	۲۶۱
۱۳۸	تین اجرتوں سے منع کیا گیا	۲۶۱
۱۳۹	تین چیزیں یعنی جلب۔ جَنَب اور شغار اسلام میں نہیں	۲۶۲
۱۴۰	تین اُجرتیں ناپاک ہیں	۲۶۲
۱۴۱	تین اُجرتوں سے منع کیا گیا	۲۶۳
۱۴۲	تین باتوں سے منع کیا گیا	۲۶۳
۱۴۳	تین چیزیں اور ان کی قیمت حرام ہے	۲۶۴
۱۴۴	بائع پر تین دن تک ذمہ داری	۲۶۴
۱۴۵	تین دن پہلے کا شکار	۲۶۴
۱۴۶	گھر میں سانپ کو تین بار خبردار کرنا	۲۶۵
۱۴۷	منتر تین آفتوں کے لیے	۲۶۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۴۸	تین چیزوں کی ممانعت	۲۶۶
۱۴۹	شرط تین چیزوں میں جائز ہے	۲۶۶
۱۵۰	دودھ والا خریدا جانور تین دن تک واپس کرنے کا اختیار	۲۶۷
۱۵۱	مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں	۲۶۷
۱۵۲	کھیتی تین آدمی کر سکتے ہیں	۲۶۸
۱۵۳	تین چیزوں میں شفا	۲۶۸
۱۵۴	لعنت کے تین کام	۲۶۹
۱۵۵	تین باتوں سے منع کیا گیا	۲۶۹
۱۵۶	تین باتوں سے منع کیا گیا	۲۷۰
۱۵۷	تین چیزوں کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آتے	۲۷۰
۱۵۸	تین آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں آتے	۲۷۰
۱۵۹	ستارے تین باتوں کے لیے	۲۷۱
۱۶۰	تین خصلتوں والا بدترین شخص	۲۷۱
۱۶۱	خواب کی تین قسمیں	۲۷۲
۱۶۲	جنوں کی تین قسمیں	۲۷۳
۱۶۳	تین چیزوں میں برکت ہے	۲۷۳
۱۶۴	تین کے لیے بددعا نہ کرنا	۲۷۴
۱۶۵	مومن پر تین طرح سے مصیبت آتی ہے	۲۷۴
۱۶۶	مردہ بچے کے لیے تین باتیں نہیں	۲۷۵
۱۶۷	گھوڑے کی تین جگہوں کے بالوں کو نہ کترنے کا حکم	۲۷۵
۱۶۸	تین سوار، سوار ہیں	۲۷۶
۱۶۹	تین چیزوں سے منع کیا گیا	۲۷۶
۱۷۰	تین مقاصد کے لیے کتا پالنا جائز ہے	۲۷۷
۱۷۱	تین کھیلوں کے سوا کوئی کھیل نہ کھیلنے کا حکم	۲۷۷
۱۷۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین جھوٹ	۲۷۸
۱۷۳	حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین دعائیں	۲۷۹
۱۷۴	نبی کریم ﷺ کے تین عمرے	۲۸۰
۱۷۵	نبی کریم ﷺ ہر بات تین بار دہراتے	۲۸۰
۱۷۶	نبی کریم ﷺ کو تین چیزیں محبوب	۲۸۰
۱۷۷	نبی کریم ﷺ کی مہر میں تین سطریں	۲۸۱
۱۷۸	تین دن تک انگوٹھی کی تلاش	۲۸۱
۱۷۹	خواب میں تین چاند گرنا	۲۸۲
۱۸۰	نبی کریم ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے کا فرمان	۲۸۲
۱۸۱	نبی کریم ﷺ نے علالت میں تین دن نماز نہیں پڑھائی	۲۸۳
۱۸۲	نبی کریم ﷺ نے "فی الرفیق الاعلیٰ" تین بار فرمایا	۲۸۳
۱۸۳	نبی کریم ﷺ تین کپڑوں میں کفن دیے گئے	۲۸۴
۱۸۴	نبی کریم ﷺ کے تین متروکات	۲۸۴
۱۸۵	بنی تمیم کی تین خصلتیں	۲۸۴
۱۸۶	نبی کریم ﷺ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تین رات تک خواب میں دکھائی گئیں	۲۸۵
۱۸۷	سورۃ الکہف کی پہلی تین آیات دجال کے فتنہ سے بچاؤ کے لیے	۲۸۶
۱۸۸	نبیذ تین دن تک پینا	۲۸۶
۱۸۹	تین ممنوعہ باتوں کی اجازت	۲۸۶
۱۹۰	قرآن مجید کی آخری تین سورتیں پڑھ کر بدن پر تین بار ہاتھ پھیرنا	۲۸۷
۱۹۱	نبی کریم ﷺ کے تین سوال	۲۸۷
۱۹۲	اُحد پہاڑ برابر سونا ہو تو تین دن تک تقسیم کرنا	۲۸۸
۱۹۳	مدینہ کا تین بار لرزنا	۲۸۹
۱۹۴	غار حرا پر نبی کریم ﷺ کو حضرت جبریل علیہ السلام نے تین بار بھینچا	۲۸۹
۱۹۵	اہل مکہ کی سازش میں تین تجاویز اور غار ثور میں تین دن	۲۹۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۹۶	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین قبائل کو ناپسند فرماتے	۲۹۳
۱۹۷	کھجور کے ڈھیر کے گرد تین پھیرے	۲۹۳
۱۹۸	درخت کی تین بار گواہی	۲۹۴
۱۹۹	ایک سفر میں تین واقعات	۲۹۵
۲۰۰	تین باتوں کی وصیت	۲۹۶
۲۰۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صفایا	۲۹۷
۲۰۲	ایک دعا صبح شام تین بار پڑھنا	۲۹۸
۲۰۳	عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو بیعت سے تین بار انکار	۲۹۸
۲۰۴	حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ کے تین احکام میں موافقت کی	۳۰۰
۲۰۵	شیطان تین آدمیوں کو ضرر نہیں پہنچاتا	۳۰۱
۲۰۶	تین مقامات دارِ ہجرت ہیں	۳۰۱
۲۰۷	سوکر اُٹھنے پر تین بار ہاتھ دھونا	۳۰۲
۲۰۸	تین ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کا حکم	۳۰۲
۲۰۹	تین چیزوں سے استنجاء کرنا منع ہے	۳۰۳
۲۱۰	غسل میں سر پر تین چلو پانی ڈالنا	۳۰۳
۲۱۱	تین انگلیوں سے کھانا کھانا	۳۰۴
۲۱۲	تین سانسوں میں پانی پینا	۳۰۴
۲۱۳	تین دن کے بعد بیمار کی عیادت کرنا	۳۰۴
۲۱۴	تین چیزوں کو ردّ نہ کرنا	۳۰۴
۲۱۵	تین بار چھینک کا جواب دینا	۳۰۵
۲۱۶	بستر کی چادر کو تین بار جھٹکنا	۳۰۵
۲۱۷	بائیں طرف تین بار تھوکنا	۳۰۶
۲۱۸	سوتے وقت تین بار دعا پڑھنا	۳۰۶
۲۱۹	حضرت انسؓ کے لیے تین دعائیں	۳۰۶
۲۲۰	اندر جانے کے لیے تین بار اجازت لینا	۳۰۷
۲۲۱	اندر جانے کے لیے اجازت لیتے وقت تین بار سلام کرنا	۳۰۷
۲۲۲	آنکھ میں تین بار سُرمہ لگانا	۳۰۸
۲۲۳	مہمانی تین دن تک ہے	۳۰۸
۲۲۴	تین نیک کام کرنے کا حکم	۳۰۸
۲۲۵	تین دن سے زیادہ قطع تعلق جائز نہیں	۳۰۹
۲۲۶	تین چیزوں میں تاخیر جائز نہیں	۳۰۹
۲۲۷	جنازہ تین بار اُٹھانا	۳۱۰
۲۲۸	نماز جنازہ میں تین صفیں	۳۱۰
۲۲۹	تین وقتوں میں نماز پڑھنا اور مُردوں کو دفن کرنا درست نہیں	۳۱۱
۲۳۰	قبر پر تین لپ مٹی ڈالنا	۳۱۱
۲۳۱	قبر میں تین سوال	۳۱۱
۲۳۲	موت کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا رہتا ہے	۳۱۳
۲۳۳	میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں	۳۱۳
۲۳۴	قبر پر تین چیزیں منع ہیں	۳۱۴
۲۳۵	تین لوگوں پر لعنت	۳۱۴
۲۳۶	مُردے پر سوگ تین دن تک	۳۱۵
۲۳۷	دوزخ سے لگی گردن تین شخصوں کے لیے	۳۱۵
۲۳۸	اللہ تعالیٰ کے سائے میں پہلے جانے والے تین شخص	۳۱۶
۲۳۹	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نہیں دیکھے گا	۳۱۶
۲۴۰	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے کلام نہیں کرے گا	۳۱۷
۲۴۱	قیامت کے دن لوگ تین قسموں میں اُٹھائے جائیں گے	۳۱۸
۲۴۲	قیامت کے دن تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا	۳۱۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۴۳	قیامت کے دن نبی کریم ﷺ تین مقامات پر ہوسکتے ہیں	۳۱۹
۲۴۴	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نہیں دیکھے گا	۳۲۰
۲۴۵	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کے ساتھ جھگڑا کرے گا	۳۲۰
۲۴۶	قیامت کے دن تین چیزیں عرش کے نیچے ہوں گی	۳۲۱
۲۴۷	قیامت کے دن تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے	۳۲۲
۲۴۸	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے کلام نہیں کرے گا	۳۲۲
۲۴۹	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نہیں دیکھے گا	۳۲۳
۲۵۰	قیامت کے دن تین قسم کے لوگ سفارش کریں گے	۳۲۳
۲۵۱	تین قسم کے لوگوں کا حشر	۳۲۴
۲۵۲	قیامت کے دن تین بار پیشی	۳۲۵
۲۵۳	کافر کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت	۳۲۵
۲۵۴	نبی کریم ﷺ تین بار شفاعت فرمائیں گے	۳۲۶
۲۵۵	قیامت کے دن تین چیزوں سے سوال نہیں ہوگا	۳۲۹
۲۵۶	بیٹی سے تین نیک سلوک کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا	۳۳۰
۲۵۷	بغیر حساب کے جنت میں جانے والوں کی تین صفات	۳۳۰
۲۵۸	حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے تین سوال	۳۳۱
۲۵۹	جنت تین شخصوں کی مشتاق	۳۳۳
۲۶۰	اللہ تعالیٰ کی تین لپ کے لوگ بغیر حساب جنت میں جائیں گے	۳۳۳
۲۶۱	تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے	۳۳۳
۲۶۲	تین شخص جنت میں نہیں داخل ہوں گے	۳۳۴
۲۶۳	تین بار جہنم سے پناہ مانگنے والے کے لیے جہنم کی سفارش	۳۳۴
۲۶۴	تین شخصوں پر جنت حرام ہے	۳۳۵
۲۶۵	تین چیزوں سے پاک آدمی جنت میں جائیں گے	۳۳۵
۲۶۶	جنت میں پہلے داخل ہونے والے تین شخص	۳۳۶
۲۶۷	مسلمان کے فوت ہونے والے تین لڑکے اس کو جہنم سے بچائیں گے	۳۳۶
۲۶۸	تین بیٹیوں کی صحیح پرورش کرنے والا دوزخ سے بچ جائے گا	۳۳۷
۲۶۹	اہل جنت میں سے تین قسم کے لوگ	۳۳۷
۲۷۰	ایک تیر کے سبب تین آدمی جنت میں جائیں گے	۳۳۸
۲۷۱	علم کے تین ذرائع کو جنت کی نعمتوں کا ادراک نہیں	۳۳۹
۲۷۲	قیامت کے دن سب سے پہلے حساب دینے والے تین شخص	۳۳۹
۱	ماخذ	۳۴۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

زیرِ نظر کتاب ہمارے ایک دوست عبدالمجید انصاری صاحب کی تالیف ہے۔ موصوف ایک انجینئر ہیں اور پاکستان ریلوے سے بحیثیت ڈائریکٹر پروکیورمنٹ ریٹائر ہوئے ہیں۔ وہ عالمِ دین تو نہیں لیکن قرآن وحدیث سے ان کو جو شغف ہے اور ان کے مطالعے کا جو شوقِ فراواں ان کو ہے، وہ ان کی اس تالیف سے واضح ہے۔ **اللهم زد فزد**

ثلاثیات، محدثین کی معروف اصطلاح ہے جیسے ثلاثیاتِ بخاری وغیرہ۔ اس کا مطلب ہے، وہ احادیث جو صرف تین واسطوں سے امام بخاری تک پہنچیں اور انہوں نے اپنی ''صحیح بخاری'' میں درج کر دیں۔

فاضل مؤلف نے بھی جس موضوع کا انتخاب کیا ہے، وہ ایک اچھوتا اور نادر موضوع ہے، اس کے لیے بھی یہی اصطلاح بطور عنوانِ کتاب اختیار کی گئی ہے، اس لیے کہ یہ محدثین کی مخصوص اصطلاح ہے لیکن اس کتاب کا جو موضوع ہے اس کے لیے اس سے بہتر اور جامع نام شاید کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

بہر حال مؤلف موصوف حفظہ اللہ کی یہ کاوش نہایت قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جذبے اور کوشش کو قبول فرمائے اور عوام الناس کے لیے اس کو مفید اور مؤلف کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

حافظ صلاح الدین یوسف

مدیر شعبۂ تحقیق وتالیف وترجمہ دارالسلام لاہور

۱۵ جنوری ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

شاعرِ اسلام مولانا علی محمد صمصامؒ

اور

میرے دادا حاجی نظام الدینؒ

کے نام

جنہوں نے اپنے وعظ و تبلیغ سے ککہ کڑیالہ ضلع امرتسر کے مسلمانوں کے دلوں میں توحیدِ باری تعالیٰ کا سبق راسخ کیا۔

اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

عبدالمجید انصاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

قرآن مجید اور حدیث شریف میں مختلف تعداد کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً ایک اللہ۔ اعمال لکھنے والے دو فرشتے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کو عذاب سے پہلے تین دن کی مہلت۔ احیائے موتیٰ سے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دلی تسکین کے لیے ان کو چار پرندوں کے ٹکڑوں کو پہاڑوں پر رکھ کران کو بلانے کا حکم۔ روزانہ پانچ نمازیں۔ اللہ تعالیٰ کا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کرنا۔ سات آسمان۔ جنت کے آٹھ دروازے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں نو نشانیاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت شعیب علیہ السلام کی دس سال تک بکریاں چرانا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں گیارہ ستاروں کا سجدہ کرنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہونا۔

قرآن وحدیث میں تین کی تعداد کا تذکرہ مقابلتاً بکثرت ہے۔ اس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ تین ایک طاق عدد ہے۔ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے، اس لیے طاق ایک مبارک عدد ہے۔ طاق عدد کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دو طرح کی وحدت پائی جاتی ہے۔ ایک تو وہ جو سب اعداد میں بنیادی طور پر موجود ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ دو پر تقسیم نہیں ہوتا اور وحدت باقی رہ جاتی ہے، تین کا عدد وحدت کی قریب ترین کثرت ہے اور کثرت کی کم از کم قلت تین کا عدد ہے۔ تین کے عدد کی ایک اور خاصیت یہاں ضمناً عرض کردوں۔ وہ یہ ہے کہ تین کے عدد اور دوسرے کسی عدد کے حاصل ضرب کے ہندسوں کا مجموعہ تین پر تقسیم ہو جاتا ہے۔

قرآن وحدیث میں تین کی تعداد کے زیادہ سے زیادہ مضامین کو زیرِ نظر کتاب میں یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے قرآن وحدیث کی تعلیمات کے ایک قابلِ ذکر حصے سے براہ راست واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔

قرآن مجید میں تین کی تعداد کے مضامین کے لیے مختلف تفاسیر اور اسلامی کتب سے مدد لی گئی ہے۔ جہاں کسی آیت کی ایک سے زیادہ تعبیریں ممکن ہوئیں یا مجھے کوئی مشکل پیش آئی تو مختلف تفاسیر سے استفادہ کیا گیا۔ اسی طرح ہر حدیث شریف کے ساتھ کتب احادیث میں سے کم از کم ایک کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ احادیث میں تین کی تعداد کے مضامین کے لیے کتب احادیث کے اُردو تراجم سے مدد لی گئی ہے۔ اس سلسلے میں مولوی محمد حسین رحمانی کا اور ان احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے کتب اور دیگر

متعلقہ مواد مہیا کیا۔ حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کا خاص طور پر شکر گزار ہوں جنہوں نے زیرِ نظر کتاب کی تصحیح فرمائی اور گراں قدر مشوروں سے نوازا۔

اس امر کا اعتراف ہے کہ مجھ سے کئی مقامات پر لغزشیں واقع ہوئی ہوں گی۔ اور بہت سے متعلقہ مضامین تک رسائی نہیں ہوسکی ہوگی۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ ان کے مشاہدہ میں آئیں تو مجھے مطلع فرمائیں۔

۱۲۴/۳۲ علامہ اقبال روڈ
لاہور

عبدالمجید انصاری

ثلاثیات

قرآن و حدیث

مولف

انجنیئر عبدالمجید انصاری

حصہ اول

مکتبہ قدوسیہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ

رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ

الرَّحِيۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوۡمِ

الدِّيۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ

وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ﴿۴﴾

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾

صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ

عَلَيۡهِمۡ ۙ۬ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ

عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ﴿۷﴾ ع

آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصّہ اوّل

بحوالہ

قرآن مجید

۱۔ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم میں اللہ تعالیٰ کے تین نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ (الفاتحہ۔ ۱)
شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

فائدہ: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم میں اللہ تعالیٰ کے تین نام ہیں۔

☆ اللہ ۔ اسم ذات

☆ الرحمٰن ۔ اسم صفت

☆ الرّحیم ۔ اسم صفت

۲۔ قرآن مجید کی پہلی تین آیات میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○
سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○
بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ○ (الفاتحہ۔۲ تا ۴)
بدلے کے دن (یعنی قیامت کا) مالک ہے۔

فائدہ: اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات کا ذکر ہے۔

☆ ربوبیت۔

☆ رحمت۔

☆ انصاف۔

۳۔ صراط مستقیم کی نسبت سے تین گروہ

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۠ (الفاتحہ۔ ۶۔۷)

ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

فائدہ: ان آیات میں تین گروہوں کا ذکر ہے۔

☆ ان لوگوں کا گروہ جو صراط مستقیم پر چل کر اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

☆ ان لوگوں کا گروہ جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کر کے اس کے غضب کے مستحق قرار پا جاتے ہیں۔

☆ ان لوگوں کا گروہ جو صراط مستقیم پا کر گم کر دیتے ہیں۔

۴۔ ایمان کی نسبت سے تین گروہ

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَۙ

الف لام میم۔ اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں، پرہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔

الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَۙ

جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَؕ

اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓـئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۗ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ

کافروں کو آپ کا ڈرانا، یا نہ ڈرانا برابر ہے، یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰۤی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

(البقرة۔ ا تا ۸)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں تین گروہوں کا ذکر ہے۔

☆ متقین۔

☆ کافرین۔

☆ منافقین۔

۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تین فضیلتیں

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا، اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

ان سب نے کہا اے اللہ! تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے، پورے علم و حکمت والا تو تو ہی ہے۔

قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے فرمایا تم ان کے نام بتا دو۔ جب انہوں نے بتا دیئے تو فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں (پہلے ہی) نہ کہا تھا کہ زمین اور آسمانوں کا غیب میں ہی جانتا ہوں اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کر رہے ہو اور جو تم چھپاتے تھے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(البقرۃ۔۳۱ تا ۳۵)

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا۔

اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو، لیکن اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت آدم علیہ السلام کی تین فضیلتوں کا ذکر ہے۔

☆ جامع علم کی فضیلت۔

☆ تکریم واختیارات کی فضیلت۔

☆ جنت میں راحت وآرام کی زندگی کی فضیلت۔

۶۔ بنی اسرائیل کو تین بار مخاطب اور تین باتوں کا حکم کیا گیا

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ ۝

(البقرۃ۔ ۴۰)

اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرو۔

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ (البقرۃ۔ ۴۷)

اے اولاد یعقوب! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی۔

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

(البقرۃ۔ ۱۲۲)

اے اولاد یعقوب! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور یہ کہ میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی۔

فائدہ: ان آیات میں بنی اسرائیل کو تین مرتبہ مخاطب اور تین باتوں کا حکم کیا گیا ہے۔

☆ میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی۔

☆ تم میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا۔

☆ مجھ ہی سے ڈرو۔

۷۔ منّ وسلوٰی کا تین بار ذکر

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (البقرۃ۔۵۷)

اور ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تم پر من و سلوٰی اتارا، ان ستھری چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں اور انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

(الاعراف۔۱۶۰)

اور ہم نے ان کو بارہ خاندانوں میں تقسیم کر کے سب کی الگ الگ جماعت مقرّر کردی اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا جب کہ ان کی قوم نے ان سے پانی مانگا کہ اپنے عصا کو فلاں پتھر پر مارو پس فوراً اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر ہر شخص نے اپنے پانی پینے کا موقع معلوم کرلیا۔ اور ہم نے ان پر ابر کو سایہ فگن کیا اور ان کو من وسلوٰی (ترنجبین اور بیٹریں) پہنچائیں، کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں اور انہوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔

يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝

(طٰہٰ۔۸۰)

اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں طرف کا وعدہ کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا۔

فائدہ: ان آیات میں منّ وسلوٰی کا تین بار ذکر ہوا ہے۔

۸۔ بنی اسرائیل کو بستی میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کے حکم کا تین بار ذکر

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۖ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَارَزَقْنٰكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور تم پر منّ و سلوٰیٰ اتارا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، البتہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْلَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۖ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(البقرۃ۔۵۷۔۵۸)

اور ہم نے تم سے کہا کہ اس بستی میں جاؤ اور جو کچھ جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو اور دروازے میں سجدے کرتے ہوئے گزرو اور زبان سے حطّہ کہو ہم تمہاری خطائیں معاف فرما دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

(النسآء۔ ۱۵۴)

اور ان کا قول لینے کے لیے ہم نے ان کے سروں پر طور پہاڑ لا کھڑا کر دیا اور انہیں حکم دیا کہ سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں جاؤ اور یہ بھی فرمایا کہ ہفتہ کے دن میں تجاوز نہ کرنا اور ہم نے ان سے سخت قول وقرار لیے۔

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْلَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۖ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(الاعراف۔ ۱۶۱)

اور جب ان کو حکم دیا گیا کہ تم لوگ اس آبادی میں جا کر رہو اور کھاؤ اس سے جس جگہ تم رغبت کرو اور زبان سے یہ کہتے جانا کہ توبہ ہے اور جھکے جھکے دروازہ میں داخل ہونا ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ جو لوگ نیک کام کریں گے ان کو مزید برآں اور دیں گے۔

فائدہ: ان آیات میں وادیٔ سینا میں قیام کے دوران بنی اسرائیل کو بستی میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کے حکم کا تین مرتبہ ذکر ہے۔

۹۔ بنی اسرائیل کے گائے سے متعلق تین سوال

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ○

اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جب اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تو انہوں نے کہا ہم سے مذاق کیوں کرتے ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَیْنَ ذٰلِکَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ○

انہوں نے کہا اے موسیٰ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس کی ماہیت بیان کردے، آپ نے فرمایا سنو! وہ گائے نہ تو بالکل بڑھیا ہو، نہ بچہ، بلکہ درمیانی عمر کی نوجوان ہو، اب جو تمہیں حکم دیا گیا ہے، بجالاؤ۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ○

وہ پھر کہنے لگے کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بیان کرے کہ اس کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا وہ کہتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہے، چمکیلا اور دیکھنے والوں کو بھلا لگنے والا اس کا رنگ ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ○

(البقرۃ۔۶۷ تا ۷۰)

وہ کہنے لگے کہ اپنے رب سے اور دعا کیجئے کہ ہمیں اس کی مزید ماہیت بتلائے، اس قسم کی گائے تو بہت ہیں پتہ نہیں چلتا، اگر اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت والے ہو جائیں گے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے گائے سے متعلق تین بار وضاحت طلب کرنے کا ذکر ہے۔

☆ وہ گائے کیسی ہو۔

☆ گائے کا رنگ کیسا ہو۔

☆ وہ گائے کیسی ہو، بے شک گائے مشتبہ ہوئی ہے۔

۱۰۔ ایک آیت میں تین قسم کے پتھروں کی مثال

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(البقرۃ۔۷۴)

پھر اس کے بعد تمہارے دل پتھر جیسے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے، بعض پتھروں سے تو نہریں بہہ نکلتی ہیں، اور بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکل آتا ہے اور بعض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر گر پڑتے ہیں، اور تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اعمال سے غافل نہ جانو۔

فائدہ: اس آیت میں تین قسم کے پتھروں کی مثال بیان ہوئی ہے۔

- ☆ بعض پتھروں سے نہریں بہتی ہیں۔
- ☆ بعض پتھر پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکلتا ہے۔
- ☆ بعض پتھر اللہ تعالیٰ کے خوف سے گر جاتے ہیں۔

۱۱۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے نام کا تین بار ذکر

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(اے نبی! آپ) کہہ دیجئے کہ جو جبریل (علیہ السلام) کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پر پیغام باری تعالیٰ اتارا ہے، جو پیغام ان کے پاس کی کتاب کی تصدیق کرنے والا اور مومنوں کو ہدایت اور خوشخبری دینے والا ہے۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

(البقرۃ۔۹۷۔۹۸)

(تو اللہ بھی اس کا دشمن ہے) جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو، ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے۔

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ○

(التحریم۔ ۴)

(اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرلو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کروگی پس یقیناً اس کا کارساز اللہ ہے اور جبریل (علیہ السلام) ہیں اور نیک ایمان دار اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نام کا تین بار ذکر ہوا ہے۔

۱۲۔ تین عبادت گزاروں کے لیے تطہیرِ کعبہ کا حکم

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○

(البقرۃ۔۱۲۵)

ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن و امان کی جگہ بنائی۔ تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو، ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔

فائدہ: اس آیت میں تین عبادت گزاروں کے لیے تطہیرِ کعبہ کا حکم ہے۔

☆ طواف کرنے والے۔

☆ اعتکاف کرنے والے۔

☆ رکوع وسجود کرنے والے (نمازی)۔

۱۳۔ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اوصاف

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ

ہم نے اسی طرح تمہیں عادل اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہو

الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(البقرۃ۔ ۱۴۳)

جائیں، جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچّا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے گو یہ کام مشکل ہے مگر جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں) اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان ضائع نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(آل عمران۔ ۱۱۰)

تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لیے بہتر تھا، ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ ھٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

(الحج۔ ۷۸)

اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو، اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تا کہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔

فائدہ: ان آیات میں اُمت محمدیہ ﷺ کے تین اوصاف بیان ہوئے ہیں۔
☆ معتدل اُمت۔
☆ سب سے بہتر اُمت۔
☆ اس اُمت کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ بنایا۔

۱۴۔ مسجد حرام کی طرف منہ کرنے کا تین بار حکم

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○

(البقرۃ۔ ۱۴۴)

ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اُٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں، آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔ اہل کتاب کو اس بات کے اللہ کی طرف سے برحق ہونے کا قطعی علم ہے اور اللہ تعالیٰ ان اعمال سے غافل نہیں جو یہ کرتے ہیں۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

(البقرۃ۔۱۴۹)

آپ جہاں سے نکلیں اپنا منہ (نماز کے لیے) مسجد حرام کی طرف کرلیا کریں، یہی حق ہے آپ کے رب کی طرف سے، جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۤ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۤ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۤ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

(البقرۃ۔۱۵۰)

اور جس جگہ سے آپ نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور جہاں کہیں تم ہو اپنے چہرے اسی طرف کیا کرو تاکہ لوگوں کی کوئی حجت تم پر باقی نہ رہ جائے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا ہے تم ان سے نہ ڈرو مجھ ہی سے ڈرو اور تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور اس لیے بھی کہ تم راہ راست پاؤ۔

فائدہ: ان آیات میں نماز کے لیے مسجد حرام کی طرف منہ کرنے کا تین بار حکم ہوا ہے۔

۱۵۔ مسلمانوں کی تین طریقوں سے آزمائش

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ○
(البقرۃ۔۱۵۵)

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔

فائدہ: اس آیت میں آزمائش کے تین طریقوں کا ذکر ہے۔

☆ دشمن کے ڈر سے۔
☆ بھوک پیاس سے۔
☆ نقصان سے۔نقصان بھی تین چیزوں میں ا۔مال کا نقصان ۲۔جان کا نقصان ۳۔پھلوں کا نقصان۔

۱۶۔ صبر کرنے والوں کے لیے تین خوشخبریاں

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○

جنہیں، جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ○
(البقرۃ۔۱۵۶۔۱۵۷)

ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں صبر کرنے والوں کے لیے تین خوشخبریاں ہیں۔

☆ اُن پر اللہ تعالیٰ کی عنایات ہوں گی۔
☆ اُن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوگی۔
☆ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

۱۷۔ کافروں پر تین لعنتیں

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۝ (البقرۃ۔۱۶۱)

یقیناً جو کفار اپنے کفر میں ہی مر جائیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

کَیْفَ یَھْدِی اللّٰہُ قَوْمًا کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ وَشَھِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ ط وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۝

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد کافر ہو جائیں، اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔

اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ اَنَّ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃَ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۝ لا
(آل عمران۔۸۶۔۸۷)

ان کی تو یہی سزا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

فائدہ: ان آیات میں کافروں پر تین لعنتوں کا ذکر ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کی لعنت۔
- ☆ فرشتوں کی لعنت۔
- ☆ تمام لوگوں کی لعنت۔

۱۸۔ ایک آیت میں تین حقیقتیں

وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۝ (البقرۃ۔۱۶۳)

تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

فائدہ: اس آیت کے پہلے حصے میں توحید۔ دوسرے میں شرک کی نفی اور آخری حصے میں رحمٰن اور رحیم ہونے سے اللہ تعالیٰ کے عبادت کے حقدار ہونے کا بیان ہے۔

۱۹۔ حرام چیزیں تین شرائط پر جائز

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○
(البقرۃ۔۱۷۳)

تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔ پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

فائدہ: اس آیت میں حرام چیز کے استعمال کرنے کی اجازت تین شرائط پر دی گئی ہے۔

☆ مجبوری کی حالت ہو۔ مثلاً جان کا خطرہ ہو۔

☆ اپنے نفس میں اس چیز کے لیے خواہش نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے احکام سے سرکشی کا جذبہ نہ ہو۔

☆ ضرورت کی حد سے تجاوز نہ کیا جائے۔

۲۰۔ صبر کی تین اصناف

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○
(البقرۃ۔۱۷۷)

ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والے کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، جب وعدہ کرے تب اسے پورا کرے، تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں صبر کی تین اصناف بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ تنگی میں صبر۔
- ☆ تکلیف میں صبر۔
- ☆ مقابلے میں صبر۔

۲۱۔ قتل کے بدلے کی تین صورتیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

(البقرۃ۔۱۷۸)

اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد آزاد کے بدلے، غلام غلام کے بدلے، عورت عورت کے بدلے۔ ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہیے اور آسانی کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہیے۔ تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے اس کے بعد بھی جو سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہوگا۔

فائدہ: اس آیت میں قتل کے بدلہ کی تین صورتوں کا ذکر ہے۔

- ☆ قصاص۔
- ☆ معافی۔
- ☆ دیت۔

۲۲۔ روزہ کے تین مقاصد

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرۃ۔۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(البقرۃ۔۱۸۵)

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔

فائدہ: ان آیات میں روزہ کے تین مقاصد بیان ہوئے ہیں۔

☆ تاکہ آپ میں تقویٰ پیدا ہو۔

☆ تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو ہدایت کی ہے۔ اس پر اس کی بڑائی اور عظمت ظاہر کریں۔

☆ تاکہ اس کی ہدایت کے ملنے پر آپ اللہ تعالیٰ کا شکر کریں۔

۲۳۔ قرآن مجید کی تین خصوصیات

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت
(البقرۃ۔۱۸۵) پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔

فائدہ: اس آیت میں قرآن مجید کی تین خصوصیات کا ذکر ہے۔

☆ قرآن مجید لوگوں کو ہدایت یعنی سیدھی راہ بتاتا ہے۔

☆ قرآن مجید ہدایت کے دلائل بھی دیتا ہے۔

☆ قرآن مجید میں حق و باطل کو الگ کردینے کی کھلی نشانیاں ہیں۔

۲۴۔ اسلامی جنگوں کی تین شرائط

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ (البقرۃ۔۱۹۰)

لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

فائدہ: اس آیت میں اسلامی جنگوں کی تین شرائط کا ذکر ہے۔

☆ جنگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی جائے۔

☆ ان لوگوں سے جنگ کی جائے جو آپ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔

☆ زیادتی نہ کی جائے۔

۲۵۔ خلاف احرام امر پر فدیہ کی تین صورتیں

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًی مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ۫ فَمَنْ تَمَتَّعَ

حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو، ہاں اگر تم روک لیے جاؤ تو جو قربانی میسّر ہو، اسے کر ڈالو اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے البتہ تم میں سے جو بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے،

بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(البقرۃ۔۱۹۶)

خواہ روزے رکھ لے، خواہ صدقہ دے دے، خواہ قربانی کرے۔ پس جب تم امن کی حالت میں ہو جاؤ تو جو شخص عمرے سے لے کر حج تک تمتع کرے، پس اسے جو قربانی میسّر ہو اسے کر ڈالے، جسے طاقت ہی نہ ہو وہ تین روزے تو حج کے دنوں میں رکھ لے اور سات واپسی میں، یہ پورے دس ہو گئے۔ یہ حکم ان کے لیے ہے جو مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں، لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں خلاف احرام امر پر فدیہ کی تین صورتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ خواہ روزے رکھ لے۔

☆ خواہ صدقہ دے۔

☆ خواہ قربانی کرے۔

۲۶۔ حج میں تین باتوں کی ممانعت

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

(البقرۃ۔۱۹۷)

حج کے مہینے مقرر ہیں اس لیے جو شخص ان میں حج لازم کر لے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے، تم جو نیکی کرو گے اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہتر توشہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے، اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔

فائدہ: اس آیت میں حج میں تین باتوں سے خصوصاً منع کیا گیا ہے۔

☆ بیوی سے دل لگی کی باتیں۔
☆ اللہ کی نافرمانی۔
☆ لڑائی جھگڑا۔

۲۷۔ ایک جامع دُعا میں تین باتیں

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّ فِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(البقرۃ۔۲۰۱)

اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔

فائدہ: اس آیت میں تین باتوں کے لیے دعا ہے۔
☆ دنیا میں بھلائی۔
☆ آخرت میں بھلائی۔
☆ آگ کے عذاب سے نجات۔

۲۸۔ شراب کی حرمت کا تین بار حکم

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ‌ؕ قُلۡ فِيۡهِمَآ اِثۡمٌ كَبِيۡرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثۡمُهُمَآ اَكۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا ‌ؕ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَا يُنۡفِقُوۡنَ ؕ قُلِ الۡعَفۡوَ ‌ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَ ۝

(البقرۃ۔۲۱۹)

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کی بابت پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔ آپ سے یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں؟ تو آپ کہہ دیجئے حاجت سے زائد چیز، اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے احکام صاف صاف تمہارے لیے بیان فرما رہا ہے، تاکہ تم سوچ سمجھ سکو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ (النسآء۔۴۳)

اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک غسل نہ کرلو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھ مل لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (المآئدہ۔۹۰)

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہو۔

فائدہ: ان آیات میں شراب کی حرمت کا تین بار حکم ہے۔ پہلی دو آیات میں صاف طور پر ممانعت نہیں فرمائی گئی۔ تیسری آیت میں صاف لفظوں میں شراب سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۹۔ مطلقہ عورت کی عدت تین قروء

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِىْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِىْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ

طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں، انہیں حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو پیدا کیا ہو اسے چھپائیں، اگر انہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، ان کے خاوند اس مدت میں انہیں لوٹا لینے

مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ص وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ط وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۝

(البقرۃ۔۲۲۸)

کے پورے حق دار ہیں اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ۔ ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں طلاق والی عورت کی عدت کی مدّت تین حیض یعنی تین قروء بیان ہوئی ہے۔

۳۰۔ طلاق تین مرتبہ

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاکٌ م بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ م بِاِحْسَانٍ ط وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ لا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ط تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ج وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝

(البقرۃ۔۲۲۹)

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے، اس میں دونوں پر گناہ نہیں یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں طلاق دو مرتبہ کا ذکر ہے یعنی وہ طلاق جس میں خاوند کو (عدت کے اندر) رجوع کا حق حاصل ہے وہ دو مرتبہ ہے۔ پہلی مرتبہ طلاق کے بعد بھی اور دوسری مرتبہ طلاق کے بعد بھی رجوع ہو سکتا ہے۔ تیسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد رجوع کی اجازت نہیں۔

۳۱۔ جالوت کا نام تین بار

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○

جب (حضرت) طالوت لشکروں کو لے کر نکلے تو کہا سنو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے، جس نے اس میں سے پانی پی لیا وہ میرا نہیں اور جو اسے نہ چکھے وہ میرا ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے۔ لیکن سوائے چند کے باقی سب نے وہ پانی پی لیا (حضرت) طالوت مومنین سمیت جب نہر سے گزر گئے تو وہ لوگ کہنے لگے آج تو ہم میں طاقت نہیں کہ جالوت اور اس کے لشکروں سے لڑیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ملاقات پر یقین رکھنے والوں نے کہا، بسا اوقات چھوٹی اور تھوڑی سی جماعت بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے غلبہ پا لیتی ہے، اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○

(البقرۃ۔۲۴۹ تا ۲۵۱)

جب ان کا جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے دعا مانگی کہ اے پروردگار! ہمیں صبر دے، ثابت قدمی دے اور قوم کفار پر ہماری مدد فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہوں نے جالوتیوں کو شکست دے دی اور (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کے ہاتھوں جالوت قتل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے داؤد (علیہ السلام) کو مملکت وحکمت اور جتنا کچھ چاہا علم بھی عطا فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر بڑا فضل وکرم کرنے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں جالوت کا نام تین بار بیان ہوا ہے۔

۳۲۔ دشمن کے مقابلہ میں دعا میں تین باتیں

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝
(البقرة۔۲۵۰)

جب ان کا جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے دعا مانگی کہ اے پروردگار ہمیں صبر دے، ثابت قدمی دے اور قوم کفّار پر ہماری مدد فرما۔

فائدہ: اس آیت میں دشمن کے مقابلے میں ایمان کی فتح وکامیابی کی دعا میں تین باتوں کا ذکر ہے۔

☆ صبر کی دعا۔
☆ ثابت قدمی کی دعا۔
☆ نصرتِ الٰہی کی دعا۔

۳۳۔ الحی القیوم کا تین بار ذکر

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۝
(البقرة۔۲۵۵)

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ (آل عمران۔۲)

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا نگہبان ہے۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ (طٰہٰ۔۱۰۹ تا ۱۱۱)

اس دن سفارش کچھ کام نہ آئے گی مگر جسے رحمٰن حکم دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ جو کچھ ان کے آگے پیچھے ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے مخلوق کا علم اس پر حاوی نہیں ہوسکتا۔ تمام چہرے اس زندہ اور قائم دائم مدبر، اللہ کے سامنے کمال عاجزی سے جھکے ہوئے ہوں گے، یقیناً وہ برباد ہوا جس نے ظلم لادلیا۔

فائدہ: ان آیات میں الحی القیوم کا تین بار ذکر ہے۔

۳۴۔ قیامت کے دن تین چیزیں کام نہیں آئیں گی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرۃ۔۲۵۴)

اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں ان تین چیزوں کا بیان ہے جو قیامت کے دن نجات کے لیے کام نہیں آئیں گی۔

- ☆ تجارت۔
- ☆ دوستی۔
- ☆ سفارش۔

۳۵۔ ایک آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام تین بار

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰـهُ اللّٰهُ الْمُلْکَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَ يُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(البقرة۔۲۵۸)

کیا تو نے اسے نہیں دیکھا جو سلطنت پا کر ابراہیم (علیہ السلام) سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑ رہا تھا، جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے، وہ کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں، ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق کی طرف سے لے آتا ہے تو اسے مغرب کی جانب سے لے آ۔ اب تو وہ کافر بھونچکا رہ گیا، اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام تین بار آیا ہے۔

۳۶۔ تین آیات کے ایک رکوع میں احیائے موتیٰ کی تین مثالیں

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰـهُ اللّٰهُ الْمُلْکَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَ يُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(البقرة۔۲۵۸)

کیا تو نے اسے نہیں دیکھا جو سلطنت پا کر ابراہیم (علیہ السلام) سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑ رہا تھا، جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے، وہ کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں، ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق کی طرف سے لے آتا ہے تو اسے مغرب کی جانب سے لے آ۔ اب تو وہ کافر بھونچکا رہ گیا، اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ ۟ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(البقرۃ۔۲۵۹)

یا اس شخص کے مانند کہ جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی، وہ کہنے لگا اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اسے مار دیا سو سال کے لیے، پھر اسے اُٹھایا، پوچھا کتنی مدت تجھ پر گزری؟ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، فرمایا بلکہ تو سو سال تک رہا، پھر اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ کہ بالکل خراب نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ، ہم تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی بناتے ہیں تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اُٹھاتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں، جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝

(البقرۃ۔۲۶۰)

اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ (جناب باری تعالیٰ نے) فرمایا، کیا تمہیں ایمان نہیں؟ جواب دیا ایمان تو ہے لیکن میرے دل کی تسکین ہو جائے گی، فرمایا چار پرند لو، ان کے ٹکڑے کر ڈالو، پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر انہیں پکارو، تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمتوں والا ہے۔

فائدہ: ان تین آیات کے ایک رکوع میں احیائے موتیٰ کی تین مثالیں بیان ہوئی ہیں۔

۳۷۔ صدقہ برباد کرنے والی تین باتیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○

(البقرۃ۔۲۶۴)

اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو! جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے نہ قیامت پر، اس کی مثال اس صاف پتھر کی طرح ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو پھر اس پر زوردار مینہ برسے اور وہ اسے بالکل صاف اور سخت چھوڑ دے، ان ریاکاروں کو اپنی کمائی میں سے کوئی چیز ہاتھ نہیں لگتی اور اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو (سیدھی) راہ نہیں دکھاتا۔

فائدہ: اس آیت میں اُن تین باتوں کا ذکر ہے جن سے صدقہ برباد ہو جاتا ہے۔

☆ صدقہ دے کر احسان جتانا۔

☆ صدقہ دے کر ایذا پہنچانا۔

☆ لوگوں کے دکھاوے کے لیے مال خرچ کرنا۔

۳۸۔ باہم لین دین کے معاملات میں تین احکام

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقرر پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو، اور لکھنے والے کو چاہیے کہ تمھارا آپس کا معاملہ عدل سے لکھے، کاتب کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا ہے۔ پس اسے بھی لکھ دینا چاہیے

وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ

اور جس کے ذمہ حق ہو وہ لکھوائے اور اپنے اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ گھٹائے نہیں، ہاں جس شخص کے ذمہ حق ہے وہ اگر نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوا دے

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کر لو، تاکہ ایک کی بھول چوک کو دوسری یاد دلا دے۔

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ

اور گواہوں کو چاہیے کہ وہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور قرض کو جس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو لکھنے میں کاہلی نہ کرو،

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والی اور شک و شبہ سے بھی زیادہ بچانے والی ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم لین دین کر رہے ہو تو تم پر اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔

وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(البقرۃ۔۲۸۲)

خرید و فروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو اور (یاد رکھو کہ) نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو اور اگر تم یہ کرو تو یہ تمہاری کھلی نافرمانی ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں باہم لین دین کے معاملات میں تین احکام کا ذکر ہے۔

☆ لین دین کا معاملہ لکھ لیں۔

☆ دو مسلمان مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنائیں۔

☆ اگر معاملہ کرنے والا نادان یا کمزور ہو تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ لکھوائے۔

۳۹۔ تمام حروف تہجی والی تین آیات

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ؕ
وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا

اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقرر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور لکھنے والے کو چاہیے کہ تمہارا آپس کا معاملہ عدل سے لکھے، کاتب کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا ہے، پس اسے بھی لکھ دینا چاہیے اور جس کے ذمہ حق ہو وہ لکھوائے اور اپنے اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ گھٹائے نہیں، ہاں جس شخص کے ذمہ حق ہے وہ اگر نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوا دے اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کر لو، تاکہ ایک کی بھول چوک کو دوسری یاد دلا دے اور گواہوں کو چاہیے کہ وہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور قرض کو جس کی مدّت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو لکھنے میں کاہلی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والی اور شک وشبہ سے بھی زیادہ بچانے والی ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم لین دین کر

شَهِيْدٌ ۵ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

(البقرۃ۔۲۸۲)

رہے ہو تو تم پر اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ خرید وفروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کرلیا کرو اور (یاد رکھو کہ) نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو اور اگر تم یہ کرو تو یہ تمہاری کھلی نافرمانی ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

(آل عمران۔۱۵۴)

پھر اس نے اس غم کے بعد تم پر امن نازل فرمایا اور تم میں سے ایک جماعت کو امن کی نیند آنے لگی۔ ہاں کچھ وہ لوگ بھی تھے کہ انہیں اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ناحق جہالت بھری بدگمانیاں کررہے تھے اور کہتے تھے کیا ہمیں بھی کسی چیز کا اختیار ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ کام کل کا کل اللہ کے اختیار میں ہے، یہ لوگ اپنے دلوں کے بھید آپ کو نہیں بتاتے، کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کچھ بھی اختیار ہوتا تو یہاں قتل نہ کیے جاتے۔ آپ کہہ دیجئے کہ گو تم اپنے گھروں میں ہوتے پھر بھی جن کی قسمت میں قتل ہونا تھا وہ تو مقتل کی طرف چل کھڑے ہوتے، اللہ تعالیٰ کو تمہارے سینوں کے اندر کی چیز کا آزمانا اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے، اس کو پاک کرنا تھا اور اللہ تعالیٰ سینوں کے بھید سے آگاہ ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ

محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کررہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں

وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ○

(الفتح۔۲۹)

ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

فائدہ: اِن تین آیات میں سے ہر ایک آیت میں تمام حروف تہجی موجود ہیں۔

۴۰۔ قلب کی تین حالتیں

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ○

(البقرۃ۔۲۸۳)

اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو رہن قبضہ میں رکھ لیا کرو، ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپالے وہ گنہگار دل والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○
اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○

(الشعرآء۸۸۔۸۹)

جس دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔ لیکن فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دل لے کر جائے۔

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ○

(قٓ۔۳۳)

جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔

فائدہ: اِن آیات میں قلب کی تین حالتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ قلب آثم۔(گنہگار دل)

☆ قلب سلیم۔(بے عیب دل)

☆ قلب منیب۔(اللہ کی طرف متوجہ ہونے والا دل)

۴۱۔ اللہ تعالیٰ کی توحید پر تین شہادتیں

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(آل عمران۔۱۸)

اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

فائدہ: اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کی توحید پر تین شہادتوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی شہادت۔

☆ فرشتوں کی شہادت۔

☆ اہل علم کی شہادت۔

۴۲۔ تین لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

(آل عمران۔۲۱)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں اور ناحق نبیوں کو قتل کر ڈالتے ہیں اور جو لوگ عدل و انصاف کی بات کہیں انہیں بھی قتل کر ڈالتے ہیں، تو اے نبی! انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے۔

فائدہ: اس آیت میں اُن تین لوگوں کا ذکر ہے جن کو دردناک عذاب کی خوشخبری ہے۔

☆ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

☆ وہ لوگ جو نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں۔

☆ وہ لوگ جو اُن کو بھی قتل کرتے ہیں جو لوگوں میں سے عدل وانصاف کا حکم دیتے ہیں۔

۴۳۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا تین بار ذکر

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّىْ فِى الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا ۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

(آل عمران۔۳۹)

پس فرشتوں نے انہیں آواز دی، جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، کہ اللہ تعالیٰ تجھے یحییٰ کی یقینی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا سردار، ضابط نفس اور نبی ہے نیک لوگوں میں سے۔

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ○

(مریم۔۷)

اے زکریا! ہم تجھے ایک بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے، ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ○

(الانبیآء۔۹۰)

ہم نے اس کی دعا کو قبول فرما کر اسے یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لیے درست کر دیا یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

فائدہ: اِن آیات میں حضرت یحییٰ (علیہ السلام) کی پیدائش کا تین بار ذکر ہوا ہے۔

۴۴۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی تین دن کے لیے قوتِ گویائی سے محرومی

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ○

(آل عمران۔۴۱)

کہنے لگے پروردگار! میرے لیے اس کی کوئی نشانی مقرر کر دے، فرمایا، نشانی یہ ہے کہ تین دن تک تو لوگوں سے بات نہ کر سکے گا، صرف اشارے سے سمجھائے گا، تو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کر اور صبح وشام اسی کی تسبیح بیان کرتا رہ!

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ○ (مریم۔۱۰)

کہنے لگے میرے پروردگار میرے لیے کوئی علامت مقرر فرمادے، ارشاد ہوا کہ تیرے لیے علامت یہ ہے کہ باوجود بھلا چنگا ہونے کے تو تین راتوں تک کسی شخص سے بول نہ سکے گا۔

فائدہ: اِن آیات میں حضرت زکریا (علیہ السلام) کی تین دن رات کے لیے لوگوں سے بات چیت کرنے کی قوت کے سلب کیے جانے کا ذکر ہے۔

۴۵۔ حضرت مریم علیہاالسلام کی تین فضیلتیں

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ○ (آل عمران۔۴۲)

اور جب فرشتوں نے کہا، اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تجھے برگزیدہ کرلیا اور تجھے پاک کردیا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تیرا انتخاب کرلیا۔

فائدہ: اِس آیت میں حضرت مریم علیہاالسلام کی تین فضیلتوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ان کو برگزیدہ بنایا۔
☆ ان کو پاک کردیا۔
☆ تمام دنیا کی عورتوں میں سے ان کو چن لیا۔

۴۶۔ حضرت مریم علیہاالسلام کو تین باتوں کی تاکید

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ (آل عمران۔۴۳)

اے مریم! تو اپنے رب کی اطاعت کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت مریم علیہاالسلام کو تین باتوں کی تاکید کی گئی ہے۔

☆ اپنے رب کی اطاعت کر۔

☆ اپنے رب کو سجدہ کر۔

☆ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔

۴۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تین باتیں

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (آل عمران۔۴۶)

وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔

فائدہ: اِس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تین باتوں کا ذکر ہے۔

☆ وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کریں گے۔

☆ وہ لوگوں سے ادھیڑ عمر میں بھی باتیں کریں گے۔

☆ وہ نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔

۴۸۔ ایک آیت میں تین قسم کے شرک سے منع کیا گیا

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران۔۶۴)

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں، نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

فائدہ: اِس آیت میں تین قسم کے شرک سے منع کیا گیا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔

☆ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔

۴۹۔ انبیاء علیہم السّلام کے لیے تین چیزیں

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ٥

(آل عمران۔۷۹)

کسی ایسے انسان کو جسے اللہ تعالیٰ کتاب وحکمت اور نبوت دے، یہ لائق نہیں کہ پھر بھی وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ، بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم سب رب کے ہو جاؤ، تمہارے کتاب سکھانے کے باعث اور تمہارے کتاب پڑھنے کے سبب۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ٥

(الانعام۔۸۹)

یہ لوگ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تھی سو اگر یہ لوگ نبوت کا انکار کریں تو ہم نے اس کے لیے ایسے بہت سے لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو اس کے منکر نہیں ہیں۔

فائدہ: اِن آیات میں ہر نبی کو تین چیزیں دینے کا ذکر ہے۔

☆ کتاب۔

☆ حکمت۔

☆ نبوت۔

۵۰۔ ایک آیت میں بیت اللہ کی تین عظمتوں کا ذکر

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ٥ۚ

(آل عمران۔۹۶)

اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت وہدایت والا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں شہر مکہ میں بیت اللہ کی تین عظمتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ پہلا گھر جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے تعمیر کیا گیا ہے وہ شہر مکہ معظمہ میں ہے۔

☆ تمام دنیا کے لیے یہ برکت والا ہے۔

☆ سارے جہاں کی ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

۵۱- کامیابی کے لیے تین اُصول

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ ○

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا،

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا ۠ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ إِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○

اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دِلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

(آل عمران-۱۰۲ تا ۱۰۴)

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور بُرے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں۔

فائدہ: اِن آیات میں کامیابی کے تین اُصول بیان ہوئے ہیں۔

☆ تقویٰ۔ اسلام کے احکام وفرائض پورے طور پر بجالانا۔

☆ اتحاد۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا اور تفرقہ نہ ڈالنا۔

☆ تبلیغ۔ نیک کاموں کا حکم کرنا اور بُرے کاموں سے روکنا۔

۵۲۔ تین جنگوں میں ملائکہ کا نزول

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اے نبی! اس وقت کو بھی یاد کرو جب صبح ہی صبح آپ اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو میدان جنگ میں لڑائی کے مورچوں پر باقاعدہ بٹھا رہے تھے اللہ تعالیٰ سننے جاننے والا ہے۔

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

جب تمہاری دو جماعتیں پست ہمتی کا ارادہ کر چکی تھیں، اللہ تعالیٰ ان کا ولی اور مددگار ہے۔ اور اسی کی پاک ذات پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے عین اس وقت تمہاری مدد فرمائی تھی جبکہ تم نہایت گری ہوئی حالت میں تھے، اس لیے اللہ ہی سے ڈرو! (نہ کسی اور سے) تاکہ تمہیں شکر گزاری کی توفیق ہو۔ (اور یہ شکر گزاری باعث نصرت و امداد ہو)

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ؕ

(آل عمران۔۱۲۱ تا ۱۲۴)

جب آپ مومنوں کو تسلّی دے رہے تھے، کیا آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ تعالیٰ کا تمہاری مدد کرنا تمہیں کافی نہ ہوگا۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝

(الانفال۔۹)

اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دونگا جو لگاتار چلے آئیں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جبکہ تمہارے مقابلے کو فوجوں پر فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر تیز و تند آندھی

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝

(الاحزاب۔۹)

اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْــًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝

یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت سے میدانوں میں تمہیں فتح دی ہے اور حنین کی لڑائی والے دن بھی جب کہ تمہیں اپنی کثرت پر ناز ہو گیا تھا، لیکن اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا بلکہ زمین باوجود اپنی کشادگی کے تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(التوبہ۔۲۵۔۲۶)

پھر اللہ نے اپنی طرف کی تسکین اپنے نبی پر اور مومنوں پر اتاری اور اپنے وہ لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھ نہیں رہے تھے اور کافروں کو پوری سزا دی۔ ان کفار کا یہی بدلہ تھا۔

فائدہ: اِن آیات میں تین جنگوں میں مسلمانوں کی مدد کے لیے ملائکہ کے نزول کا ذکر ہے۔

- ☆ جنگ بدر۔
- ☆ جنگ احزاب۔
- ☆ جنگ حنین۔

۵۳۔ قرآن مجید کے تین اوصاف

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

(آل عمران۔۱۳۸)

عام لوگوں کے لیے تو یہ (قرآن) بیان ہے اور پرہیز گاروں کے لیے ہدایت و نصیحت ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں قرآن مجید کے تین اوصاف بیان ہوئے ہیں۔

☆ قرآن مجید لوگوں کے لیے بیان ہے یعنی کھول کر بتادینے والا ہے۔

☆ متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔
☆ متقیوں کے لیے نصیحت ہے۔

۵۴۔ جنگِ اُحد میں کوتاہی کرنے والوں کے متعلق تین احکام

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝

(آل عمران۔۱۵۹)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ دُرشت اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں، بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں جنگِ اُحد میں کوتاہی کرنے والوں کے متعلق حضرت محمد ﷺ کو تین احکام کا ذکر ہے۔

☆ آپ (ﷺ) ان سے درگزر کریں۔
☆ آپ (ﷺ) ان کے لیے استغفار کریں۔
☆ آپ (ﷺ) معاملات میں ان سے مشورہ کیا کریں۔

۵۵۔ نبیٔ کریم ﷺ کے تین فرائضِ منصبی

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

(آل عمران۔۱۶۴)

بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (الجمعۃ۔۲)

وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

فائدہ: اِن آیات میں نبیٔ کریم ﷺ کے تین فرائض منصبی بیان ہوئے ہیں۔

☆ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کرسنانا۔

☆ لوگوں کو پاک کرنا۔

☆ لوگوں کو کتاب وحکمت سکھانا۔

۵۶۔ رسولوں کے لیے تین چیزیں

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ (آل عمران۔۱۸۴)

پھر بھی اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بھی بہت سے وہ رسول جھٹلائے گئے ہیں جو روشن دلیلیں، صحیفے اور منور کتاب لے کر آئے۔

فائدہ: اِس آیت میں ان تین چیزوں کا ذکر ہے جو رسول لے کر آئے۔

☆ روشن دلیلیں۔

☆ صحیفے۔

☆ منور کتاب۔

۵۷۔ کل نفس ذائقۃ الموت کا تین بار ذکر

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے، پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور

اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ٥
(آل عمران۔١٨٥)

جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہوگیا، اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ٥
(الانبیآء۔٣٥)

ہر جان دار موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ٥
(العنکبوت۔٥٧)

ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

فائدہ: اِن آیات میں اس حقیقت کا تین بار ذکر ہوا ہے کہ ہر جان دار موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔

٥٨۔ یتیم کے مال کے متعلق تین ہدایات

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ٥
(النسآء۔٢)

اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور پاک اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ لو، اور اپنے مالوں کے ساتھ ان کے مال ملا کر کھا نہ جاؤ، بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں یتیموں کے مال کے متعلق تین ہدایات کا ذکر ہے۔

- ☆ یتیموں کو ان کے مال دے دو۔
- ☆ پاک اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ لو۔
- ☆ اپنے مالوں کے ساتھ یتیموں کا مال ملا کر نہ کھا جاؤ۔

٥٩۔ نافرمان عورت کو سزا کے تین مرحلے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس

اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝

(النسآء۔۳۴)

وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں، پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں نافرمان عورتوں کو سزا کے تین مراحل بیان ہوئے ہیں۔

- ☆ انہیں نصیحت کرو۔
- ☆ انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو۔
- ☆ انہیں مار کی سزا دو۔

۶۰۔ بخل کے تین مراتب

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

(النسآء۔۳۷)

جو لوگ خود بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخیلی کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں ہم نے ان کافروں کے لیے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں بُخل کے تین مراتب کا بیان ہے۔

- ☆ کچھ لوگ خود بُخل کرتے ہیں۔
- ☆ وہ دوسرے لوگوں کو بھی بُخل کی ہدایت کرتے ہیں۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔

٦١۔ یہودیوں کا تین قسم کا طرزِ عمل

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (النسآء۔٤٦)

بعض یہود کلمات کو ان کی ٹھیک جگہ سے ہیر پھیر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور سن اس کے بغیر کہ تو سنا جائے اور ہماری رعایت کر! (لیکن اس کہنے میں) اپنی زبان کو پیچ دیتے ہیں اور دین میں طعنہ دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے فرمانبرداری کی اور آپ سنئے اور ہمیں دیکھئے تو یہ ان کے لیے بہت بہتر اور نہایت ہی مناسب تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے انہیں لعنت کی ہے پس یہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں تین قسم کی باتوں کا ذکر ہے۔

☆ یہودی کلامِ الٰہی میں تحریف کر دیتے۔

☆ وہ اچھی بات کا بھی انکار کر دیتے۔

☆ وہ ذو معنی کلام کرتے۔

٦٢۔ آلِ ابراہیم علیہ السلام کو تین چیزیں

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ (النسآء۔٥٤)

یا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے، پس ہم نے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت بھی دی ہے اور بڑی سلطنت بھی عطا فرمائی ہے۔

فائدہ: اس آیت میں آلِ ابراہیم علیہ السلام کو تین چیزیں عطا کرنے کا ذکر ہے۔

☆ کتاب۔

☆ حکمت۔

☆ بڑی سلطنت۔

٦٣۔ منافقین کے متعلق تین باتوں کا حکم

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُ اللّٰہُ مَا فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ ٭ فَاَعۡرِضۡ عَنۡہُمۡ وَعِظۡہُمۡ وَقُلۡ لَّہُمۡ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ قَوۡلًۢا بَلِیۡغًا۝

(النسآء۔٦٣)

یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے دِلوں کا بھید اللہ تعالیٰ پر بخوبی روشن ہے، آپ ان سے چشم پوشی کیجئے، انہیں نصیحت کرتے رہیے اور انہیں وہ بات کہیے! جوان کے دلوں میں گھر کرنے والی ہو۔

فائدہ: اِس آیت میں منافقین کے متعلق تین باتوں کا حکم ہے۔

☆ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) منافقین سے چشم پوشی کریں۔

☆ انہیں نصیحت کرتے رہیں۔

☆ ان سے ان کے حق میں متاثر کرنے والی بات کہیں۔

٦٤۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے فضل کی تین باتیں

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ وَرَحۡمَتُہٗ لَہَمَّتۡ طَّآئِفَۃٌ مِّنۡہُمۡ اَنۡ یُّضِلُّوۡکَ ؕ وَمَا یُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَہُمۡ وَمَا یَضُرُّوۡنَکَ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا۝

(النسآء۔١١٣)

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد کر ہی لیا تھا، مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب و حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں ان تین باتوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب (قرآن مجید) نازل فرمائی۔
☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر حکمت (سنت) نازل فرمائی۔
☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ سکھایا جو آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔

۶۵۔ انسان سے بھلائی کی تین صورتیں

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۝ (النسآء۔۱۱۴)

ان کے اکثر مصلحتی مشورے بے خیر ہیں، ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں انسان سے بھلائی کی تین صورتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ صدقہ یا مالی امداد دینا۔
☆ معروف کا حکم دینا یا سیدھی راہ دکھانا۔
☆ فساد کو دور کرنا اور اصلاح کرنا۔

۶۶۔ خاوند اور بیوی میں مصالحت کے لیے تین صورتیں

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۝ (النسآء۔۱۲۸)

اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی بد دماغی اور بے پرواہی کا خوف ہو تو دونوں آپس میں جو صلح کر لیں اس میں کسی پر کوئی گناہ نہیں۔ صلح بہت بہتر چیز ہے، طمع ہر ہر نفس میں شامل کر دی گئی ہے۔ اگر تم اچھا سلوک کرو اور پرہیز گاری کرو تو تم جو کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ پوری طرح خبردار ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں خاوند اور بیوی میں مصالحت کے لیے تین صورتوں کا ذکر ہے۔

☆ انسانی فطرت میں بخل وحرص ہوتا ہے۔اس لیے ایک فرد اپنا حق چھوڑ کر صلح کر لے۔اسی طرح ایک فرد دوسرے فرد کے حق پر دست درازی ترک کر کے صلح کر لے۔

☆ عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے (اِحسان کیا جائے)۔

☆ عورتوں کی حق تلفی، بدسلوکی اور لڑائی سے پرہیز کیا جائے (تقویٰ اختیار کیا جائے)۔

۶۷۔ العزۃ للہ جمیعاً کا تین بار ذکر

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًاؕ

(النساء۔۱۳۹)

جن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں؟ (تو یاد رکھیں کہ) عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُؕ

(یونس۔۶۵)

اور آپ کو ان کی باتیں غم میں نہ ڈالیں تمام تر غلبہ اللہ ہی کے لیے ہے وہ سنتا، جانتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُؕ

(فاطر۔۱۰)

جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو، تو عزت تو ساری اللہ ہی کے لیے ہے (یعنی وہ جس کو چاہے عزت دے)، تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے، جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے، اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا۔

فائدہ: ان آیات میں العزۃ للہ جمیعاً کا تین بار ذکر ہے۔

۶۸۔ عیسائیوں کے تین خداؤں کی تردید

یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ۫ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۠

(النسآء۔۱۷۱)

اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں، جسے مریم (علیہا السلام) کی طرف ڈال دیا تھا اور اس کے پاس کی روح ہیں اس لیے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور نہ کہو کہ اللہ تین ہیں اس سے باز آجاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہے، اللہ عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو، اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور اللہ کافی ہے کام بنانے والا۔

فائدہ: اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کو یہ کہنے سے منع کیا کہ اللہ تین ہیں۔

۶۹۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی پیروی کرنے والوں کی تین طریقوں سے اصلاح

یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ یَهْدِیْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

(المآئدۃ۔۱۶)

جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انہیں جو رضائے رب کے درپے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں رضائے الٰہی کی پیروی کرنے والوں کی اصلاح کے لیے تین طریقوں کا ذکر ہے۔

☆ قرآن مجید کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ انہیں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اپنی توفیق سے ان کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ راہ راست کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

۷۰۔ کامیابی کے لیے تین نصیحتیں

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
(المآئدۃ۔۳۵)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

فائدہ: اِس آیت میں کامیابی کے لیے تین نصیحتیں بیان ہوئی ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔
☆ اس کا قرب تلاش کرو۔
☆ اس کی راہ میں جہاد کرو۔

۷۱۔ ایک آیت میں تین باتوں کا حکم

وَاَنِ احْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّصِیْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝
(المآئدۃ۔۴۹)

آپ ان کے معاملات میں خدا کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجئے، ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجئے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں، اگر یہ لوگ منہ پھیرلیں تو یقین کریں کہ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے ہی ڈالے اور اکثر لوگ بے حکم ہی ہوتے ہیں۔

فائدہ: اِس آیت میں تین باتوں کا حکم کیا گیا ہے۔
☆ آپس کے معاملات میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کریں۔
☆ ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کریں۔

☆ ان سے ہوشیار رہیں۔

۷۲۔ حزب اللہ کے تین اوصاف

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ○

(مسلمانو)! تمہارا دوست خود اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور ایمان والے ہیں جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ رکوع (خشوع وخضوع) کرنے والے ہیں۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ○

(المآئدۃ۔۵۵۔۵۶)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور مسلمانوں سے دوستی کرے، وہ یقین مانے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب رہے گی۔

فائدہ: اِن آیات میں حزب اللہ کے تین اوصاف بیان ہوئے ہیں۔

☆ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔

☆ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے رسول سے ہے۔

☆ ان کا تعلق ایمان والوں سے ہے۔

۷۳۔ ایک آیت میں منافقین کی تین بداعمالیوں کا ذکر

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ○

اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر لیے ہوئے ہی آئے تھے اور اسی کفر کے ساتھ ہی گئے بھی اور یہ جو کچھ چھپا رہے ہیں اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا

آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے اکثر گناہ کے کاموں کی طرف اور ظلم وزیادتی کی طرف اور

كَانُوا يَعْمَلُوْنَ ۝ (المآئدۃ۔۶۱،۶۲)

مال حرام کھانے کی طرف لپک رہے ہیں، جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ نہایت بُرے کام ہیں۔

فائدہ: اِن آیات میں سے آخری آیت میں منافقین کی تین بداعمالیوں کا ذکر ہے۔

☆ وہ گناہ کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔

☆ وہ زیادتی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔

☆ وہ حرام کھانے میں جلدی کرتے ہیں۔

۷۴۔ قسم کے کفّارے کی تین صورتیں یا تین روزے

لَايُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِفِیْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (المآئدۃ۔۸۹)

اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تم سے مؤاخذہ نہیں فرماتا لیکن مؤاخذہ اس پر فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مضبوط کردو۔اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا دینا یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے اور جس کو مقدور نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھالو اور اپنی قسموں کا خیال رکھو! اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

فائدہ: اِس آیت میں قسم کے کفّارے کی تین مذکورہ صورتوں پر جس کو مقدور نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنے کا حکم ہے۔

☆ دس محتاجوں کو کھانا دینا۔ یا

☆ ان کو کپڑا دینا۔ یا

☆ ایک لونڈی یا غلام آزاد کرنا۔

۷۵۔ تقویٰ کے تین مراتب

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(المآئدۃ۔۹۳)

ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ تقویٰ رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیز گاری کرتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز گاری کرتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں، اللہ ایسے نیکو کاروں سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں تقویٰ کے تین مراتب بیان ہوئے ہیں۔

☆ ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔

☆ بغیر شک کے ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔

☆ بغیر شک کے ایمان پر ثابت قدم رہے۔ جس جس چیز سے روکا جائے اس سے رکے اور مخلوقِ خدا کے ساتھ احسان کرے۔

۷۶۔ ایک آیت میں موت وحیات کی تین حقیقتیں

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝

(الانعام۔۲)

اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر ایک وقت معین کیا اور (دوسرا) معین وقت خاص اللہ ہی کے نزدیک ہے پھر بھی تم شک رکھتے ہو۔

فائدہ: اس آیت میں موت وحیات کی تین حقیقتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ انسان مٹی سے پیدا ہوا ہے۔

☆ ہر شخص کی موت کا ایک وقت مقرر ہے۔

☆ قیامت کا بھی ایک وقت مقرر ہے۔

۷۷۔ ایک آیت میں نبی کریم ﷺ کو تین باتوں کی تردید

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ○

(الانعام۔۵۰)

آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کا اتباع کرتا ہوں۔ آپ کہیے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہوسکتا ہے، سو کیا تم غور نہیں کرتے؟

فائدہ: اِس آیت میں نبی کریم ﷺ کو تین باتوں کی تردید کا ذکر ہے۔

☆ آپ ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے نہیں۔

☆ آپ ﷺ غیب نہیں جانتے۔

☆ آپ ﷺ فرشتہ نہیں۔

۷۸۔ حضرت الیاس علیہ السلام کے نام کا تین بار ذکر

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

(الانعام۔۸۵)

اور (نیز) زکریا (علیہ السلام) کو اور یحییٰ (علیہ السلام) کو اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو اور الیاس (علیہ السلام) کو، سب نیک لوگوں میں سے تھے۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

(الصّٰفّٰت۔۱۲۳)

بے شک الیاس (علیہ السلام) بھی پیغمبروں میں سے تھے۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ○

(الصّٰفّٰت۔۱۳۰)

کہ الیاس (علیہ السلام) پر سلام ہو۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت الیاس علیہ السلام کا تین بار ذکر ہے۔

۷۹۔ ستاروں کے تین مقاصد

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ۝

(الانعام۔۹۷)

اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو پیدا کیا، تاکہ تم ان کے ذریعہ سے اندھیروں میں، خشکی میں اور دریا میں بھی راستہ معلوم کر سکو۔ بے شک ہم نے دلائل خوب کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو خبر رکھتے ہیں۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ الْكَوَاكِبِ۝

ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا۔

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ۝

اور حفاظت کی سرکش شیطان سے۔

لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ۝

(الصّٰفّٰت۔۶ تا ۸)

عالم بالا کے فرشتوں (کی باتوں) کو سننے کے لیے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے، بلکہ ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں۔

فائدہ: اِن آیات میں ستاروں کے تین مقاصد بیان ہوئے ہیں۔

☆ ستاروں کو خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا۔

☆ آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا۔

☆ ستاروں سے رجم شیطان کا کام لیا جاتا ہے۔

۸۰۔ قرآن مجید میں انار کا تین بار ذکر

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ

اور وہ ایسا ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نبات کو نکالا پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ اس سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے

وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

(الانعام ۹۹)

ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گچھے میں سے خوشے ہیں جو نیچے کو لٹکے جاتے ہیں اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار کہ بعض ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں اور کچھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے۔ ہر ایک کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو ان میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ۙ

(الانعام۔۱۴۱)

اور وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں اور زیتون اور انار جو باہم ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے مشابہ نہیں بھی ہوتے، ان سب کے پھلوں میں سے کھاؤ جب وہ نکل آئے اور اس میں جو حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو اور حد سے مت گزرو یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝ۚ

(الرحمٰن۔۶۸)

ان دونوں میں میوے اور کھجور اور انار ہوں گے۔

فائدہ: ان آیات میں انار کا تین بار ذکر ہوا ہے۔

۸۱۔ قتلِ اولاد کے تین محرکات

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ

اور اسی طرح بہت سے مشرکین کے خیال میں ان کے معبودوں نے ان کی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنا رکھا ہے تاکہ وہ ان کو برباد کریں اور تاکہ ان کے دین

اللّٰہُ مَا فَعَلُوْہُ فَذَرْھُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ٥

(الانعام۔۱۳۷)

کوان پر مشتبہ کر دیں اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو یہ ایسا کام نہ کرتے تو آپ ان کو اور جو کچھ یہ غلط باتیں بنا رہے ہیں یونہی رہنے دیجیے۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ٥

(الانعام۔۱۵۱)

آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن (یعنی جن کی مخالفت) کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے، وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔ ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ اعلانیہ ہوں خواہ پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ ان کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ٥ ۚ

ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے۔

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ٥

(النحل۔۵۸۔۵۹)

اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے۔ سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لیے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے، آہ! کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں؟

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا٥

(بنی اسرآئیل۔۳۱)

اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو، ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

فائدہ: اِن آیات میں قتلِ اولاد کے تین محرکات بیان ہوئے ہیں۔

☆ بہت سے مشرکوں کے لیے ان کی اولاد کے قتل کو ان کے معبودوں نے خوشنما بنا رکھا ہے۔

☆ اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل کرنا۔

☆ بیٹی کی ولادت کو ناپسند کر کے اس کو زمین میں گاڑ دینا۔

۸۲۔ اہل عرب کے مشرکانہ عقیدے میں جانوروں سے متعلق تین باتیں

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ ق لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

(الانعام۔۱۳۸)

اور وہ اپنے خیال پر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کچھ مواشی ہیں اور کھیت ہیں جن کا استعمال ہر شخص کو جائز نہیں ان کو کوئی نہیں کھا سکتا سوائے ان کے جن کو ہم چاہیں اور مواشی ہیں جن پر سواری یا بار برداری حرام کر دی گئی اور کچھ مواشی ہیں جن پر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر۔ ابھی اللہ تعالیٰ ان کو ان کے افترا کی سزا دیئے دیتا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں اہل عرب کی باطل شریعت میں جانوروں کی تین صورتوں کا ذکر ہے۔

☆ کسی جانور یا کھیت کی پیداوار کا استعمال ممنوع تھا مگر وہ کھائے جس کو وہ اجازت دیں۔

☆ بعض جانوروں سے بار برداری یا سواری کا کام نہ لیتے تھے۔

☆ وہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیتے تھے۔

۸۳۔ ناپاکی کی وجہ سے تین چیزیں حرام

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیوں کہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ

وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (الانعام۔۱۴۵)

غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں تین چیزیں ناپاکی کی وجہ سے حرام قرار دی گئی ہیں۔

☆ مردار۔

☆ بہتا ہوا خون۔

☆ خنزیر کا گوشت۔

۸۴۔ ایک آیت میں قرآن مجید کی تین صفات

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ○ (الانعام۔۱۵۷)

یا یوں نہ کہو کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے بھی زیادہ راہ راست پر ہوتے۔ سو اب تمہارے پاس تمہارے رب کے پاس سے ایک کتاب واضح اور رہنمائی کا ذریعہ اور رحمت آ چکی ہے۔ اب اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو ہماری ان آیتوں کو جھوٹا بتائے اور اس سے روکے ہم جلد ہی ان لوگوں کو جو کہ ہماری آیتوں سے روکتے ہیں ان کے اس روکنے کے سبب سخت سزا دیں گے۔

فائدہ: اِس آیت میں قرآن مجید کی تین صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ یہ کتاب روشن دلیل ہے۔

☆ یہ رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

☆ یہ رحمت ہے۔

۸۵۔ تخلیقِ آدم کے تین مراحل

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ

اور ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر ہم ہی نے تمہاری صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ لَمْ یَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ○ (الاعراف۔۱۱)	سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔
اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ○	جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔
فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ○ (صٓ۔۷۱۔۷۲)	سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔
الَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فَعَدَلَکَ ○ۙ	جس (رب نے) تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر (درست اور) برابر بنایا۔
فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ○ؕ (الانفطار۔۷۔۸)	جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

فائدہ: اِن آیات میں تخلیق آدم کے تین مراحل بیان ہوئے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا مٹی سے انسانی صورت تخلیق کرنا۔

☆ اس کے تمام اجزا درست اور برابر کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کا اپنی روح سے کچھ پھونک کر آدم کو وجود میں لانا۔

۸۶۔ انسان کے زمین سے تعلق کی تین جہتیں

قَالَ فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَفِیْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○ (الاعراف۔۲۵)	فرمایا تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی میں سے پھر نکالے جاؤ گے۔
مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی ○ (طٰهٰ۔۵۵)	اسی زمین میں سے ہم نے تمھیں پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ تم سب کو نکال کھڑا کریں گے۔

فائدہ: اِن آیات میں انسان کے زمین سے تعلق کی تین جہتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ انسان زمین میں سے پیدا ہوا۔

☆ انسان مرنے کے بعد زمین میں پھر واپس لوٹایا جاتا ہے۔

☆ قیامت کے دن انسان زمین سے دوبارہ نکال کھڑا کیا جائے گا۔

۸۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت ہارون علیہ السلام کو تین نصیحتیں

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝

(الاعراف۔۱۴۲)

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور دس رات مزید سے ان تیس راتوں کو پورا کیا۔ سو ان کے پروردگار کا وقت پورے چالیس رات کا ہو گیا۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے کہا کہ میرے بعد ان کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اور بدنظم لوگوں کی رائے پر عمل مت کرنا۔

فائدہ: اِس آیت میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی حضرت ہارون (علیہ السلام) کو تین نصیحتوں کا ذکر ہے۔

☆ میرے بعد میری قوم کا انتظام رکھنا۔

☆ ان کی اصلاح کرتے رہنا۔

☆ بدنظم لوگوں کی رائے پر عمل نہ کرنا۔

۸۸۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کے لیے تین شرائط

وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَیْکَ ۭ قَالَ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ۭ فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ۚ

(الاعراف۔۱۵۶)

اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی نیک حالی لکھ دے اور آخرت میں بھی ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنا عذاب اسی پر واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔ تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کے لیے تین شرائط کا بیان ہے۔

☆ تقویٰ یعنی نافرمانی سے پرہیز کرنا۔

☆ زکوٰۃ دینا۔

☆ آیاتِ الٰہی پر ایمان لانا۔

۸۹۔ سبت کے حوالہ سے بنی اسرائیل کے تین گروہ

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○

اور آپ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جو کہ دریائے (شور) کے قریب آباد تھے اس وقت کا حال پوچھئے! جب کہ وہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل رہے تھے جب کہ ان کے ہفتہ کے روز تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی تھیں، اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو ان کے سامنے نہ آتی تھیں، ہم ان کی اس طرح پر آزمائش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○

اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے رُو برو عذر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ شاید یہ ڈر جائیں۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○

(الاعراف۔۱۶۳ تا ۱۶۵)

سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو اس بُری عادت سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔

فائدہ: ان آیات میں سبت کے حوالہ سے بنی اسرائیل کے تین گروہوں کا ذکر ہے۔

☆ نافرمان اور شکار کرنے والا گروہ۔

☆ وہ گروہ جو نہ تو نافرمان تھا اور نہ دوسروں کو منع کرنے والا تھا۔

☆ نافرمانوں کو منع کرنے والا گروہ۔

۹۰۔ تبلیغ کے لیے ایک آیت میں تین اہم نکات

خُذِالْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ٥ (الاعراف۔۱۹۹)	آپ درگزر کو اختیار کریں نیک کام کی تعلیم دیں اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہو جائیں۔

فائدہ: اس آیت میں تبلیغ کے لیے تین اہم نکات کا ذکر ہے۔

☆ آپ ﷺ درگزر کو اختیار کریں۔

☆ نیک کام کی تعلیم دیں۔

☆ جاہلوں سے ایک کنارہ ہو جائیں۔

۹۱۔ شیطان کے شر سے پناہ مانگنے کی تین آیات

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ٥ (الاعراف۔۲۰۰)	اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔
وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ٥	اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ٥ (المؤمنون۔۹۷۔۹۸)	اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں۔

وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝ (حٰمٓ سجدہ۔۳۶)

اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو۔ یقیناً وہ بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں شیطان کی طرف سے آنے والے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا تین بار ذکر ہے۔

۹۲۔ ایمان لانے والوں کے لیے تین چیزیں

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰیَةٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَیۡتَهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ مِنۡ رَّبِّیۡ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّکُمۡ وَهُدًی وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ (الاعراف۔۲۰۳)

اور جب آپ کوئی معجزہ ان کے سامنے ظاہر نہیں کرتے تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ یہ معجزہ کیوں نہ لائے؟ آپ فرما دیجئے! کہ میں اس کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا گیا ہے یہ گویا بہت سی دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں ایمان لانے والوں کے لیے تین چیزوں کا ذکر ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید میں دلائل و براہین ہیں۔
- ☆ ہدایت۔
- ☆ رحمت۔

۹۳۔ مُقربین الٰہی کی تین صفات

اِنَّ الَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوۡنَهٗ وَلَهٗ یَسۡجُدُوۡنَ ۝ السجدة (الاعراف۔۲۰۶)

یقیناً جو تیرے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسکو سجدہ کرتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں مقربین الٰہی کی تین صفات کا بیان ہے۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں۔

۹۴۔ تین باتوں کا حکم

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ ۠ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○

(الانفال۔۱)

یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کا حکم دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے! کہ یہ غنیمتیں اللہ کی ہیں اور رسول کی ہیں، سوتم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔

فائدہ: اس آیت میں تین باتوں کے حکم کا بیان ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

☆ اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

۹۵۔ اہلِ ایمان کی تین صفات

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ○

(الانفال۔۲)

بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اہل ایمان کی تین صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر سن کر ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔

☆ تلاوت قرآن مجید سے ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

۹۶۔ جنگ میں ملائکہ کے نزول کی تین اغراض

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس لیے کی کہ بشارت ہو اور تا کہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جائے اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والا ہے۔

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ○ؕ

اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اپنی طرف سے چین دینے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعہ سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور تمہارے پاؤں جما دے۔

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ○ؕ

(الانفال۔۱۰ تا ۱۲)

اس وقت کو یاد کرو جب کہ آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ میں ابھی کفار کے قلوب میں رعب ڈالے دیتا ہوں، سو تم گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور کو مارو۔

فائدہ: ان آیات میں جنگوں میں ملائکہ کے نزول کی تین اغراض بیان ہوئی ہیں۔

☆ مسلمانوں کے دلوں میں اطمینان پیدا کرنا اور ہمت بڑھانا۔

☆ فتح کی خوشخبری دینا۔

☆ دشمن کے دل میں رعب ڈالنا۔

۹۷۔ مسلمانوں کی مکی زندگی اور مدنی زندگی سے متعلق تین تین باتیں

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝ (الانفال۔۲۶)

اور اس حالت کو یاد کرو! جب کہ تم زمین میں قلیل تھے، کمزور شمار کیے جاتے تھے۔ اس اندیشہ میں رہتے تھے کہ تم کو لوگ نوچ کھسوٹ نہ لیں، سو اللہ نے تم کو رہنے کی جگہ دی اور تم کو اپنی نصرت سے قوت دی اور تم کو نفیس نفیس چیزیں عطا فرمائیں تاکہ تم شکر کرو۔

فائدہ: اس آیت میں مسلمانوں کی مکی زندگی سے متعلق تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ قلیل تھے۔
☆ وہ کمزور شمار کیے جاتے تھے۔
☆ وہ ڈرتے تھے کہ لوگ ان کو زبردستی پکڑ نہ لے جائیں۔

فائدہ: اس آیت میں مسلمانوں کی مدنی زندگی سے متعلق تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اُن کو پناہ دی۔
☆ ان کو اپنی نصرت سے قوت دی۔
☆ ان کو اچھی چیزوں سے رزق دیا۔

۹۸۔ پرہیزگار بندوں پر تین انعامات

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۝ (الانفال۔۲۹)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کرنے والوں پر تین انعامات بیان فرمائے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ان کو ایسی چیز عطا فرمائے گا جس سے وہ حق و باطل میں فرق کر سکیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔

۹۹۔ اہلِ مکہ کی سازش میں تین تجاویز

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ ؕ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ○

(الانفال۔۳۰)

اور اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے! جب کہ کافر لوگ آپ کی نسبت تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کر لیں، یا آپ کو قتل کر ڈالیں یا آپ کو خارج وطن کر دیں اور وہ تو اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔

فائدہ: اس آیت میں نبیٔ کریم ﷺ کے خلاف اہل مکہ کی سازش میں تین تجاویز کا ذکر ہے۔

☆ آپ ﷺ کو قید کر دیا جائے۔

☆ قتل کر دیا جائے۔

☆ نکال دیا جائے۔

۱۰۰۔ تین حسنات والے مسلمانوں کے لیے تین خوشخبریاں

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ○

جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں، اور یہی لوگ مُراد پانے والے ہیں۔

یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ○

(التوبہ۔۲۰۔۲۱)

انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لیے وہاں دوامی نعمت ہے۔

فائدہ: ان آیات میں تین حسنات والے مسلمانوں کے لیے تین خوشخبریوں کا ذکر ہے۔

☆ وہ لوگ جو ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا ان کے لیے خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی۔
☆ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی۔
☆ اللہ تعالیٰ کی جنتوں کی۔

۱۰۱۔ اسلام کے دوسرے مذاہب پر غلبے کی خوشخبری کا تین بار ذکر

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (التوبہ۔۳۳)

اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے اور تمام مذہبوں پر غالب کردے اگرچہ مُشرک برا مانیں۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝ؕ (الفتح۔۲۸)

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے ہر دین پر غالب کرے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (الصف۔۹)

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کردے اگرچہ مشرکین ناخوش ہوں۔

فائدہ: ان آیات میں اسلام کے دوسرے مذاہب پر غلبے کی خوشخبری تین بار بیان ہوئی ہے۔

۱۰۲۔ خزانہ، جہنم کی آگ سے تین جگہوں پر داغا جائے گا

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ

اے ایمان والو! اکثر علماء اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ

يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

(التوبہ۔۳۴۔۳۵)

رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے۔ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔

فائدہ: ان آیات میں سونے چاندی کے خزانے کو دوزخ کی آگ سے جسم کی تین جگہوں پر داغا جانے کا بیان ہے۔

☆ پیشانیاں۔
☆ پہلو۔
☆ پیٹھیں۔

۱۰۳۔ منافقین کے صدقات کے عدم قبول کی تین دلیلیں

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝

(التوبہ۔۵۴)

کوئی سبب ان کے خرچ کی قبولیت کے نہ ہونے کا اس کے سوا نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے ہی نماز کو آتے ہیں اور برے دل سے ہی خرچ کرتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں منافقین کے صدقات کے عدم قبول کی تین دلیلیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے منکر ہیں۔
☆ وہ کاہلی سے نماز پڑھتے ہیں۔
☆ وہ بُرے دل سے خرچ کرتے ہیں۔

16040

۱۰۴۔ تین شخص جہاد سے معذور

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(التوبہ۔۹۱)

ضعیفوں پر اور بیماروں پر اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی نہیں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں، ایسے نیک کاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں ، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت ورحمت والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں جہاد سے معذور تین شخصوں کا ذکر ہے۔

☆ ضعیف۔

☆ بیمار۔

☆ وہ شخص جس کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی نہیں۔

۱۰۵۔ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ کرامؓ

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

(التوبہ۔۱۱۸)

اور تین شخصوں کے حال پر بھی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے پھر ان کے حال پر توجہ فرمائی تاکہ وہ آئندہ بھی توبہ کر سکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا رحم والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں تین صحابہ کرام کعب بن مالک۔ مُرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم کا ذکر ہے جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اور جن کی پچاس دن کے بعد توبہ قبول ہوئی۔

۱۰۶۔ اہلِ جنت کے تین کلمات

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کا رب ان کو ان کے ایمان کے سبب ان کے مقصد تک پہنچا دے گا۔ نعمت کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

دَعْوٰهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

(یونس۔۹۔۱۰)

ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی ''سبحان اللہ'' اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا ''السلام علیکم'' اور ان کی اخیر بات یہ ہوگی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اہل جنت کے تین کلمات کا بیان ہے۔

☆ سبحان اللہ۔

☆ السلام علیکم۔

☆ الحمدللہ ربّ العلمین۔

۱۰۷۔ اللہ تعالیٰ کے تین قسم کے شریک

وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَیَّلْنَا بَیْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ ○

(یونس۔۲۸)

اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس روز ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرو۔ پھر ہم ان کے آپس میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے وہ شرکاء کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ○

تم اور اللہ کے سوا جن جن کی تم عبادت کرتے ہو، سب دوزخ کا ایندھن بنو گے، تم سب دوزخ میں جانے والے ہو۔

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اگر یہ (سچے) معبود ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے، اور سب کے سب اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ○

(الانبیآء۔۹۸ تا ۱۰۰)

وہ وہاں چلّا رہے ہوں گے اور وہاں کچھ بھی نہ سن سکیں گے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ○ؕ

اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں اور سوائے اللہ کے جنہیں یہ پوجتے رہے، انہیں جمع کر کے پوچھے گا کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا یا یہ خود ہی راہ سے گم ہو گئے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًا ۢبُوْرًا ○

(الفرقان۔۱۷۔۱۸)

وہ جواب دیں گے کہ تو پاک ذات ہے خود ہمیں ہی یہ زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا اوروں کو اپنا کارساز بناتے بات یہ ہے کہ تو نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو آسودگیاں عطا فرمائیں یہاں تک کہ وہ نصیحت بھلا بیٹھے، یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ○ؕ

انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ بھی سنادو

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ○

جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ○

(الشعرآء۔۶۹ تا ۷۱)

انہوں نے جواب دیا کہ ہم عبادت کرتے ہیں بتوں کی، ہم تو برابر ان کے مجاور بنے بیٹھے ہیں۔

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ○ۙ

(النمل۔۲۴)

میں نے اسے اور اس کی قوم کو، اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا، شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ○

اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں پکار کر فرمائے گا کہ تم جنہیں اپنے گمان میں میرا شریک ٹھہرا رہے تھے وہ کہاں ہیں۔

قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا ۚ أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ○

جن پر بات آچکی وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہی وہ ہیں جنہیں ہم نے بہکا رکھا تھا ہم نے انہیں اسی طرح بہکایا جس طرح ہم بہکے تھے ہم تیری سرکار میں اپنی دست برداری کرتے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔

وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ○

(القصص۔۶۲ تا ۶۴)

کہا جائے گا اپنے شریکوں کو بلاؤ وہ بلائیں گے لیکن انہیں وہ جواب تک نہ دیں گے اور سب عذاب دیکھ لیں گے۔ کاش یہ لوگ ہدایت پا لیتے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ○

اور ان سب کو اللہ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔

قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ○

(سبا۔۴۰ تا ۴۱)

وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے اور ہمارا ولی تو تو ہے نہ کہ یہ بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے، ان میں کے اکثر کا انہی پر ایمان تھا۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے شریک کی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور فرشتے جن کی مُشرک عبادت کرتے ہیں۔

☆ وہ انسان جو لوگوں سے اپنی اطاعت اور عبادت کراتے ہیں۔

☆ اَجرامِ فلکی، حیوانات، نباتات، جمادات، آگ، پانی، ہوا، بادل، اور بتوں کی لوگ عبادت کرتے ہیں۔

۱۰۸۔ معبودانِ باطل کی تین باتوں میں بے بسی

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ (یونس۔۳۱)

آپ کہیے! کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ ''اللہ'' تو ان سے کہیے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○

آپ یوں کہیے کہ کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو پہلی بار بھی پیدا کرے، پھر دوبارہ بھی پیدا کرے؟ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ (یونس۔۳۴۔۳۵)

آپ کہیے کہ تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا ہے کہ حق کا راستہ بتاتا ہو۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی حق کا راستہ بتاتا ہے۔ تو پھر آیا جو شخص حق کا راستہ بتاتا ہو وہ زیادہ اتباع کے لائق ہے یا وہ شخص جس کو بغیر بتائے خود ہی راستہ نہ سوجھے؟ پس تم کو کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

فائدہ: ان آیات میں تین باتوں کا ذکر ہے جن کو معبودانِ باطل کرنے میں بے بس ہیں۔

☆ تمام کاموں کی تدبیر کرنا۔

☆ کائنات کی تخلیق۔

☆ حق کا راستہ بتانا۔

۱۰۹۔ قیامت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی قسم والی تین آیات

وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ۠ (یونس۔۵۳)

اور وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی سچ ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ ہاں قسم ہے میرے رب کی وہ واقعی سچ ہے اور تم کسی طرح اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝ (سبا۔۳)

کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ۝ (التغابن۔۷)

ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔ پھر جو تم نے کیا ہے اس کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔

فائدہ: ان تین آیات میں اللہ کی قسم کے ساتھ یہ تین مرتبہ بیان ہوا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی۔

۱۱۰۔ اللہ تعالیٰ کی اولاد کی تردید میں تین باتیں

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝ (یونس۔۶۸)

وہ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ سبحان اللہ! وہ تو کسی کا محتاج نہیں اسی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تمہارے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں۔ کیا اللہ کے ذمّہ ایسی بات لگاتے ہو جس کا تم علم نہیں رکھتے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی اولاد کی تردید میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ بے عیب ہے۔

☆ اسی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

☆ وہ کسی کا محتاج نہیں۔

۱۱۱۔ حالات و واقعات معلوم کرنے کے تین طریقے

تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ ۚ مَا کُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ (ھود۔۴۹)

یہ خبریں غیب کی خبروں میں سے ہیں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کرتے ہیں انہیں اس سے پہلے آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم اس لیے آپ صبر کرتے رہیئے (یقین مانیئے) کہ انجام کار پرہیزگاروں کے لیے ہی ہے۔

ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ ۚ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْکُرُوْنَ ۝ (یوسف۔۱۰۲)

یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ آپ ان کے پاس نہ تھے جبکہ انہوں نے اپنی بات ٹھان لی تھی اور وہ فریب کرنے لگے تھے۔

وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ کِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِکَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (العنکبوت۔۴۸)

اس سے پہلے تو آپ کوئی کتاب پڑھتے نہ تھے اور کسی کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھتے نہ تھے کہ یہ باطل پرست لوگ شک و شبہ میں پڑتے۔

فائدہ: ان آیات میں حالات و واقعات معلوم کرنے کے تین طریقے بیان ہوئے ہیں۔

☆ دوسرے لوگوں سے سن کر علم حاصل کرنا۔

☆ کسی واقعہ کے وقت موقع پر موجود ہونا۔

☆ حالات کو کتابوں میں پڑھنا۔

۱۱۲۔ قومِ ثمود کو تین دن کی مہلت

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ٥ (ھود۔۶۵)

پھر بھی ان لوگوں نے اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے اور اس پر (حضرت صالح علیہ السلام) نے کہا کہ اچھا تم اپنے گھروں میں تین دن تک تو رہ سہ لو، یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کو عذاب آنے سے پہلے تین دن کی مہلت دینے کا ذکر ہے۔

۱۱۳۔ مہمانوں کی آمد پر حضرت لوط علیہ السلام کے تین تاثرات

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ٥ (ھود۔۷۷)

جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (حضرت) لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے بہت غمگین ہو گئے اور دل ہی دل میں کڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ آج کا دن ہے۔

فائدہ: اس آیت میں مہمانوں کی آمد پر حضرت لوط علیہ السلام کے تین تاثرات کا ذکر ہے۔

☆ حضرت لوط علیہ السلام بہت غمگین ہو گئے۔

☆ وہ دل ہی دل میں کڑھنے لگے۔

☆ وہ کہنے لگے کہ آج کا دن بڑا ہی سخت دن ہے۔

۱۱۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تین باتوں کی تعبیر

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

اور اسی طرح تجھے تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے معاملہ فہمی (یا خوابوں کی تعبیر) بھی

عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ○

(یوسف۔۶)

سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھے بھر پور عطا فرمائے گا اور یعقوب (علیہ السلام) کے گھر والوں کو بھی جیسے کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دادا اور پردادا یعنی ابراہیم و اسحاق (علیہما السلام) کو بھی بھر پور اپنی نعمت دی، یقیناً تیرا رب بہت بڑے علم والا اور زبردست حکمت والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی جن تین باتوں کی تعبیر کی ان کا بیان ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کو چن لے گا یعنی نبوت عطا کرے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کو تاویل احادیث کا علم عطا فرمائے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کو نعمت بھرپور عطا فرمائے گا۔

۱۱۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی تاویل الاحادیث کا تین بار ذکر

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ○

(یوسف۔۶)

اور اسی طرح تجھے تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے معاملہ فہمی (یا خوابوں کی تعبیر) بھی سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھے بھرپور عطا فرمائے گا اور یعقوب (علیہ السلام) کے گھر والوں کو بھی جیسے کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دادا اور پردادا یعنی ابراہیم و اسحاق (علیہما السلام) کو بھی بھرپور اپنی نعمت دی، یقیناً تیرا رب بہت بڑے علم والا اور زبردست حکمت والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي

مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو، بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں

اَلْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمْرِهٖ وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

(یوسف۔۲۱)

فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنالیں، یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسف (علیہ السلام) کا قدم جمادیا، کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھادیں۔ اللہ اپنے ارادے پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○

(یوسف۔۱۰۱)

اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا وآخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے، تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملادے۔

فائدہ: ان آیات میں ”تاویل الاحادیث“ کا تین بار ذکر ہے۔

۱۱۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے باپ کو تین باتوں سے اطمینان دلایا

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ○

انہوں نے کہا ابا! آخر آپ یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں ہم پر اعتبار کیوں نہیں کرتے؟ ہم تو ان کے خیرخواہ ہیں۔

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○

(یوسف۔۱۱،۱۲)

کل آپ اسے ضرور ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ خوب کھائے پیئے اور کھیلے، اس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت یوسف علیہ السلام کو ساتھ لے جانے کے لیے اُن کے بھائیوں کی طرف سے باپ کو تین باتوں کے ذریعے سے اطمینان دلانے کا ذکر ہے۔

☆ وہ خوب کھائے (پیئے)۔

☆ وہ کھیلے (کودے)۔

☆ ہم اُس کے نگہبان ہیں۔

۱۱۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی تین قمیصوں کا ذکر

وَجَآءُ وْعَلٰی قَمِیْصِہٖ بِدَمٍ کَذِبٍ ط قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا ط فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ط وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ o

(یوسف۔۱۸)

اور (یوسف علیہ السلام) کے کُرتے کو جھوٹ موٹ کے خون سے خون آلود بھی کرلائے تھے، باپ نے کہا یوں نہیں، بلکہ تم نے اپنے دل ہی سے ایک بات بنالی ہے پس صبر ہی بہتر ہے، اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَہٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَھَا لَدَا الْبَابِ ط قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَھْلِکَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ o

دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے (یوسف علیہ السلام) کا کُرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کو مل گیا، تو کہنے لگی جوشخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور کوئی دردناک سزا دی جائے۔

قَالَ ھِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ اَھْلِھَا ج اِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَھُوَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ o

(یوسف علیہ السلام) نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کُرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو عورت سچی ہے اور وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔

وَاِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ وَھُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ o

اور اگر اس کا کُرتا پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور وہ سچوں میں سے ہے۔

فَلَمَّا رَاقَمِیْصَہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّہٗ مِنْ کَیْدِکُنَّ ط اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ o

(یوسف۔۲۵ تا ۲۸)

خاوند نے جو دیکھا کہ (یوسف علیہ السلام) کا کُرتا پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم عورتوں کی چال بازی ہے، بے شک

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ۝
(یوسف۔۹۳)

تمہاری چال بازی بہت بڑی ہے۔
میرا یہ کُرتا تم لے جاؤاور اسے میرے والد کے چہرہ پرڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں اور آجائیں اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت یوسف علیہ السلام کی تین قمیصوں کا ذکر ہے۔

☆ خون آلودہ قمیص جو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو پیش کی۔
☆ وہ قمیص جو عزیزِ مصر کی بیوی نے پھاڑی۔
☆ حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالنے کے لیے مصر سے بھیجی گئی قمیص۔

۱۱۸۔ نفس کی تین حالتیں

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝
(یوسف۔۵۳)

میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ بے شک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے، مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے، یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت مہربانی فرمانے والا ہے۔

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ۝
(القیمۃ۔۲)

اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ۙ
ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ۚ
فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ۙ
وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۝
(الفجر۔۲۷تا۳۰)

اے اطمینان والی روح۔
تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔
پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔
اور میری جنت میں چلی جا۔

فائدہ: ان آیات میں نفس کی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ نفسِ امارہ۔ وہ نفس جو انسان کو برائی پر اُکساتا ہے۔
☆ نفسِ لوامہ۔ وہ نفس جو غلط کام کرنے پر نادم ہوتا ہے اور انسان کو اس پر ملامت کرتا ہے۔
☆ نفسِ مُطمئنہ۔ وہ نفس جو صحیح راہ پر چلنے اور غلط راہ چھوڑ دینے میں اطمینان محسوس کرتا ہے۔

۱۱۹۔ ایک آیت میں جنت کی تین نعمتوں کا ذکر

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَالْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝

(الرعد۔۳۵)

اس جنت کی صفت جس کا وعدہ پرہیز گاروں کو دیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں اس کا میوہ ہمیشگی والا ہے اور اس کا سایہ بھی۔ یہ ہے انجام پرہیز گاروں کا اور کافروں کا انجام کار دوزخ ہے۔

فائدہ: اس آیت میں جنت کی تین نعمتوں کا ذکر ہے۔
☆ بہتی ہوئی نہریں۔
☆ ہمیشہ رہنے والا میوہ۔
☆ سایہ۔

۱۲۰۔ گمراہ لوگوں کی تین خصوصیات

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

(ابراہیم۔۳)

جو آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں گمراہ لوگوں کی تین خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔
☆ دنیا کی زندگی آخرت پر پسند کرتے ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ٹیڑھا پن ڈھونڈتے ہیں۔

۱۲۱۔ ہر نبی کی دعوت الی اللہ پر اُن کی قوم نے تین قسم کا ردّ عمل ظاہر کیا

اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِھِمْ ؕ لَا یَعْلَمُھُمْ اِلَّا اللّٰہُ ؕ جَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا کَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ وَاِنَّا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَیْہِ مُرِیْبٍ ○

(ابراہیم۔۹)

کیا تمہارے پاس تم سے پہلے کے لوگوں کی خبریں نہیں آئیں؟ یعنی قوم نوح (علیہ السلام) کی اور عاد وثمود کی اور ان کے بعد والوں کی جنہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا، ان کے پاس ان کے رسول معجزے لائے، لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ میں دبا لیے اور صاف کہہ دیا کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو، ہمیں تو اس میں بڑا بھاری شبہ ہے۔

فائدہ: اس آیت میں ہر نبی کی دعوت الی اللہ پر اُن کی قوم کے تین قسم کے ردّ عمل ظاہر کرنے کا ذکر ہے۔

☆ وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ میں دبا لیتے۔

☆ وہ کہتے کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں۔

☆ ہمیں اس کے بارے میں سخت شک ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔

۱۲۲۔ انسان کی صلصال من حما مسنون سے تخلیق کا تین بار ذکر

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ○ (الحجر۔۲۶)

یقیناً ہم نے انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ○

(الحجر۔۲۸)

اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۝ (الحجر۔۳۳)

وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں انسان کی ''صلصال من حما مسنون'' سے تخلیق کا تین بار ذکر ہوا ہے۔

۱۲۳۔ ایک آیت میں سواری کے تین جانوروں کا ذکر

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۝ (النحل۔۸)

گھوڑوں کو، خچروں کو، گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں اور بھی وہ ایسی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔

فائدہ: اس آیت میں سواری کے لیے تین جانوروں کا ذکر ہے۔

☆ گھوڑے۔
☆ خچر۔
☆ گدھے۔

۱۲۴۔ تین آیات میں عذاب کی تین صورتیں

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْيَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ۝ۙ

بدترین داؤ پیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آ جائے جہاں کا انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِىْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ۝ۙ

یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (النحل۔۴۵تا۴۷)

یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑ لے پس یقیناً تمہارا پروردگار اعلیٰ شفقت اور انتہائی رحم والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں تین قسم کے عذاب کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دے۔ یا

☆ اللہ تعالیٰ انہیں چلتے پھرتے اچانک پکڑ لے۔ یا

☆ اللہ تعالیٰ انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑ لے۔

۱۲۵۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر فطرت انسانی کی تین شہادتیں

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ○

اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ۔ معبود تو صرف وہی اکیلا ہے پس تم سب صرف میرا ہی ڈر خوف رکھو۔

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ○

آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اس کی عبادت لازم ہے کیا پھر تم اس کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو؟

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ○ (النحل۔۵۱۔تا۵۳)

تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں، اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آجائے تو اسی کی طرف نالہ وفریاد کرتے ہو۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے پر فطرتِ انسانی کی تین شہادتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ فطرتِ انسانی دو یا زیادہ خداؤں کے عقیدے کو قبول نہیں کر سکتی۔

☆ اس کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم ہے۔ انسان پر اس لیے لازم ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔

☆ دکھ اور مصیبت کے وقت انسان اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتا ہے۔

۱۲۶۔ شہد کی مکھی کے چھتے تین جگہوں پر

وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ○

آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔

ثُمَّ کُلِیْ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُکِیْ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا ط یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ○

(النحل۔۶۸۔۶۹)

اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹوں سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں شہد کی مکھی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات ڈال دینے کا ذکر ہے کہ وہ تین جگہوں میں اپنے چھتے بنائے۔

☆ پہاڑوں میں۔

☆ درختوں میں۔

☆ لوگوں کے بنائے ہوئے اونچے اونچے چھپروں میں۔

۱۲۷۔ علم حاصل کرنے کے تین ذرائع

وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا لا وَّجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ لا لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ○

(النحل۔۷۸)

اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے، اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (المؤمنون۔ ۷۸)

وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کیے، مگر تم بہت (ہی) کم شکر کرتے ہو۔

فائدہ: ان آیات میں علم حاصل کرنے کے تین ذرائع بیان ہوئے ہیں۔

☆ کان۔کان سے سن کر معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

☆ آنکھیں۔آنکھوں سے پڑھ کر اور مشاہدہ کر کے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

☆ دل۔دل سے معلومات پر غور وخوض کر کے فیصلہ کیا جاتا ہے۔

۱۲۸۔ خیر وشر کی تین تین قسمیں

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ (النحل۔۹۰)

اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں ، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ خیر کے تین کاموں کا حکم کرتا ہے۔

☆ عدل کا۔

☆ بھلائی کا۔

☆ قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ شر کے تین کاموں سے منع کرتا ہے۔

☆ بے حیائی کے کاموں سے۔

☆ ناشائستہ حرکتوں سے۔

☆ ظلم وزیادتی سے۔

۱۲۹۔ عہد و پیمان کی تین قسمیں

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○ (النحل۔۹۱)

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول وقرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو، حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو، تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں عہد و پیمان کی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد۔

☆ ایک انسان یا گروہ کا دوسرے انسان یا گروہ سے عہد اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔

☆ ایک عہد جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

۱۳۰۔ ایک آیت میں قرآن مجید کی تین خصوصیات

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ (النحل۔۱۰۲)

کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل (علیہ السلام) حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تا کہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی رہنمائی اور بشارت ہو جائے۔

فائدہ: اس آیت میں قرآن مجید کی تین خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔

☆ ایمان لانے والوں کے ایمان کو پختہ کرنے والا۔

☆ مسلمانوں کے لیے ہدایت۔

☆ مسلمانوں کے لیے بشارت۔

۱۳۱۔ ایک آیت میں تبلیغ کے لیے تین اُصول

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے

اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ۝ (النحل۔۱۲۵)

بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

فائدہ: اس آیت میں تبلیغ کے لیے تین اُصول بیان کیے گئے ہیں۔

☆ حکمت سے بلانا۔

☆ بہترین وعظ سے بلانا۔

☆ نہایت عمدہ گفتگو سے تبلیغ کرنا۔

۱۳۲۔ تبلیغ ودعوت میں تکلیف پر تین نصیحتیں

وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُکَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا تَکُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡکُرُوۡنَ۝ (النحل۔۱۲۷)

آپ صبر کریں بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکروفریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے تنگ دِل نہ ہوں۔

فائدہ: اس آیت میں تبلیغ ودعوت میں تکلیف پر تین نصیحتوں کا ذکر ہے۔

☆ صبر کریں۔

☆ مخالفین کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں۔

☆ ان کے مکروفریب سے تنگ دل نہ ہوں۔

۱۳۳۔ ایک آیت میں تین لوگوں پر خرچ کرنے کا حکم

وَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَالۡمِسۡكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ وَلَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِيۡرًا۝ (بنی اسرآئیل۔۲۶)

اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو۔

فائدہ: اس آیت میں تین لوگوں پر خرچ کرنے کا حکم ہے۔

☆ رشتہ دار۔

☆ مسکین۔

☆ مسافر۔

۱۳۴۔ ایمان واحسان کے تین ستون

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا۝

(بنی اسرآئیل۔۵۷)

جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی اُمید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں، (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہی ہے۔

فائدہ: اس آیت میں تین باتوں کا ذکر ہے۔

☆ محبت۔ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے میں رغبت اور محبت کارفرما ہوتی ہے۔

☆ رجا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی اُمید۔

☆ خوف۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف۔

۱۳۵۔ تین آیات میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا اعلان

اَوْ یَکُوْنَ لَکَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۝

(بنی اسرآئیل۔۹۳)

یا آپ کے اپنے لیے کوئی سونے کا گھر ہو جائے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم تو آپ کے چڑھ جانے کا بھی اس وقت تک ہرگز یقین نہیں کریں گے جب تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب نہ اتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں، آپ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو

صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ (الکہف۔۱۱۰)

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔(ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ○ (حٰم السجدۃ۔۶)

آپ کہہ دیجئے! کہ میں تو تم ہی جیسا انسان ہوں مجھ پر وحی نازل کی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے سو تم اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اس سے گناہوں کی معافی چاہو، اور ان مشرکوں کے لیے (بڑی ہی) خرابی ہے۔

فائدہ: ان تین آیات میں نبی کریم ﷺ کے بشر ہونے کا اعلان ہے۔

۱۳۶۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر تین باتوں سے استدلال

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ (بنیٓ اسرآئیل۔۱۱۱)

اور یہ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک وساجھی رکھتا ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی حمایتی کی ضرورت ہو اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر تین باتوں سے استدلال کیا گیا ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں۔
- ☆ اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی ساجھی نہیں۔
- ☆ وہ کمزور نہیں کہ اس کا کوئی مددگار ہو۔

۱۳۷۔ اصحابِ کہف کی تعداد سے متعلق تین اقوال

سَيَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا ۢ بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۖ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝

(الکہف۔۲۲)

کچھ لوگ تو کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا، کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا غیب کی باتوں میں اٹکل (کے تیر تکے) چلاتے ہیں، کچھ کہیں گے کہ وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے، انہیں بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ پس آپ ان کے مقدمے میں صرف سرسری گفتگو ہی کریں اور ان میں سے کسی سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہ کریں۔

فائدہ: اس آیت میں اصحاب کہف کی تعداد سے متعلق تین اقوال کا ذکر ہے۔

- ☆ اصحابِ کہف تین ہیں اور چوتھا ان کا کتا۔
- ☆ وہ پانچ ہیں اور چھٹا ان کا کتا۔
- ☆ وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا۔

۱۳۸۔ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کے سفر کے تین واقعات

فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۗ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ۝

پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، (خضر علیہ السلام) نے اس کے تختے توڑ دیئے، (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا کیا آپ اسے توڑ رہے ہیں کہ کشتی والوں کو ڈبو دیں، یہ تو آپ نے بڑی (خطرناک) بات کر دی۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ۝

(خضر علیہ السلام) نے جواب دیا کہ میں نے تو پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ○

(موسیٰ علیہ السلام) نے جواب دیا کہ میری بھول پر مجھے نہ پکڑیئے اور مجھے اپنے کام میں تنگی میں نہ ڈالیے۔

فَانْطَلَقَا ٝ حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً ۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّکْرًا ○

پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک لڑکے کو پایا، (خضر علیہ السلام) نے اسے مارڈالا، (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ کیا آپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا؟ بے شک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ○

وہ کہنے لگے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔

قَالَ اِنْ سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ○

(موسیٰ علیہ السلام) نے جواب دیا اگر اب اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو بے شک آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا، یقیناً آپ میری طرف سے (حد) عذر کو پہنچ چکے۔

فَانْطَلَقَا ٝ حَتّٰٓی اِذَآ اَتَیَآ اَهْلَ قَرْیَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا ○

پھر دونوں چلے ایک گاؤں والوں کے پاس آکر اُن سے کھانا طلب کیا توانہوں نے ان کی مہمانداری سے صاف انکار کر دیا، دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرا ہی چاہتی تھی، اس نے اسے ٹھیک اور درست کر دیا، (موسیٰ علیہ السلام) کہنے لگے اگر آپ چاہتے تو اس پر اُجرت لے لیتے۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ ۚ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ○

(الکہف۔۷۱تا۷۸)

اس نے کہا بس یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان اب میں تجھے ان باتوں کی اصلیّت بھی بتا دوں گا جس پر تجھ سے صبر نہ ہوسکا۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کے سفر کے دوران پیش آنے والے تین واقعات کا ذکر ہے۔

☆ کشتی کو توڑنا۔

☆ لڑکے کو قتل کرنا۔

☆ دیوار کو ٹھیک کرنا۔

۱۳۹۔ ذوالقرنین کا نام تین بار

وَيَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ (الکہف۔۸۳)

آپ سے ذوالقرنین کا واقعہ یہ لوگ دریافت کر رہے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میں ان کا تھوڑا سا حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ؕ (الکہف۔۸۶)

یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو بھی پایا، ہم نے کہا کہ اے ذوالقرنین! یا تو تو انہیں سزا دے یا ان کے بارے میں تو کوئی بہترین روش اختیار کر۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ؕ (الکہف۔۹۴)

انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں، تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔

فائدہ: ان آیات میں ذوالقرنین کا نام تین بار بیان ہوا ہے۔

۱۴۰۔ ذوالقرنین کی تین جنگی مہمات

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ؕ

وہ ایک راہ کے پیچھے لگا۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ

یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو بھی پایا، ہم

وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا○ (الکہف۔۸۵تا۸۶)

نے فرما دیا کہ اے ذوالقرنین! یا تو تو انہیں تکلیف پہنچائے یا ان کے بارے میں تو کوئی بہترین روش اختیار کرے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا○
حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا○ (الکہف۔۸۹تا۹۰)

پھر وہ اور راہ کے پیچھے لگا۔
یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا تو اسے ایک ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ ان کے لیے ہم نے اس سے اور کوئی اوٹ نہیں بنائی۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا○
حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا○
قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا○ (الکہف۔۹۲تا۹۴)

وہ پھر ایک سفر کے سامان میں لگا۔
یہاں تک کہ جب دو دیواروں کے درمیان پہنچا تو دونوں کے پرے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی۔
انہوں نے کہا کہ اے ذو القرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں، تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔

فائدہ: ان آیات میں ذوالقرنین کی تین جنگی مہمات کا ذکر ہے۔

☆ مغرب کی جانب خشکی کے آخری سرے تک پہنچ گیا جس کے آگے کسی جھیل کے سیاہی مائل گدلے پانی میں سورج غروب ہوتا ہوا پایا۔

☆ مشرق کی جانب ایسے علاقے تک پہنچ گیا جہاں وحشی قوم آباد تھی۔

☆ وہ دو پہاڑوں کے پاس پہنچ گیا جن کے درمیان کی گھاٹی سے یاجوج ماجوج نکل کر اس طرف زمین میں فساد پھیلاتے تھے۔

۱۴۱۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑانے والوں کے انجام کا تین بار ذکر

ذٰلِکَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِىْ وَرُسُلِىْ هُزُوًا ۝

(الکہف۔۱۰۶)

حال یہ ہے کہ ان کا بدلہ جہنم ہے کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا۔

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ؕ

وہ جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پالیتا ہے تو اس کی ہنسی اُڑاتا ہے یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوائی کی مار ہے۔

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ؕ

(الجاثیہ۔۹۔۱۰)

ان کے پیچھے دوزخ ہے، جو کچھ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ انہیں کچھ بھی نفع نہ دے گا اور نہ وہ (کچھ کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھا تھا، ان کے لیے تو بہت بڑا عذاب ہے۔

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝

(الجاثیہ۔۳۴،۳۵)

اور کہہ دیا گیا کہ آج ہم تمہیں بھلادیں گے جیسے کہ تم نے اپنے اس دن سے ملنے کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔

یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی ہنسی اڑائی تھی اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا، پس آج کے دن نہ تو یہ (دوزخ) سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے عذر و معذرت قبول کیا جائے گا۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑانے والوں کے انجام کا تین بار ذکر ہے۔

۱۴۲۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام پر تین موقعوں پر سلامتی

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ○ (مریم۔۱۵)

اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت یحییٰ علیہ السلام پر تین موقعوں پر سلامتی کا ذکر ہے۔

- ☆ پیدائش کے دن۔
- ☆ موت کے دن۔
- ☆ دوبارہ جی اُٹھنے کے دن۔

۱۴۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تین موقعوں پر سلامتی

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ○ (مریم۔۳۳)

اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور جس دن کہ میں دوبارہ زندہ کھڑا کیا جاؤں گا، سلام ہی سلام ہے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تین موقعوں پر سلامتی کا ذکر ہے۔

- ☆ پیدائش کے دن۔
- ☆ موت کے دن۔
- ☆ دوبارہ جی اُٹھنے کے دن۔

۱۴۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین بار لاٹھی ڈالنے کی وحی اور سانپ کا بننا

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ○

جواب دیا کہ یہ میری لاٹھی ہے، جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور جس سے میں اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑ لیا کرتا ہوں اور بھی اس میں مجھے بہت سے فائدے ہیں۔

قَالَ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰیO
فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰیO
(طٰہٰ۔۱۸تا۲۰)

فرمایا اے موسیٰ! اسے ہاتھ سے نیچے ڈال دے۔
ڈالتے ہی وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی۔

وَاَلْقِ عَصَاکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ کَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰی لَا تَخَفْ ۟ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَO
(النمل۔۱۰)

تو اپنی لاٹھی ڈال دے، (موسیٰ علیہ السلام) نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو منہ موڑے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا، اے موسیٰ! خوف نہ کھا، میرے حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ کَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤی اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۟ اِنَّکَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَO
(القصص۔۳۱)

اور یہ (بھی آواز آئی) کہ اپنی لاٹھی ڈال دے، پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح پھن پھنا رہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہو گئے اور مڑ کر رخ بھی نہ کیا، ہم نے کہا اے موسیٰ! آگے آ، ڈر مت، یقیناً تو ہر طرح امن والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لاٹھی ڈالنے کا تین بار حکم ہوا اور لاٹھی ڈالنے سے سانپ بنا۔

۱۴۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کے سانپ کے تین نام

قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰیO

جواب دیا کہ یہ میری لاٹھی ہے، جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور جس سے میں اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑ لیا کرتا ہوں اور بھی اس میں مجھے بہت سے فائدے ہیں۔

قَالَ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰیO

فرمایا اے موسیٰ! اسے ہاتھ سے نیچے ڈال دے۔

فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰیO (طٰہٰ۔۱۸تا۲۰)

ڈالتے ہی وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی۔

قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَO

(فرعون) نے کہا اگر تو سچوں میں سے ہے تو اسے پیش کر،

فَاَلْقٰی عَصَاہُ فَاِذَا ھِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝
(الشعرآء۔۳۱۔۳۲)

آپ نے (اسی وقت) اپنی لاٹھی ڈال دی جو اچانک کھلم کھلا (زبردست) اژدہا بن گئی۔

وَاَلْقِ عَصَاکَ ط فَلَمَّا رَاٰھَا تَھْتَزُّ کَاَنَّھَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ط یٰمُوْسٰی لَا تَخَفْ قف اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝
(النمل۔۱۰)

تو اپنی لاٹھی ڈال دے، (موسیٰ علیہ السلام) نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو منہ موڑے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا، اے موسیٰ! خوف نہ کھا، میرے حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کے سانپ کے تین نام کا ذکر ہے۔

☆ حیۃ۔

☆ ثعبان۔

☆ جانّ۔

۱۴۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تین چیزوں کی طرف دعوت

فَاْتِیٰہُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّکَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۵ وَلَا تُعَذِّبْھُمْ ط قَدْ جِئْنٰکَ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکَ ط وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۝
(طٰہٰ۔۴۷)

تم اس کے پاس جا کر کہو کہ ہم تیرے پروردگار کے پیغمبر ہیں تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے، ان کی سزائیں موقوف کر۔ ہم تو تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اسی کے لیے ہے جو ہدایت کا پابند ہو جائے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تین چیزوں کی طرف دعوت کا ذکر ہے۔

☆ فرعون کا اور سب مخلوقات کا کوئی رب ہے جو رسول بھیجتا ہے۔

☆ ہم دونوں اس کے رسول ہیں لہٰذا ہماری اطاعت اور رب کی عبادت کرنی چاہیے۔

☆ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔

۱۴۷۔ وحی اخذ کرنے کا طریقہ تین بار بتایا گیا

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ۝ (طٰہٰ۔۱۱۴)

پس اللہ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے، ہاں یہ دعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ؕ

(اے نبی! آپ) قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ۚۖ

اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ۚ

ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ؕ (القیامۃ۔۱۶تا۱۹)

پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝ۙ (الاعلیٰ۔۶)

ہم تجھے پڑھائیں گے پھر تو نہ بھولے گا۔

فائدہ: ان آیات میں وحی اخذ کرنے کا طریقہ تین بار بیان کیا گیا ہے۔

۱۴۸۔ ایک آیت میں تین حقیقتیں

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (الانبیاء۔۳۰)

کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔

فائدہ: اس آیت میں تین علمی حقیقتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ آسمان اور زمین ابتداء میں ملے ہوئے تھے۔

☆ آسمان اور زمین پھر جدا ہوئے۔
☆ ہر زندہ چیز پانی سے پیدا ہوئی ہے۔

۱۴۹۔ ایک آیت میں تورات کی تین صفات

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ (الانبیآء۔۴۸)

یہ بالکل سچ ہے کہ ہم نے موسیٰ وہارون (علیہما السلام) کو فیصلے کرنے والی نورانی اور پرہیزگاروں کے لیے وعظ ونصیحت والی کتاب عطا فرمائی ہے۔

فائدہ: اس آیت میں تورات کی تین صفات بیان ہوئی ہیں۔
☆ حق وباطل میں فرق کرنے والی۔
☆ نورانی یعنی ہر قسم کی ظلمت کو دور کر کے روشنی پہنچانے والی۔
☆ پرہیزگاروں کے لیے وعظ ونصیحت کرنے والی۔

۱۵۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا تین بار ذکر

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝

کہنے لگے کہ اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (الانبیآء۔۶۸۔۶۹)

ہم نے فرمادیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن جا!

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (العنکبوت۔۲۴)

ان کی قوم کا جواب بجز اس کے کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے کہ اسے مار ڈالو یا اسے جلا دو۔ آخر اللہ نے انہیں آگ سے بچالیا، اس میں ایمان دار لوگوں کے لیے تو بہت سی نشانیاں ہیں۔

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ۝ (الصّٰفّٰت۔۹۷)

وہ کہنے لگے اس کے لیے ایک مکان بناؤ اور اس (دہکتی ہوئی) آگ میں اسے ڈال دو۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا تین بار ذکر ہوا ہے۔

۱۵۱۔ حضرت داوٗد علیہ السلام پر تین انعامات

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۙ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝

ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان (علیہ السلام) کو سمجھا دیا۔ ہاں ہر ایک کو ہم نے حکم وعلم دے رکھا تھا اور داوٗد (علیہ السلام) کے تابع ہم نے پہاڑ کر دیئے تھے جو تسبیح کرتے تھے اور پرند بھی۔ اور ہم ہی کرنے والے تھے۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝

(الانبیآء۔۷۹۔۸۰)

اور ہم نے اسے تمہارے لیے لباس بنانے کی کاریگری سکھائی تا کہ لڑائی کے ضرر سے تمہارا بچاؤ ہو کیا تم شکر گزار بنو گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ۙ

(سبا۔۱۰)

اور ہم نے داوٗد (علیہ السلام) پر اپنا فضل کیا، اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت داوٗد علیہ السلام پر تین انعامات کا ذکر ہے۔

☆ پہاڑ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

☆ پرندے بھی ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

☆ ان کے لیے لوہا نرم کر دیا گیا۔

۱۵۲۔ مُردوں کو قبل از بعثت واپس نہ آنے کی تین آیات

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

(الانبیآء۔۹۵)

اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر لازم ہے کہ وہاں کے لوگ پلٹ کر نہیں آئیں گے۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ۙ

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔

لَعَلِّیٓ اَعۡمَلُ صَالِحًا فِیۡمَا تَرَکۡتُ کَلَّا ؕ اِنَّهَا کَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنۡ وَّرَآئِهِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ۝ (المومنون۔۹۹۔۱۰۰)

کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں ہر گز ایسا نہیں ہوگا یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔

اَلَمۡ یَرَوۡا کَمۡ اَهۡلَکۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّهُمۡ اِلَیۡهِمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ۝ (یٰسٓ۔۳۱)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان کے پہلے بہت سی قوموں کو ہم نے غارت کر دیا کہ وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

فائدہ: ان آیات میں مُردوں کو قبل از بعثت دنیا میں واپس نہ آنے کا تین بار ذکر ہے۔

۱۵۳۔ زلزلۂ قیامت کی شدّت کی تین مثالیں

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمۡ ۚ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَیۡءٌ عَظِیۡمٌ ۝ یَوۡمَ تَرَوۡنَهَا تَذۡهَلُ کُلُّ مُرۡضِعَةٍ عَمَّآ اَرۡضَعَتۡ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ حَمۡلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا هُمۡ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیۡدٌ ۝ (الحج۔۱،۲)

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔
جس دن تم اسے دیکھ لوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔

فائدہ: ان آیات میں قیامت کے زلزلے کی شدت کی تین مثالیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے ہوئے بچے کو بھول جائے گی۔
☆ ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی۔
☆ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی بڑا سخت ہوگا۔

۱۵۴۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ہرانے کی کوشش کرنے والوں کو عذاب کا تین بار ذکر

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۝ (الحج۔۵۱)

اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو پست کرنے کے درپے رہتے ہیں، وہی دوزخی ہیں۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ۝ (سبا۔۵)

اور ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی جنہوں نے کوشش کی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ۝ (سبا۔۳۸)

اور جو لوگ ہماری آیتوں کے مقابلہ کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں یہی ہیں جو عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو ہرانے کی کوشش کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب کا تین بار ذکر ہے۔

۱۵۵۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر تین باتوں کا اثبات

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

پوچھئے تو سہی کہ زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں؟ بتلاؤ اگر جانتے ہو؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۝

فوراً جواب دیں گے کہ اللہ کی، کہہ دیجئے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے؟

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۝

دریافت کیجئے کہ ساتوں آسمانوں کا اور بہت باعظمت عرش کا رب کون ہے؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ۝

وہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجئے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

پوچھئے کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا، اگر تم جانتے ہو تو بتلا دو؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝

(المؤمنون۔۸۴تا۸۹)

یہی جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجئے پھر تم کدھر سے جادو کردیئے جاتے ہو؟

فائدہ: ان آیات میں توحید پر تین باتوں کا اثبات بیان ہوا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ہی تمام اشیاء کا خالق ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔

☆ ہر چیز پر حکومت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔

۱۵۶۔ جرم قذف کے تین حکم

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(النور۔۴)

جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کر سکیں تو انہیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہ فاسق لوگ ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں جرم قذف سے متعلق تین احکام بیان ہوئے ہیں۔

☆ اگر چار گواہ نہ پیش کر سکیں تو انہیں اَسّی کوڑے لگائے جائیں۔

☆ ان کی گواہی کبھی بھی قبول نہ کی جائے۔

☆ وہ لوگ فاسق ہیں۔

۱۵۷۔ قیامت کے دن تین اعضاء کی گواہی

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(النور۔۲۴)

جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں قیامت کے دن تین اعضاء کی گواہی دینے کا ذکر ہے۔

☆ زبانیں۔

☆ ہاتھ۔

☆ پاؤں۔

۱۵۸۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انحراف کی تین وجوہات

اَفِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَمِ ارۡتَابُوۡۤا اَمۡ یَخَافُوۡنَ اَنۡ یَّحِیۡفَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ؕ بَلۡ اُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ○ (النور۔۵۰)

کیا ان کے دِلوں میں بیماری ہے؟ یا یہ شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں؟ یا انہیں اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی نہ کریں؟ بات یہ ہے کہ یہ لوگ خود ہی بڑے ظالم ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم سے انحراف کی تین وجوہات بیان ہوئی ہیں۔

☆ دِلوں میں بیماری یعنی نفاق۔

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم ہونے میں شک۔

☆ ان کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی کریں گے۔

۱۵۹۔ نجات پانے والوں کے تین اوصاف

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَیَخۡشَ اللّٰهَ وَیَتَّقۡهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ○ (النور۔۵۲)

جو بھی اللہ تعالیٰ کی، اس کے رسول کی فرمان برداری کریں، خوفِ الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں، وہ نجات پانے والے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں نجات پانے والوں کے تین اوصاف بیان ہوئے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔

☆ وہ خوفِ الٰہی رکھتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

۱۶۰۔ اللہ تعالیٰ کے تین وعدے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○
(النور۔۵۵)

تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا۔ جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین وعدے فرمائے ہیں جو ایمان۔عمل صالح۔اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اللہ تعالیٰ سے کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانے سے مشروط ہیں۔

☆ مسلمانوں کو خلافت عطا ہوگی۔

☆ اسلام کا زمین پر غلبہ ہوگا۔

☆ خوف کی بجائے امن ہوگا۔

۱۶۱۔ تین وقتوں میں اندر داخل ہونے کی اجازت حاصل کرنے کا حکم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۚ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۗ

ایمان والو! تم سے تمہاری ملکیت کے غلاموں کو اور انہیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (اپنے آنے کی) تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد، یہ

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۝ (النور۔۵۸)

تینوں وقت تمہاری (خلوت) اور پردہ کے ہیں۔ ان وقتوں کے ماسوا نہ تو تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر، تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جانے والے ہو۔ اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام تم سے بیان فرمارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمت والا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں تین وقتوں میں اندر داخل ہونے کی اجازت لینے کا حکم ہے۔

☆ نمازِ فجر سے پہلے۔

☆ ظہر کے وقت۔

☆ عشاء کی نماز کے بعد۔

۱۶۲۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین نعمتوں کا ذکر

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا۝ (الفرقان۔۴۷)

اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ بنایا اور نیند کو راحت بنائی اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت۔

فائدہ: اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین نعمتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ رات کو پردہ بنایا۔

☆ نیند کو راحت بنائی۔

☆ دن کو کاروبار کے لیے بنایا۔

۱۶۳۔ ایک آیت میں رحمان کے بندوں کی تین صفات

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ

اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ

اَثَامًا ۙ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔
(الفرقان۔۶۸)

فائدہ: اِس آیت میں رحمان کے بندوں کا تین بڑے گناہوں سے پرہیز کا ذکر ہے۔

☆ شرک۔

☆ ناحق قتل۔

☆ زنا۔

۱۶۴۔ قوم فرعون کو دعوت الی اللہ کے حکم پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تین خدشات

وَاِذْ نَادٰی رَبُّکَ مُوْسٰٓی اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۙ — اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دی کہ تو ظالم قوم کے پاس جا۔

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوْنَ ○ — قوم فرعون کے پاس، کیا وہ پرہیز گاری نہ کریں گے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ ۙ — (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا میرے پروردگار! مجھے تو خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلا (نہ) دیں۔

وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰی هٰرُوْنَ ○ — اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے۔ میری زبان چل نہیں رہی، پس تو ہارون کی طرف بھی (وحی) بھیج۔

وَلَهُمْ عَلَیَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ○ — اور ان کا مجھ پر میرے ایک قصور کا (دعویٰ) بھی ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں۔
(الشعرآء۔۱۰تا۱۴)

فائدہ: ان آیات میں قوم فرعون کو دعوت الی اللہ کے حکم پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تین خدشات کا ذکر ہے۔

☆ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا نہ دیں۔

☆ میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے اور میری زبان نہیں چلتی۔

☆ مجھ پر ایک قصور دھرتے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں اس کی پاداش میں مجھے قتل نہ کر دیں۔

۱۶۵۔ جہنم میں منہ کے بل گرائے جانے والے تین گروہ

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغٰوِينَ ۝ — اور دوزخ گمراہوں کے لیے ظاہر کیا جائے گا۔

وَقِيلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ — اور انہیں کہا جائے گا وہ کہاں ہیں جن کی تم عبادت کرتے تھے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ؕ — اللہ کے سوا، کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں۔

فَكُبْكِبُوْا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝ — سو وہ اور گمراہ کرنے والے اس میں اوندھے منہ ڈالے جائیں گے۔

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝ؕ — اور ابلیس کے لشکر سب کے سب۔

(الشعرآء۔۹۱ تا ۹۴)

فائدہ: اِن آیات میں تین گروہوں کا ذکر ہے جو جہنم میں منہ کے بل گرائے جائیں گے۔

☆ دوسروں کو گمراہ کرنے والے اور اپنی عبادت کروانے والے لوگ۔

☆ ان کی پیروی کرنے والے مشرکین۔

☆ ابلیس کے لشکر جو بدی کی ترغیب دیتے ہیں۔

۱۶۶۔ شاعر کی تین خصوصیات

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ؕ — شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بھٹکے ہوئے ہوں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝ — کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں۔

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ ۝ — اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔

(الشعرآء۔۲۲۴ تا ۲۲۶)

فائدہ: اِن آیات میں شاعروں کی تین خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔

☆ شاعروں کی پیروی کرنے والے لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔
☆ وہ اپنے تخیّلات میں ہر وادی میں گھومتے ہیں۔
☆ وہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔

۱۶۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے تین قسم کے لشکر

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ○ (النمل۔۱۷)

سلیمان (علیہ السلام) کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات اور انسان اور پرند میں سے جمع کیے گئے (ہر ہر قسم) الگ الگ درجہ بندی کر دی گئی۔

فائدہ: اِس آیت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے تین لشکروں کا ذکر ہے۔
☆ جنّات۔
☆ انسان۔
☆ پرندے۔

۱۶۸۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین باتوں کے لیے دعا

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ○ (النمل۔۱۹)

اس کی اس بات سے (حضرت سلیمان علیہ السلام) مسکرا کر ہنس دیئے اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کرلے۔

فائدہ: اِس آیت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین باتوں کے لیے دعا ہے۔
☆ اے میرے رب، مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی۔

☆ میں اچھے عمل کروں جس سے تو راضی ہو۔
☆ مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل فرما۔

۱۶۹۔ ہدہد کی غیر حاضری پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تین احکام

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ○

آپ نے پرندوں کی دیکھ بھال کی اور فرمانے لگے یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا واقعی وہ غیر حاضر ہے؟

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْلَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْلَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ (النمل۔۲۰۔۲۱)

یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا، یا اسے ذبح کر ڈالوں گا، یا میرے سامنے کوئی صریح دلیل بیان کرے۔

فائدہ: ان آیات میں ہدہد کے غیر حاضر ہونے پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تین احکام کا ذکر ہے۔
☆ حضرت سلیمان علیہ السلام ہدہد کو سخت سزا دیں گے۔ یا
☆ ہدہد کو ذبح کر ڈالیں گے۔ یا
☆ ہدہد کوئی کھلی دلیل لائے۔

۱۷۰۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط میں تین باتیں

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ○

وہ کہنے لگی اے سردارو! میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا گیا ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

جو سلیمان (علیہ السلام) کی طرف سے ہے اور جو بخشش کرنے والے مہربان اللہ کے نام سے شروع ہے۔

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○ (النمل۔۲۹تا۳۱)

یہ کہ تم میرے سامنے سرکشی نہ کرو اور مسلمان بن کر میرے پاس آجاؤ۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملکہ سبا کی طرف خط میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ تم میرے خلاف سرکشی نہ کرو۔

☆ مسلمان بن کر (فرمانبردار ہو جاؤ)۔

☆ میرے پاس آجاؤ۔

۱۷۱۔ تین آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر تین دلائل

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝

بھلا بتاؤ تو؟ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے آسمان سے بارش برسائی؟ پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اُگا دیئے؟ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اُگا سکتے، کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے)۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

کیا وہ جس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنا دی کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

(النمل۔۶۰ تا ۶۲)

بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔

فائدہ: اِن آیات میں توحید پر تین دلائل بیان ہوئے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے۔

☆ اس کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کے تحت ہی چل رہا ہے۔

☆ مصیبت اور بے قراری کی حالت میں انسان اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتا ہے۔

۱۷۲۔ کفار کے انکارِ آخرت پر تین باتیں

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ۝ (النمل۔۶۶)

بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو چکا ہے۔ بلکہ یہ اس کی طرف سے شک میں ہیں، بلکہ یہ اس سے اندھے ہیں۔

فائدہ: اِس آیت میں کفار کے انکارِ آخرت پر تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ آخرت کے متعلق کفار کا علم اس تک نہ پہنچ سکا۔

☆ وہ اس کے متعلق شک میں پڑ گئے۔

☆ وہ اس کے متعلق اندھے ہیں یعنی آخرت پر یقین کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۷۳۔ نفخ صور تین مرتبہ

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ۝ (النمل۔۸۷)

جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا اُٹھیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اور سارے کے سارے عاجز و پست ہو کر اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ۝ (الزمر۔۶۸)

اور صور پھونک دیا جائے گا پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔

فائدہ: ان آیات میں تین مرتبہ صور پھونکنے کا ذکر ہے۔

☆ نفخۃ الفزع۔ (گھبرا دینے والا صور)

☆ نفخۃ الصعق۔ (مار گرانے والا صور)

☆ نفخۃ القیام۔ (جب تمام انسان جی اُٹھیں گے اور اپنے رب کے حضور پیش ہونے کے لیے اپنے مرقدوں سے نکل آئیں گے۔

۱۷۴۔ ایک آیت میں تورات کی تین صفات

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ (القصص۔۴۳)

اور ان اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لیے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کرلیں۔

فائدہ: اِس آیت میں تورات کی تین صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اس میں لوگوں کے لیے روشن دلیل ہے۔

☆ لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔

☆ لوگوں کے لیے رحمت ہے۔

۱۷۵۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت میں تین باتیں

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ (العنکبوت۔۳۶)

اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت میں تین باتوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

☆ قیامت کے دن کی اُمید رکھو۔

☆ زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

۱۷۶۔ نجات کے لیے تین چیزیں

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الروم۔۳۱)

(لوگو!) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

فائدہ: اِس آیت میں نجات کے لیے تین چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ ایمان۔

☆ تقویٰ۔

☆ اقامت صلوٰۃ۔

۱۷۷۔ تین لوگوں کا حق

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ؗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الروم۔۳۸)

پس قرابت دار کو، مسکین کو، مسافر کو، ہر ایک کو اس کا حق دو یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا چہرہ دیکھنا چاہتے ہوں، ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

فائدہ: اِس آیت میں تین لوگوں کا حق ادا کرنے کا حکم ہے۔

☆ قرابت دار۔

☆ مسکین۔

☆ مسافر۔

۱۷۸۔ ہمت کے تین کام

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (لقمن۔۱۷)

اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔

فائدہ: اس آیت میں تاکیدی اور ہمت کے تین کاموں کا ذکر ہے۔

☆ نماز قائم کرنا۔

☆ نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا۔

☆ جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرنا۔

۱۷۹۔ تین باتوں کی تردید

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ○

(الاحزاب۔۴)

کسی آدمی کے سینے میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں رکھے اور اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو انہیں اللہ نے تمہاری (سچ مچ کی) مائیں نہیں بنایا، اور نہ تمہارے لے پالک لڑکوں کو (واقعی) تمہارے بیٹے بنایا ہے، یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں، اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہ (سیدھی) راہ سجھاتا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں تین باتوں کی تردید کی گئی ہے۔

☆ کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں ہو سکتے۔

☆ کسی آدمی کا اپنی بیوی سے ظہار کرنے سے اس کی بیوی اس کی ماں نہیں بن جائے گی۔

☆ کوئی شخص کسی کو اپنا بیٹا بنالے تو وہ اس کا حقیقی بیٹا نہیں بن جائے گا۔

۱۸۰۔ ایک آیت میں تین احکام

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ○

(الاحزاب۔٦)

پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں، اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں تین احکام بیان ہوئے ہیں۔

☆ نبیؐ کریم ﷺ مومنوں کے اپنے نفسوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔

☆ نبیؐ کریم ﷺ کی بیویاں مومن مردوں اور مومن عورتوں کی مائیں بھی ہیں۔

☆ رشتہ داروں کے حقوق ایک دوسرے پر عام لوگوں کی بہ نسبت مقدم ہیں۔ وراثت رشتہ داری کی بنیاد پر تقسیم ہوگی۔ البتہ ایک شخص غیر رشتہ داروں کی مدد کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

۱۸۱۔ ایک آیت میں نبیؐ کریم ﷺ کی تین صفات

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًاۙ ۝ (الاحزاب۔۴۵)

اے نبی! یقیناً ہم نے ہی آپ کو گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا، آگاہ کرنے والا (رسول بنا کر) بھیجا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں نبیؐ کریم ﷺ کی تین صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ گواہی دینے والا۔

☆ خوشخبری دینے والا۔

☆ ڈرانے والا۔

۱۸۲۔ تبلیغ ودعوت کے لیے ایک آیت میں تین احکام

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝ (الاحزاب۔۴۸)

اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانئے! اور جو ایذا (ان کی طرف سے پہنچے) اس کا خیال بھی نہ کیجئے اللہ پر بھروسہ کیے رہیں اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کام بنانے والا۔

فائدہ: اِس آیت میں تبلیغ کے لیے تین باتوں کا ذکر ہے۔

☆ کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیں۔

☆ ان کے ایذا دینے کی پرواہ نہ کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔

۱۸۳۔ فعل درود وصلوٰۃ کے تین فاعل

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب۔۵۶)

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

فائدہ: اس آیت میں نبی کریم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے والے تین فاعل کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ۔

☆ فرشتے۔

☆ اہل ایمان۔

۱۸۴۔ اللہ تعالیٰ کی امانت کو اٹھانے سے انکار کرنے والی تین چیزیں

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ○ (الاحزاب۔۷۲)

ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے (مگر) انسان نے اسے اٹھا لیا۔ بے شک وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی امانت اٹھانے سے تین چیزوں کے انکار کا ذکر ہے۔

☆ آسمان۔

☆ زمین۔

☆ پہاڑ۔

۱۸۵۔ خسارہ سے محفوظ تجارت کے امیدوار لوگوں کی تین صفات

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا

وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ (فاطر۔۲۹)

فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔

فائدہ: اس آیت میں خسارے سے محفوظ تجارت کے امیدوار لوگوں کی تین صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں۔

☆ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

☆ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا ہے وہ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں۔

۱۸۶۔ اہلِ قرآن کے تین گروہ

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ ۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ (فاطر۔۳۲)

پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں اہل قرآن کے تین گروہ بیان ہوئے ہیں۔

☆ ان لوگوں کا گروہ جو بعض فرائض میں کوتاہی اور بعض محرمات کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔

☆ ان لوگوں کا گروہ جو فرائض کے پابند اور محرمات کے تارک تو ہیں لیکن کبھی مستحبات کا ترک اور بعض محرمات کا ارتکاب بھی ان سے ہو جاتا ہے۔

☆ ان لوگوں کا گروہ جو نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں۔

۱۸۷۔ سورۃ یٰسٓ میں صیحۃ واحدہ کا تین بار ذکر

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ (یٰسٓ۔۲۹)

وہ تو صرف ایک زور کی چیخ تھی کہ یکایک وہ سب کے سب بجھ بجھا گئے۔

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ (یٰسٓ۔۴۹)	انہیں صرف ایک سخت چیخ کا انتظار ہے جو انہیں آ پکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہی ہوں گے۔
اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ (یٰسٓ۔۵۳)	یہ نہیں ہے مگر ایک چیخ کہ یکا یک سارے کے سارے ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔

فائدہ: سورۂ یٰسٓ کی ان تین آیات میں صیحۃ واحدہ کا تین بار ذکر ہوا ہے۔

۱۸۸۔ اللہ تعالیٰ کی تین قسم کے فرشتوں کی قسم

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝	قسم ہے صف باندھنے والے (فرشتوں) کی۔
فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝	پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی۔
فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝	پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی۔
اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝	یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔

(الصّٰٓفّٰت۔۱-۴)

فائدہ: اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے فرشتوں کی قسم کھائی ہے۔

☆ صف باندھنے والے۔

☆ ڈانٹنے والے۔

☆ تلاوت کرنے والے۔

۱۸۹۔ تین گروہوں کو دوزخ کے لیے جمع کرنے کا حکم

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝	یہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔
اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝	ظالموں کو اور ان کے ہمراہیوں کو اور (جن) جن کی وہ اللہ کے علاوہ پرستش کرتے تھے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ (ان سب کو) جمع کر کے انہیں دوزخ کی راہ دکھادو۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ اور انہیں ٹھہرالو، (اس لیے) کہ ان سے (ضروری) سوال کیے جانے والے ہیں۔

(الصّٰفّٰت۔۲۱ تا ۲۴)

فائدہ: اِن آیات میں ان تین گروہوں کا ذکر ہے جن کو قیامت کے دن دوزخ کے لیے جمع کرنے کا حکم ہوگا۔

☆ ان لوگوں کا گروہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں بغاوت وسرکشی اور نافرمانی کی راہ اختیار کی۔

☆ ان کی بیویاں یا دوسرے لوگ جو کفر وشرک میں ان کے ساتھی تھے۔

☆ وہ تمام معبود جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے تھے۔ ان میں وہ معبود شامل نہیں جنہیں دنیا میں پوجا تو گیا مگر خود ان کا اپنا ایما ہرگز نہ تھا کہ ان کی پرستش کی جائے مثلاً فرشتے، انبیاء اور نیک بندے۔

۱۹۰۔ انسان کی تین اندھیروں میں پیدائش

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ ۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

(الزمر۔۶)

اس نے تم سب کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے، پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے (آٹھ نر و مادہ) اتارے وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں، یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسی کے لیے بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں بہک رہے ہو۔

فائدہ: اِس آیت میں تین اندھیروں میں انسان کی پیدائش کا ذکر ہے۔

☆ ماں کے پیٹ کا اندھیرا۔

☆ رحمِ مادر کا اندھیرا۔

☆ مشیمہ کا اندھیرا۔ وہ جھلی یا پردہ جس کے اندر بچہ لپٹا ہوتا ہے۔

۱۹۱۔ ایک آیت میں قرآن مجید کے تین اوصاف

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ (الزمر۔۲۳)

اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہوجاتے ہیں۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ذریعہ سے جسے چاہے راہ راست پر لگا دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔

فائدہ: اس آیت میں قرآن مجید کے تین اوصاف بیان ہوئے ہیں۔

☆ کوئی کلام قرآن مجید سے بہتر نہیں۔
☆ اس کے سارے حصے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور مضامین بار بار دُہرائے گئے ہیں۔
☆ قرآن پاک کو سن کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

۱۹۲۔ تین آیات میں دعوت پر عمل نہ کرنے والوں کی حسرت کا تین آیات میں ذکر

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔ تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے،

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۙ

اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۙ

(ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۙ

یا کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پارسا لوگوں میں ہوتا۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

یا عذاب کو دیکھ کر کہے کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکوکاروں میں ہو جاتا۔

(الزمر۔۵۳ تا ۵۸)

فائدہ: پہلی تین آیات میں دی گئی دعوت پر عمل نہ کرنے والوں کی آخری تین آیات میں حسرت کا ذکر ہے۔

۱۹۳۔ عرش کے فرشتوں کے تین کام اور تین دعائیں

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○

عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ

اے ہمارے رب! تو انہیں ہیشگی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولاد میں سے (بھی ان سب) کو

الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (المؤمن۔ ۷تا۹)	جو نیک عمل ہیں، یقیناً تو تو غالب وباحکمت ہے۔ انہیں برائیوں سے بھی محفوظ رکھ، حق تو یہ ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچالیا اس پر تو نے رحمت کر دی اور بہت بڑی کامیابی تو یہی ہے۔

فائدہ: اِن آیات میں ان فرشتوں کے تین کام اور تین دعائیں بیان کی گئی ہیں جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے اردگرد ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید کرتے ہیں۔
☆ ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔
☆ اہل ایمان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

فائدہ: اِن آیات میں ان فرشتوں کی تین دعائیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو اُن کو بخش دے جو توبہ کریں اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔
☆ اے ہمارے رب تو انہیں جنت میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور اُن کو بھی جوان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولاد میں سے نیک ہیں۔
☆ ان کو برائیوں سے محفوظ رکھ۔

۱۹۴۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات

رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ۝ (المؤمن۔ ۱۵)	بلند درجوں والا عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔

فائدہ: اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ بلند درجوں والا ہے۔
☆ وہ عرش کا مالک ہے۔
☆ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے۔

۱۹۵۔ گمراہ ہونے والوں کی تین خصوصیات

وَلَقَدْ جَآئَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَازِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآئَكُمْ بِهٖ ۖ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۚ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝

اور اس سے پہلے تمہارے پاس (حضرت) یوسف (علیہ السلام) دلیلیں لے کر آئے، پھر بھی تم ان کی لائی ہوئی (دلیل) میں شک وشبہ ہی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو کہنے لگے ان کے بعد تو اللہ کسی رسول کو بھیجے گا ہی نہیں، اسی طرح اللہ گمراہ کرتا ہے ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھ جانے والا شک وشبہ کرنے والا ہو۔

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۖ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝

(المؤمن۔۳۴۔۳۵)

جو بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں، اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ تو بہت بڑی ناراضگی کی چیز ہے، اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر ایک مغرور سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

فائدہ: اِن آیات میں گمراہ ہونے والوں کی تین خصوصیات کا ذکر ہے۔

☆ وہ کثرت سے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات پر شک کرتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے احکام میں جھگڑتے ہیں۔

۱۹۶۔ ایک آیت میں تین باتوں کا حکم

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

(المؤمن۔۵۵)

پس اے نبی! تو صبر کر اللہ کا وعدہ بلاشک (وشبہ) سچا ہی ہے تو اپنے گناہ کی معافی مانگتا رہ اور صبح شام اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ۔

فائدہ: اِس آیت میں نبی کریم ﷺ کے لیے تین باتیں ارشاد ہوئی ہیں۔

☆ آپ (ﷺ) صبر کریں۔

☆ آپ (ﷺ) استغفار کریں۔

☆ آپ (ﷺ) صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں۔

۱۹۷۔ دعوتِ حق سے اعراض میں کفار کی تین باتیں

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (ایسی) کتاب ہے جس کی آیتوں کی واضح تفصیل کی گئی ہے (اس حال میں کہ) قرآن عربی زبان میں ہے اس قوم کے لیے جو جانتی ہے۔

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے، پھر بھی ان کی اکثریت نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ۔۳ تا ۵) اور انہوں نے کہا کہ تو جس کی طرف ہمیں بلا رہا ہے ہمارے دل تو اس سے پردے میں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہم میں اور تجھ میں ایک حجاب ہے، اچھا تو اب اپنا کام کیے جا ہم بھی یقیناً کام کرنے والے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں دعوتِ حق سے رُوگردانی میں کفار کی تین باتوں کا ذکر ہے۔

☆ ہمارے دل اس بات سے پردوں میں ہیں جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔

☆ ہمارے کانوں میں بوجھ ہے۔

☆ ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے۔

۱۹۸۔ زمین کی تخلیق کے بعد اس میں تین چیزیں رکھی گئیں

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں (رہنے والوں کی)

فِیْٓ اَرْبَعَۃِ اَیَّامٍ ط سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَo (حٰمٓ السجدۃ۔۱۰)

غذائیں بھی مقدر کر دیں۔ یہ سارے کام چار دن میں ہوئے۔ یہ ٹھیک جواب ہے پوچھنے والوں کے لیے۔

فائدہ: اس آیت میں زمین کی تخلیق کے بعد اس میں رکھی گئیں تین چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ اس پر پہاڑ بنائے۔

☆ اس میں برکت رکھ دی۔

☆ اس میں ٹھیک اندازے سے خوراکوں کا سامان مہیا کیا۔

۱۹۹۔ قیامت کے دن تین اعضاء کی گواہی

وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰہِ اِلَی النَّارِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَo

اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان (سب) کو جمع کر دیا جائے گا۔

حَتّٰیٓ اِذَا مَا جَآءُ وْھَا شَھِدَ عَلَیْھِمْ سَمْعُھُمْ وَاَبْصَارُھُمْ وَجُلُوْدُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَo

یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آجائیں گے ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِھِمْ لِمَ شَھِدْتُّمْ عَلَیْنَا ط قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ وَّھُوَ خَلَقَکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَo (حٰمٓ سجدۃ۔۱۹تا۲۱)

یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی، وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے، اسی نے تمہیں اوّل مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

فائدہ: اِن آیات میں قیامت کے دن تین اعضاء کی گواہی کا ذکر ہے۔

☆ کان۔

☆ آنکھیں۔

☆ کھالیں۔

۲۰۰۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر استقامت اختیار کرنے والوں کو فرشتوں کی تین خوشخبریاں

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ○ (حٰمٓ السجدۃ۔۳۰)

(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔

فائدہ: اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر استقامت اختیار کرنے والوں کے لیے فرشتوں کی تین خوشخبریوں کا ذکر ہے۔

☆ تم نہ ڈرو۔
☆ تم غمگین نہ ہو۔
☆ تم خوش ہو جاؤ، اس جنت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۲۰۱۔ بہترین شخص کے تین اعمال

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ○ (حٰمٓ السجدۃ۔۳۳)

اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔

فائدہ: اِس آیت میں ایک بہترین شخص کے تین اعمال کا ذکر ہے۔

☆ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف دعوت دے۔
☆ وہ خود بھی عمل صالح کرے۔
☆ وہ یہ بھی کہے کہ میں مسلمان ہوں۔

۲۰۲۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(الشوریٰ۔۹)

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں، (حقیقتاً تو) اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ولی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔انسان کا حقیقی ولی وہی ہوسکتا ہے جو موت کو حیات میں تبدیل کرتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، وہی حق ولایت ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

۲۰۳۔ وحی الٰہی کی تین صورتیں

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

(الشوریٰ۔۵۱)

ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے، بیشک وہ برتر ہے، حکمت والا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں وحی الٰہی کی تین صورتیں بیان کی گئی ہے۔

☆ دل میں کسی بات کا ڈال دینا یا خواب میں بتلا دینا۔

☆ پردے کے پیچھے سے کلام کرنا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر کیا گیا۔

☆ فرشتے کے ذریعے سے وحی بھیجنا جیسے جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آتے اور پیغمبروں کو سناتے رہے۔

۲۰۴۔ ایک آیت میں قرآن مجید کے تین اوصاف

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○ (الجاثیہ۔۲۰)

یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں اور ہدایت و رحمت ہے اس قوم کے لیے جو یقین رکھتی ہے۔

فائدہ: اس آیت میں قرآن مجید کے تین اوصاف بیان ہوئے ہیں۔

☆ قرآن مجید میں لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں ہیں۔

☆ یقین رکھنے والوں کے لیے یہ ہدایت ہے۔

☆ یقین رکھنے والوں کے لیے یہ رحمت ہے۔

۲۰۵۔ ایک دعا میں تین باتیں

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ (الاحقاف۔۱۵)

یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

فائدہ: اس آیت میں ایک دعا ہے جس میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اے میرے پروردگار! میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام فرمائی۔

☆ میں وہ نیک اعمال کروں جن سے تو خوش ہو جائے۔

☆ میری اولاد بھی صالح بنا۔

۲۰۶۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والوں کے تین مراتب

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِکَ ؕ

سو جب تمہاری کافروں سے مڈبھیڑ ہو جائے، تو گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب تم ان پر غالب آجاؤ تو قید میں مضبوط باندھ لو پھر بعد میں یا تو احسان کے طریق پر یا فدیہ لے کر چھوڑ دو، یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے

وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰکِنْ لِّیَبْلُوَاۡ بَعْضَکُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ○

اور اگر اللہ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا، لیکن (اس کا منشا یہ ہے) کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعہ سے لے لے، جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔

سَیَهْدِیْهِمْ وَیُصْلِحُ بَالَهُمْ ○ۚ

انہیں راہ دکھائے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دے گا۔

وَیُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ○
(محمدؐ۔۴تا۶)

اور انہیں اس جنت میں لے جائے گا جس سے انہیں شناسا کر دیا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والوں کے تین مراتب بیان ہوئے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرمائے گا۔

☆ ان کا حال درست کر دے گا۔

☆ ان کو اس جنت میں داخل کرے گا۔ جس سے وہ پہلے ہی اُن کو واقف کرا چکا ہے۔

۲۰۷۔ تین شخص جہاد سے مستثنیٰ

لَیۡسَ عَلَی الۡاَعۡمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الۡمَرِیۡضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ یُدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۚ وَمَنۡ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبۡہُ عَذَابًا اَلِیۡمًا۠

(الفتح۔۱۷)

اندھے پر کوئی حرج نہیں ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے، جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اسے اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے (درختوں) تلے نہریں جاری ہیں اور جو منہ پھیر لے اسے دردناک عذاب (کی سزا) دے گا۔

فائدہ: اِس آیت میں تین شخصوں کا ذکر ہے جو جہاد سے مستثنیٰ ہیں۔

☆ اندھا۔

☆ لنگڑا۔

☆ بیمار۔

۲۰۸۔ بیعت رضوان میں شریک صحابہ کرام کو تین خوشخبریاں

لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ عَلَیۡہِمۡ وَاَثَابَہُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا ۙ۠ وَّمَغَانِمَ کَثِیۡرَۃً یَّاۡخُذُوۡنَہَا ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا۠

(الفتح۔۱۸۔۱۹)

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔

او بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

فائدہ: اِن آیات میں بیعت رضوان میں شریک صحابہ کرام کو تین خوشخبریاں دی گئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا۔

☆ قریبی فتح نصیب ہوگی۔

☆ وہ بہت سامالِ غنیمت حاصل کریں گے۔

۲۰۹۔ نبیٔ کریم ﷺ کا ادب واحترام کرنے والوں پر تین انعامات

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ○

(الحجرات۔۳)

بے شک جولوگ رسول اللہ کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کواللہ نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے، ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں نبیٔ کریم ﷺ کا ادب واحترام کرنے والوں پر تین انعامات کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اُن کوتقویٰ کا عادی بنادیا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ان کی غلطیوں کوبخش دیا۔

☆ اللہ تعالیٰ ان کواجرِعظیم عطا کرے گا۔

۲۱۰۔ مومن کے لیے تین مکروہات

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ○

(الحجرات۔۷)

اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں، اگر وہ تمہارا کہا کرتے رہے بہت امور میں، تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لیے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے، یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔

فائدہ: اِس آیت میں مومن کے لیے تین مکروہات کا ذکر ہے۔

☆ کفر۔

☆ فسق۔

☆ نافرمانی۔

۲۱۱۔ ایک آیت میں تین باتوں کی ممانعت

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

(الحجرات۔۱۱)

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اُڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو بُرے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔

فائدہ: اِس آیت میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ دوسروں کا مذاق اڑانا۔

☆ دوسروں کے منہ پر عیب لگانا۔

☆ دوسروں کے بُرے نام رکھنا۔

۲۱۲۔ ایک آیت میں تین باتوں کی ممانعت

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○

(الحجرات۔۱۲)

اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے ولا مہربان ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ بدگمانی۔

☆ تجسُّس۔

☆ غیبت۔

۲۱۳۔ ایک آیت میں انسانی وحدت ومساوات کی تین حقیقتیں

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝

(الحجرات۔۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو ، کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں ، اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزّت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے، یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں انسانی وحدت ومساوات کی تین حقیقتیں بیان کی گئی ہیں۔

☆ تمام انسان ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت سے پیدا ہوئے ہیں۔اُن سب کی اصل ایک ہے۔

☆ ان کے درمیان باہمی تعارف کے لیے اُن کے کنبے اور قبیلے بنا دیئے گئے، یہ اس لیے نہیں کہ ایک قبیلہ دوسرے پر فضیلت جتائے۔

☆ انسان اور انسان کے درمیان فضیلت اگر ہے تو وہ تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

۲۱۴۔ ایمان کے تین پہلو

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

(الحجرات۔۱۵)

مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں، (اپنے دعوائے ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔

فائدہ: اِس آیت میں ایمان کے تین پہلو بیان ہوئے ہیں۔

☆ زبان سے اقرار کرنا۔

☆ دل سے تصدیق کرنا۔

☆ عمل بالجوارح۔

۲۱۵۔ متقی اور محسن کی تین صفات

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍۙ○	بے شک تقویٰ والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے۔
اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَؕ○	ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے۔ وہ تو اس سے پہلے ہی نیکوکار تھے۔
كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ○	وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔
وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ○	اور وقت سحر استغفار کیا کرتے تھے۔
وَفِىْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ○ (الذاریٰت۔۱۵تا۱۹)	اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔

فائدہ: اِن آیات میں متقی اور محسن کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔

☆ وہ رات کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور اس کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہوئے گزارتے تھے۔

☆ وہ سحر کے وقت اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے تھے۔

☆ وہ مانگنے والوں اور ضرورت مندوں کا حق ادا کرتے تھے۔

۲۱۶۔ کفّار کی تین دیویاں

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰىۙ○	کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا۔
وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى○ (النجم۔۱۹۔۲۰)	اور منات تیسرے پچھلے کو۔

فائدہ: اِن آیات میں کفار کی تین دیویوں کا ذکر ہے۔

☆ لات۔ یہ بنوثقیفہ کا بت طائف میں تھا۔ اس کی انسانی شکل تھی۔

☆ عزیٰ۔ یہ ابن شیبان کا بت نخلہ میں تھا۔ یہ درخت کی صورت میں تھا۔

☆ مناۃ۔ یہ خزاعہ کا بت مکہ اور مدینہ کے درمیان قُدید کے مقام پر تھا۔ یہ پتھر کی صورت میں تھا۔

۲۱۷۔ قیامت کے دن تین گروہ

وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝	اور تم تین جماعتوں میں ہو جاؤ گے۔
فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝	پس داہنے ہاتھ والے کیسے اچھے ہیں، داہنے ہاتھ والے۔
وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝	اور بائیں ہاتھ والے کیا حال ہے بائیں ہاتھ والوں کا۔
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ (الواقعہ۔۷تا۱۰)	اور جو آگے والے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں۔

فائدہ: اِن آیات میں تین گروہوں کا ذکر ہے۔

☆ عام مومنین کا گروہ۔ اس گروہ کے لوگوں کو ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔

☆ کافروں کا گروہ۔ ان کو ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھوں میں پکڑائے جائیں گے۔

☆ خواص مومنین کا گروہ۔ یہ ایمان قبول کرنے میں سبقت کرنے اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔

۲۱۸۔ جنتی مشروب کے تین برتن

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ۬ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ (الواقعہ۔۱۸)	آبخورے اور جگ لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پُر ہو۔

فائدہ: اِس آیت میں جنتی مشروب کے تین برتنوں کا ذکر ہے۔

☆ آبخورے۔

☆ جگ۔

☆ پیالہ۔

۲۱۹۔ ایک آیت میں مقربین کے لیے تین نعمتوں کا ذکر

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ۙ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝
(الواقعہ۔۸۸تا۸۹)

پس جو کوئی بارگاہ الٰہی سے قریب کیا ہوا ہوگا۔ اسے تو راحت ہے اور غذائیں ہیں اور آرام والی جنت ہے۔

فائدہ: اِن آیات میں مقربین کے لیے تین نعمتوں کا ذکر ہے۔

☆ راحت۔

☆ رزق۔

☆ نعمت والی جنت۔

۲۲۰۔ ہر رسول کے ساتھ تین چیزیں

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝
(الحدید۔۲۵)

یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں، اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت وقوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے، بے شک اللہ قوت والا اور زبردست ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں ان تین چیزوں کا ذکر ہے جو سب رسول، اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے تھے

☆ بیّنات۔ کھلی کھلی نشانیاں۔

☆ کتاب۔ جس میں انسان کی ہدایت کے لیے ساری تعلیمات لکھ دی گئی تھیں۔

☆ میزان۔ انصاف۔

۲۲۱۔ ظہار کے کفارہ کی تین صورتیں

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

(المجادلۃ ۔۳۔۴)

جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرلیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے، اس کے ذریعہ سے تم نصیحت کیے جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

ہاں جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دو مہینوں کے لگا تار روزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے یہ اس لیے کہ تم اللہ کی اور اس کے رسول کی حکم برداری کرو، یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کفار ہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فائدہ: اِن آیات میں ظہار کے کفارہ کا بیان ہے۔

☆ ایک غلام آزاد کرنا۔

☆ اس کی طاقت نہ ہو تو پے در پے بلا ناغہ دو مہینے کے روزے رکھنا۔

☆ اگر پے در پے دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

۲۲۲۔ ایک آیت میں تین باتوں سے ممانعت اور تین باتوں کا حکم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (المجادلہ ۔۹)

اے ایمان والو! تم جب سرگوشی کرو تو یہ سرگوشیاں گناہ اور ظلم (زیادتی) اور نافرمانیٔ پیغمبر کی نہ ہوں، بلکہ نیکی اور پرہیز گاری کی باتوں پر سرگوشی کرو اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے۔

فائدہ: اِس آیت میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے اور تین باتوں کا حکم ہے۔

☆ گناہ کے کام کے مشورے نہ کرو۔

☆ زیادتی کرنے کے مشورے نہ کرو۔

☆ نبی کی نافرمانی کے مشورے نہ کرو۔

فائدہ: جن تین باتوں کا حکم ہے، وہ یہ ہیں۔

☆ نیکی کے کام کے مشورے کرنے چاہئیں۔

☆ اپنے بچاؤ کے مشورے کرنے چاہئیں۔

☆ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔

۲۲۳۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (الحشر۔۲۴)

وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا، اسی کے لیے (نہایت) اچھے نام ہیں۔ ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات بیان ہوئی ہیں جن کا تعلق ایجاد سے ہے۔

☆ الخالق۔

☆ الباریٔ۔

☆ المصور۔

۲۲۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین بشارتیں

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا

اور جب مریم (علیہا السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم

لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا ۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ ۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

(الصّف ۔ ۶)

سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے۔

فائدہ: اِس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین بشارتوں کا ذکر ہے۔

☆ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

☆ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کردہ کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں۔

☆ میں یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد ایک رسول تشریف لائیں گے جن کا اسم گرامی احمد ہوگا۔

۲۲۵۔ اللہ تعالیٰ سے تجارت میں تین فائدے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(الصّف ۔ ۱۰ تا ۱۲)

اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

فائدہ: اِن آیات میں اللہ تعالیٰ سے تجارت میں تین فوائد بیان ہوئے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہنا۔

☆ گناہوں کی معافی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی اُس جنت میں داخل ہونا جس کی نعمتیں لازوال ہیں۔

۲۲۶۔ تخلیقِ کائنات کی تین حکمتیں

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل وحکمت سے پیدا کیا، اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

(التغابن۔۳)

فائدہ: اِس آیت میں تخلیق کائنات کی تین حکمتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات برحق پیدا کی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا ہے۔

☆ انسان کو آخر اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹنا ہے۔

۲۲۷۔ بیوی بچوں کی دشمنی میں تین باتیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(التغابن۔۱۴)

فائدہ: اِس آیت میں بیوی بچوں کی دشمنی سے متعلق تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ دین اسلام کے لحاظ سے بیوی بچے دشمن ہوسکتے ہیں۔ جب وہ اطاعت الٰہی سے روکیں۔

☆ بیوی بچوں کی محبت میں اسلام کی تعلیمات کے خلاف کوئی کام نہ ہو جائے۔ اس لیے ان سے ہوشیار رہنے کے لیے فرمایا گیا ہے۔

☆ بیوی بچوں کو معاف کرنے اور عفو ودرگزر سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے۔

۲۲۸۔ تین عورتیں جن کی عدت قروء سے شروع نہیں ہوتی

وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ○

(الطلاق۔۴)

تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے نا اُمید ہو گئی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔

فائدہ: اس آیت میں اُن تین قسم کی عورتوں کا ذکر ہے جن کی عدت، طلاق کی صورت میں قروء سے شمار نہیں ہو سکتی۔

☆ عمر رسیدہ عورت جس کا حیض بند ہو گیا ہو۔
☆ وہ عورت جسے حیض آنا شروع ہی نہیں ہوا۔
☆ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔

۲۲۹۔ دوزخ کے فرشتوں کی تین خصوصیات

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِکَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○

(التحریم۔۶)

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں دوزخ کے فرشتوں کی تین خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ سخت دل مضبوط فرشتے ہیں۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔

☆ اُنہیں جو حکم ملتا ہے، بجالاتے ہیں۔

۲۳۰۔ تین قسم کی عورتوں کی مثال

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ○

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح (علیہ السلام) کی اور لوط (علیہ السلام) کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت کی۔ پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتو!) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○

اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جبکہ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ○

(التحریم۔۱۰تا۱۲)

اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم علیہا السلام) نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ عبادت گزاروں میں سے تھی۔

فائدہ: ان آیات میں تین قسم کی عورتوں کی مثال بیان ہوئی ہے۔

☆ حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی بیویاں ایمان نہ لائیں۔ اس لیے انبیاء کی بیویاں ہونا ان کے کچھ کام نہ آیا اور وہ جہنم کی مستحق ہوئیں۔

☆ خدا کے دشمن فرعون کی بیوی ایمان لے آئیں اور خدا نے انہیں جنت کا مستحق بنا دیا۔

☆ حضرت مریم علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک سخت آزمائش میں ڈالا۔ اُنہیں کنوارپن کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے معجزے کے طور پر حاملہ کر دیا گیا۔ وہ ایک سچی مومنہ کی حیثیت سے اس آزمائش میں کامیاب ہوئیں اور جنت میں فضیلت والی عورتوں میں شامل ہو کر اعلیٰ مقام پر سرفراز ہوئیں۔

۲۳۱۔ یقین کے تین مراتب

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○	بے شک (یہ جھٹلانا) کافروں پر حسرت ہے،
وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ○	اور بے شک (وشبہ) یہ یقینی حق ہے۔
(الحاقہ۔۵۰۔۵۱)	
كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ○	ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لو۔
لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○	تو بے شک تم جہنم دیکھ لو گے۔
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ○	اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔
(التکاثر۔۵تا۷)	

فائدہ: ان آیات میں یقین کے تین مراتب کا ذکر ہے۔

☆ علم الیقین۔ یہ علمی دلائل سے حاصل ہوتا ہے۔

☆ عین الیقین۔ یہ مشاہدہ سے حاصل ہوتا ہے۔

☆ حق الیقین۔ یہ اس چیز کے اندر داخل ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔

۲۳۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ میں تین باتیں

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○	(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ○ (نوح۔۲،۳)	کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت نوح علیہ السلام نے آغازِ رسالت میں جن تین باتوں کی تبلیغ کی ان کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت۔

☆ تقویٰ۔

☆ میری (رسول) کی اطاعت۔

۲۳۳۔ ایک آیت میں دوزخ کی تین چیزوں کا ذکر

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ؁ (الدھر۔۴)

یقیناً ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور شعلوں والی آگ تیار کر رکھی ہے۔

فائدہ: اس آیت میں دوزخ کی تین چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ زنجیریں۔

☆ طوق۔

☆ شعلوں والی آگ۔

۲۳۴۔ نیک بندوں کی تین صفات

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ؁

جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ؁ (الدھر۔۷،۸)

اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں، مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔

فائدہ: ان آیات میں نیک بندوں کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔

☆ وہ نذر پوری کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لیے مانی گئی ہو۔

☆ وہ اس دن سے ڈرتے ہوئے گناہ نہیں کرتے۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

۲۳۵۔ سورۃ الدھر میں چاندی کا تین بار ذکر

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۟ ۝
اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے۔

قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝
شیشے بھی چاندی کے جن کو (ساقی نے) اندازے سے ناپ رکھا ہوگا۔

(الدھر۔۱۵۔۱۶)

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝
ان کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا۔ اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا۔

(الدھر۔۲۱)

فائدہ: سورۃ الدھر کی ان تین آیات میں چاندی کا تین بار ذکر ہوا ہے۔

۲۳۶۔ تین شاخوں والے سائے

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝
اس دن جھوٹ جاننے والوں کے لیے وائے اور افسوس ہے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ۚ
اس دوزخ کی طرف جاؤ جسے تم جھٹلاتے رہے تھے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ۙ
چلو تین شاخوں والے سائے کی طرف۔

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ؕ
جو دراصل نہ سایہ دینے والا ہے اور نہ شعلے سے بچا سکتا ہے۔

(المرسلت۔۲۸ تا ۳۱)

فائدہ: ان آیات میں دوزخ کے تین شاخوں والے سائے کا ذکر ہے۔

۲۳۷۔ بارش کے پانی سے اُگنے والے پودوں کی تین قسمیں

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ۙ
اور بدلیوں سے ہم نے بکثرت بہتا ہوا پانی برسایا۔

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ۙ
تا کہ اس سے اناج اور سبزہ اُگائیں۔

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًاؕ — اور گھنے باغ (بھی) اُگائیں۔

(النبا۔۱۴تا۱۶)

فائدہ: ان آیات میں بارش کے پانی سے اُگنے والے تین قسم کے پودوں کا ذکر ہے۔

☆ اناج۔ جیسے گندم، چاول، جو، مکئی وغیرہ کے پودے۔

☆ سبزہ۔ جیسے سبزیاں، چارہ وغیرہ کے پودے۔

☆ گھنے باغ۔ جیسے درخت۔

۲۳۸۔ ایک بات پر اللہ تعالیٰ کی تین چیزوں کی قسم

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ — مجھے شفق کی قسم!

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ — اور رات کی! اور اس کی جمع کردہ چیزوں کی قسم۔

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ — اور چاند کی جب کہ وہ کامل ہو جاتا ہے۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍؕ — یقیناً تم ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچو گے۔

(الانشقاق۔۱۶تا۱۹)

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک مسلسل تغیر اور درجہ بدرجہ تبدیلی پر تین چیزوں کی قسم کھائی ہے۔

☆ سورج ڈوبنے کے بعد شفق کی سُرخی۔

☆ دن کے بعد رات کی تاریکی۔

☆ چاند کا ہلال سے درجہ بدرجہ بڑھ کر بدر کامل بننا۔

۲۳۹۔ ایک بات پر اللہ تعالیٰ کی تین چیزوں کی قسم

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ — برجوں والے آسمان کی قسم!

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ — وعدہ کیے ہوئے دن کی قسم!

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍؕ — حاضر ہونے والے اور حاضر کیے گئے کی قسم!

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ — (کہ) خندقوں والے ہلاک کیے گئے۔

(البروج۔۱تا۴)

فائدہ: ان آیات میں خندقوں میں آگ بھڑکا کر ایمان والوں کو جلانے والوں کی ہلاکت اور بربادی پر اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کی قسم کھائی ہے۔

☆ برجوں والے آسمان۔

☆ روزِ قیامت جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

☆ دیکھنے والے اور دیکھی جانے والی۔

۲۴۰۔ ایک بات پر اللہ تعالیٰ کی تین چیزوں کی قسم

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى ۙ قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔

وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓى ۙ اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا۔

(اللیل۔۱ تا ۳)

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کی قسم کھائی ہے۔ کہ جس طرح رات اور دن اور نر اور مادہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اسی طرح انسانی کوششیں اپنی نوعیت اور نتائج کے لحاظ سے مختلف ہوسکتی ہیں۔

☆ رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔

☆ دن کی قسم جب وہ روشن ہو۔

☆ اُس ذات کی قسم جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔

۲۴۱۔ انسانی مساعی کی ایک قسم میں تین چیزیں

اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰى ؕ یقیناً تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہے۔

فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰى وَاتَّقٰى ۙ جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے)۔

وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰى ۙ اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰى ؕ (اللیل۔۴تا۷) تو ہم بھی اسکو آسان راستے کی سہولت دیں گے۔

فائدہ: ان آیات میں انسانی مساعی کی ایک قسم میں تین چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ اس مساعی پر اللہ تعالیٰ انسان کو نیکی واطاعت کی توفیق دیتا اور ان کو اس کے لیے آسان کر دیتا ہے۔

☆ خیر کے کاموں پر خرچ کرے۔

☆ اس کے دل میں خدا کا خوف ہو۔

☆ وہ بھلائی کی تصدیق کرے۔

۲۴۲۔ انسانی مساعی کی دوسری قسم میں تین چیزیں

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰیۙ ۝ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی۔

وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰیۙ ۝ اور نیک بات کی تکذیب کی،

فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰیؕ ۝ تو ہم بھی اس کی تنگی ومشکل کے سامان میسّر کر دیں گے۔

(اللیل۔۸تا۱۰)

فائدہ: ان آیات میں انسانی مساعی کی دوسری قسم میں تین چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ اس مساعی پر اللہ تعالیٰ انسان کے لیے شر کا راستہ آسان اور خیر کا راستہ مشکل کر دیتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے احکام سے بے پرواہی برتے۔

☆ آخرت کی جزاء کا انکار کرے۔

۲۴۳۔ نبیٔ کریم ﷺ پر تین انعامات

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰیۖ ۝ کیا اس نے تجھے یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟

وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰیۖ ۝ اور تجھے راہ بھولا پا کر ہدایت نہیں دی۔

وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰیؕ ۝ اور تجھے نادار پا کر تونگر نہیں بنا دیا؟

(الضحیٰ۔۶تا۸)

فائدہ: ان آیات میں نبیٔ کریم ﷺ پر تین انعامات کا ذکر ہے۔

☆ یتیم پایا اور پناہ دی۔

☆ راہ بھولا پایا اور ہدایت دی۔

☆ مفلس پایا اور غنی کیا۔

۲۴۴۔ نبیٔ کریم ﷺ کو تین ارشادات

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝	پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر۔
وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝	اور نہ سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ۔
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝	اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتا رہ۔

(الضحیٰ۔۹تا۱۱)

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نبیٔ کریم ﷺ کو تین ارشادات فرمائے ہیں۔

☆ یتیم پر سختی نہ کر۔

☆ سوالی کو نہ ڈانٹ۔

☆ اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کرتا رہ۔

۲۴۵۔ نبیٔ کریم ﷺ پر تین احسانات

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝	کیا ہم نے تیرے لیے تیرا سینہ نہیں کھولا۔
وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝	اور تجھ سے تیرا بوجھ اتار دیا۔
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝	جس نے تیری پیٹھ توڑ رکھی تھی۔
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝	اور ہم نے تیرے ذکر کو تیرے لیے بلند کیا۔

(الم نشرح۔۱تا۴)

فائدہ: ان آیات میں نبیٔ کریم ﷺ پر تین احسانات بیان ہوئے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا سینہ کھول دیا یعنی نبوت کے بعد آپ ﷺ کا سینہ منور اور فراخ ہو گیا تاکہ حق واضح بھی ہو جائے اور دل میں سما بھی جائے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وہ بوجھ جس نے آپ ﷺ کی کمر توڑ رکھی تھی اتار دیا اور آپ کے دل کو دلائل اور اطمینان سے بھر دیا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذکر کو بلند کیا اور اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیا۔

۲۴۶۔ لیلۃ القدر کا تین بار ذکر

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝ یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا۔
وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝ تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟
لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۝ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
(القدر۔ ۱ تا ۳)

فائدہ: ان آیات میں لیلۃ القدر کا تین بار ذکر ہے۔

۲۴۷۔ تین تین آیات والی تین سورتیں

وَالۡعَصۡرِ ۝ زمانے کی قسم!
اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍ ۝ بے شک (بالیقین) انسان نقصان میں ہے۔
اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ۝ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔
(العصر۔ ۱ تا ۳)

اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ۝ یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے۔
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ۝ پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝ یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے۔
(الکوثر۔ ۱ تا ۳)

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۝ جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔
وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۝ اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لے۔

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ (النصر ۔ ۱تا۳)
تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ۔ حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

فائدہ: قرآن مجید میں یہ تین سورتیں ایسی ہیں۔ العصر۔ الکوثر اور النصر جن میں ہر ایک کی تین تین آیات ہیں۔

۲۴۸۔ قرآن مجید کی آخری سورت میں تین مستعاذ بہ اور تین مستعاذ منہ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔

مَلِکِ النَّاسِ ۝ لوگوں کے مالک کی،

اِلٰهِ النَّاسِ ۝ لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَنَّاسِ ۝ وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے،

الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ (الناس ۔ ۱تا۶) (خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین مستعاذ بہ اور تین مستعاذ منہ بیان فرمائے ہیں۔

تین مستعاذ بہ۔ (جن کے ذریعے سے پناہ طلب کی جائے)۔

☆ رب الناس۔ (لوگوں کا پروردگار)

☆ ملک الناس۔ (لوگوں کا بادشاہ)

☆ الٰہ الناس۔ (لوگوں کا معبود)

تین مستعاذ منہ۔ (جن سے پناہ طلب کی جائے)۔

☆ خناس یعنی شیطان۔

☆ جن۔

☆ انسان۔

ثلاثیات

قرآن وحدیث

مولف
انجنیئر عبدالمجید انصاری

حصہ دوم

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصّہ دوم

بحوالہ

حدیث شریف

ا۔ شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ کے تین تحفے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ انْتَهٰى بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِیَ فِی السَّمَآءِ السَّادِسَةِ وَاِلَيْهَا يَنْتَهِیْ مَا عُرِجَ بِهٖ مِنْ تَحْتِهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِیْ مَا هُبِطَ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا حَتّٰى تُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ: فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَاُعْطِیَ ثَلٰثًا ۔ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِهٖ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ۔ الْمُقْحِمَاتُ ۔

(ترمذی، نسائی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی تو (آپ ﷺ) کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا جو چھٹے آسمان میں ہے، جو چیزیں (یعنی نیکیاں یا روحیں) زمین سے اوپر چڑھ جاتی ہیں وہ وہاں پر تھم جاتی ہیں، اسی طرح جو چیزیں (یعنی اوامرِ الٰہی) اوپر سے اترتی ہیں وہ بھی وہاں آکر تھم جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ لی جاتی ہیں اس سے (یعنی ملائکہ وہاں سے لے کر جہاں حکم ہوتا ہے وہاں پہنچاتے ہیں)، پڑھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى۔ جب ڈھانپ لیا سدرۃ المنتہیٰ کو اس چیز نے جس نے ڈھانپا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا مراد اس سے پروانے ہیں سونے کے (انوارِ الٰہی کو تشبیہ دی سونے کے تیتر پنکھیوں سے)، ایک روایت میں ہے جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ (یعنی ٹڈیاں سونے کی)، تو دی گئیں آپ ﷺ کو معراج کی رات میں تین چیزیں۔ ایک تو پانچ نمازیں، دوسری اخیر آیتیں سورۃ بقرۃ کی یعنی اٰمن الرسول سے اخیر تک، تیسرے جو شخص آپ ﷺ کی امت میں سے مرجائے لیکن اللہ کے ساتھ اس نے کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو اس کے گناہ کبیرہ بخش دیئے جائیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین چیزوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو شب معراج میں عنایت فرمائیں۔

☆ پانچ نمازیں۔

☆ سورۃ بقرہ کی آخری آیات یعنی آمن الرسول سے اخیر تک۔

☆ نبی کریم ﷺ کی امت کے اس شخص کی بخشش ہو جائے گی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہوگا۔

۲۔ وضو میں اعضاء کو تین بار دھونا

عَنْ اَبِیْ حَیَّۃَ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ کَفَّیْهِ حَتّٰی اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَذِرَاعَیْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّۃً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ کَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(ترمذی، نسائی)

حضرت ابی حیہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے دونوں ہاتھ خوب صاف کر کے دھوئے پھر تین کلیاں کیں اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے اور ایک بار سر کا مسح کیا۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ انہوں نے وضو سے بچا ہوا پانی لیا اور کھڑے ہو کر پیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے چاہا کہ تم کو دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو کیسا تھا

فائدہ: اس حدیث میں وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھونے کا ذکر ہے۔

۳۔ وضو میں ناک تین بار جھاڑنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے پھر وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے

يَبِيتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ.

(نسائی)

اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نیند سے جاگنے کے بعد وضو میں تین بار ناک جھاڑنے کا حکم ہے۔

۴۔ تین باتوں کا حکم

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَاخَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلٰثَةِ اَشْيَآءَ فَاِنَّهٗ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَلَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَانُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ.

(ترمذی، نسائی)

حضرت عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ قسم خدا کی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے (یعنی بنی ہاشم کو) خاص نہیں کیا کسی بات سے (یعنی دین کی باتیں جیسی سب کو بتائیں ویسی ہی ہم کو بھی بتائیں) مگر تین باتوں سے، ایک تو حکم ہوا ہم کو وضو پورا کرنے کا۔ دوسرے زکوٰۃ نہ کھانے کا۔ تیسرے گدھوں کا گھوڑیوں پر نہ کودنے کا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں کا حکم ہے۔

- ☆ وضو پورا کریں۔
- ☆ زکوٰۃ کا مال نہ کھائیں۔
- ☆ گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔

۵۔ پہلی صف کے لیے تین بار دعا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِيْ وَاحِدَةً.

(نسائی)

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی صف کے لیے تین بار دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک بار۔

فائدہ: اس حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی صف کے لیے تین بار دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک بار۔

۶۔ تین چیزیں سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ، الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ

قَالَ ، قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الاحْمَرِ! فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَقَالَ (الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ)

(ابن ماجہ، ابوداؤد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا، آدمی کی نماز ٹوٹ جائے گی، اگر اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے نہ ہو، اور عورت یا گدھا یا کالا کتا سامنے سے گزرے، راوی نے کہا، میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ کالے کتے کی تخصیص کیا ہے، اگر لال کتا ہو، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، جیسے تو نے مجھ سے پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا، کالا کتا شیطان ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین چیزوں کا ذکر ہے جن کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور نماز ٹوٹنے کا مطلب، خشوع خضوع کا فقدان ہے۔

- ☆ عورت۔
- ☆ گدھا۔
- ☆ کالا کتا۔

۷۔ مسافر کے لیے موزے پر مدت مسح تین دن

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ.

(ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت خزیمہ بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ سے مدت مسح موزے کی پوچھی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن۔

فائدہ: اس حدیث میں مسافر کے لیے موزے پر مدت مسح تین دن بیان کی گئی ہے۔

۸۔ بے عذر تین بار جمعہ کی نماز چھوڑنے والے کے دل پر مہر

عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ، وَکَانَ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ (مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَهَاوُنًا بِهَا، طُبِعَ عَلٰی قَلْبِهٖ)

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے۔ انہوں نے کہا کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے تین بار جمعہ کی نماز چھوڑ دی اس کے دل پر مہر ہو جائے گی۔

فائدہ: اس حدیث میں بے عذر تین بار جمعہ کی نماز چھوڑنے والے کے دل پر ہونے کا ذکر ہے۔

۹۔ جمعہ میں تین طرح کے آدمی آتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا یَلْغُوْ هُوَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا یَدْعُوْ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَآءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَآءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَّسُکُوْتٍ وَّلَمْ یَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَّلَمْ یُؤْذِ اَحَدًا فَهِیَ کَفَّارَةٌ اِلَی الْجُمُعَةِ الَّتِیْ تَلِیْهَا وَزِیَادَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَّذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ میں تین طرح کے آدمی آتے ہیں۔ ایک تو وہ شخص جو وہاں آ کر بے ہودہ بات کرے اس کا حصہ یہی ہے (یعنی اس کو کچھ ثواب نہیں)۔ دوسرا وہ شخص جو وہاں آ کر دعا کرے تو اللہ جل جلالہٗ کو اختیار ہے اس کی دعا قبول کرے یا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو وہاں آ کر خاموش رہے نہ لوگوں کی گردن پھاندے نہ کسی کو تکلیف دے۔ اس کے گناہ دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زیادہ تک بخش دیئے جائیں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو ایک نیکی کرے گا اس کو دس گنا ثواب ملے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں جمعہ کی نماز میں تین طرح کے آدمی کے آنے کا ذکر ہے۔

☆ وہ شخص جو وہاں آکر بے ہودہ بات کرے۔
☆ وہ شخص جو وہاں آکر دعا کرے۔
☆ وہ شخص جو وہاں آکر خاموش رہے۔ نہ وہ لوگوں کی گردن پھاندے اور نہ کسی کو تکلیف دے۔

۱۰۔ رات کو سر پر شیطان کی تین گرہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ بِاللَّیْلِ بِحَبْلٍ فِیْهِ ثَلَاثُ عُقَدٍ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاةِ انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ کُلُّهَا فَیُصْبِحُ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ قَدْ اَصَابَ خَیْرًا. وَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ، اَصْبَحَ کَسِلًا خَبِیْثَ النَّفْسِ لَمْ یُصِبْ خَیْرًا
(متفق علیہ۔ مشکوۃ۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، شیطان تم میں سے ایک کے اخیر سر پر (یعنی گدی پر) رات کو گرہ باندھتا ہے۔ ایک رسی میں تین گرہیں ہوتی ہیں، پھر اگر وہ جاگا اور اللہ کی یاد کی، تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب کھڑا ہوا اور وضو کیا تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، پھر جب نماز کے لیے کھڑا ہوا، تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اب صبح کو خوش، نیک نفس رہتا ہے اور بھلائی حاصل کرتا ہے اور جو ایسا نہ کیا، تو صبح کو سست اور بدنفس رہتا ہے، بھلائی حاصل نہیں کرتا۔

فائدہ: اس حدیث میں رات کو سر پر شیطان کی تین گرہوں کا ذکر ہے۔
☆ اگر وہ شخص جاگا اور اللہ تعالیٰ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔
☆ جب وہ کھڑا ہوا اور وضو کیا تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔
☆ جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوا تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔

۱۱۔ تین باتوں سے منع کیا گیا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ ثَلٰثٍ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ یُّوَطِّنَ

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تین باتوں سے۔ ایک تو کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے۔

اَلرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلٰوةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ

(ابن ماجہ۔نسائی)

دوسرے درندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے۔ تیسرے یہ کہ نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کرلے جیسے اونٹ مقرر کرلیتا ہے یعنی وہیں نماز پڑھا کرے دوسری جگہ نہ پڑھے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ نماز میں کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے۔

☆ درندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے۔

☆ نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کرنے سے۔

۱۲۔ نماز کی قصر تین فرسخ پر

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيْدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَمْيَالٍ اَوْثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعْبَةُ شَكَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ

(ابوداؤد)

حضرت یحییٰ بن یزید الهنائی نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا نماز کے قصر کے متعلق، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ کی راہ پر جاتے تو دو رکعتیں پڑھتے شک کیا شعبہ نے۔

فائدہ: اس حدیث میں نماز کی قصر کے لیے تین فرسخ کی مسافت کا بیان ہے۔تین فرسخ نو میل ہوتے ہیں اور نو میل ۱۴، ۱۵ کلومیٹر ہوتے ہیں۔

۱۳۔ تین شخصوں پر لعنت

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ

روایت ہے حضرت حسن سے۔انہوں نے کہا کہ سُنا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے تین شخصوں پر۔ایک اس مرد پر کہ

سَمِعَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ یُجِبْ.

(ترمذی)

امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اس سے بیزار ہوں۔ دوسری اس عورت پر کہ رات کاٹے اور خاونداس کا اس پر غصے ہو۔ تیسرے اس مرد پر جو سنے حی علی الفلاح اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کی تین شخصوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

☆ وہ شخص کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اس سے بیزار ہوں۔

☆ وہ عورت کہ رات کاٹے اور اس کا خاونداس سے ناراض ہو۔

☆ وہ شخص جو اذان میں سنے حی علی الفلاح اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

١٤۔ تین شخصوں کی نماز اوپر نہیں جاتی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (ثَلَاثَةٌ لَا تَرْتَفِعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُءُوْسِهِمْ شِبْرًا: رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ. وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ. وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ)

(ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی نماز اوپر نہیں جاتی (یعنی اللہ جل جلالہ کے پاس اور قبول نہیں ہوتی بلکہ لوٹا دی جاتی ہے) ان کے سروں سے ایک بالشت برابر بھی۔ ایک تو اس شخص کی جو امامت کرے اور لوگ اس سے ناراض ہوں۔ دوسرے اس عورت کی جو رات گزارے اس حالت میں کہ اس کا خاونداس پر غصے ہو۔ تیسرے دو بھائی جنہوں نے محبت قطع کر دی ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں تین شخصوں کی نماز اوپر نہ جانے کا ذکر ہے۔

☆ وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرے اور وہ اس سے ناراض ہوں۔

☆ وہ عورت جو رات گزارے اور اس کا خاونداس پر غصے ہو۔

☆ وہ دو بھائی جنہوں نے محبت قطع کر دی ہو۔

۱۵۔ تین شخصوں کی نماز کانوں کے اوپر نہیں جاتی

عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ لَّا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمْ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ (ترمذی)

روایت ہے حضرت ابو غالب سے، انہوں نے کہا کہ سنا میں نے حضرت ابا امامہ رضی اللہ عنہ سے، کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں کے اوپر نہیں جاتی یعنی مقبول نہیں ہوتی۔ ایک غلام بھاگا ہوا جب تک نہ لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصّے ہو۔ تیسرے امام کہ مقتدی اس سے بیزار ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں تین شخصوں کی نماز کانوں کے اوپر نہ جانے کا بیان ہے۔

☆ وہ غلام جو بھاگا ہوا ہو جب تک نہ لوٹے۔

☆ وہ عورت جو رات کاٹے اور اس کا خاوند اس پر غصّے ہو۔

☆ وہ امام کہ مقتدی اس سے ناراض ہوں۔

۱۶۔ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ ثَلٰثَةٌ لَّا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً مَّنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ يَّاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ و رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی نماز اللہ قبول نہیں کرتا، ایک وہ جو امامت کرے اور لوگ اس سے ناراض ہوں، دوسرے وہ شخص جو نماز کو آئے، وقت قضاء ہو جانے کے بعد، تیسرے وہ شخص جو لونڈی بنالے آزاد عورت کو یا غلام بنالے آزاد مرد کو۔

فائدہ: اس حدیث میں تین آدمیوں کی نماز قبول نہ ہونے کا بیان ہے۔

☆ وہ امام جس سے لوگ ناراض ہوں۔

☆ وہ شخص جو وقت قضاء ہو جانے کے بعد نماز کو آئے۔

☆ وہ شخص جو آزاد عورت کو لونڈی بنالے یا آزاد مرد کو غلام۔

۱۷۔ تین باتیں درست نہیں

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَآءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّيْ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ.

(ابوداؤد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین باتیں کسی آدمی کو کرنا درست نہیں، ایک تو جب امام ہو۔ تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسروں کے واسطے نہ کرنا۔ اگر ایسا کرے گا تو ان کی خیانت کی۔ دوسری کسی کے گھر میں جھانکنا بغیر اس کی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اس کے گھر میں گھس گیا، تیسری نماز پڑھنا پاخانہ یا پیشاب روکے ہوئے جب تک ہلکا نہ ہوجائے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں کا ذکر ہے جو کسی آدمی کو کرنا درست نہیں۔

☆ امام کا اپنے واسطے دعا کرنا اور دوسروں کے لیے نہ کرنا۔

☆ کسی کے گھر میں جھانکنا بغیر اس کی اجازت کے۔

☆ پاخانہ یا پیشاب روکے ہوئے نماز پڑھنا جب تک ہلکا نہ ہوجائے۔ (یعنی پیشاب یا پاخانے سے فارغ نہ ہوجائے)

۱۸۔ تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ ہنستا ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَيَضْحَكُ اِلٰى ثَلَاثَةٍ، لِلصَّفِّ فِي الصَّلَاةِ، وَلِلرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ، وَ لِلرَّجُلِ يُقَاتِلُ. اُرَاهُ قَالَ خَلْفَ الْكَتِيْبَةِ. (ابن ماجہ)

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہنستا ہے تین شخصوں پر، ایک اس صف کے لوگوں پر جو نماز میں ہوتے ہیں، دوسرے اس پر جو نماز پڑھتا ہے رات میں یعنی تہجد کی، تیسرے اس پر

جو لڑتا ہے یعنی جہاد میں۔ راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ لڑتا ہے وہ لشکر کے پیچھے یعنی بعد بھاگ جانے لشکر کے۔

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے تین شخصوں پر ہنسنے کا بیان ہے۔

☆ صف کے لوگوں پر جو نماز میں ہوتے ہیں۔

☆ وہ شخص جو رات میں نماز پڑھتا ہے۔

☆ وہ شخص جو لڑتا ہے یعنی جہاد میں۔

۱۹۔ نماز کے بعد تین بار استغفار کرنا

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَآ اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ.

(ابوداؤد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر اٹھنا چاہتے تین بار استغفار کرتے (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے تین بار یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ) پھر یہ فرماتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ اخیر تک۔

فائدہ: اس حدیث میں نماز سے فارغ ہو کر اٹھنے سے پہلے تین بار استغفر اللہ کہنے کا بیان ہے۔

۲۰۔ نماز کے بعد تین بار لآ الٰہ الا اللہ......شئٍ قدیر تک پڑھنا

عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ عِنْدَ

حضرت ورّاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو حضرت مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میرے پاس وہ حدیث لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب لکھا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ

انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. (صحیح بخاری۔نسائی)

آپ ﷺ نماز پڑھ کر فرماتے تھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ تین بار۔

فائدہ: اس حدیث میں نماز کے بعد تین بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ......شَیْءٍ قَدِيْرٌ تک پڑھنے کا بیان ہے۔

۲۱۔ تین افضل کام

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ.

(صحیح بخاری۔ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! (دین کے) کاموں میں سب سے افضل کون سا کام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، میں نے پوچھا پھر کون سا کام؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا، میں نے پوچھا پھر کون سا کام؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر میں خاموش ہو رہا اگر آپ ﷺ سے اور پوچھتا تو آپ ﷺ اور بیان کرتے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین افضل کاموں کا ذکر ہے۔

☆ وقت پر نماز پڑھنا۔

☆ ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۲۲۔ تین حالات میں گھر پر نماز پڑھ سکتے ہیں

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اذان دی رات کو جس میں سردی اور ہوا بہت تھی،

وَّرِيحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ. (بخاری ومسلم)

پھر کہا کہ نماز پڑھ لوا پنے اپنے ڈیروں میں، پھر کہا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ حکم کرتے تھے مؤذن کو جب رات ٹھنڈی ہوتی تھی پانی برستا تھا کہ یہ پکارے، نماز پڑھ لوا پنے ڈیروں میں۔

فائدہ: صحیح ابوعوانہ میں ہے کہ رات ٹھنڈی ہوتی تھی یا پانی برستا تھا یا ہوا چلتی تھی، معلوم ہوا کہ ان تینوں امروں میں سے اگر ایک امر بھی ہوا تو جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے۔ (موطا امام مالک)

اس حدیث میں ان تین حالات میں گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت ہوسکتی ہے۔

- ☆ سردی۔
- ☆ بارش۔
- ☆ آندھی۔

۲۳۔ وتر کے بعد تین بار سبحان الملک القدوس پڑھنا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَكَانَ اِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا طَوَّلَ فِي الثَّالِثَةِ (نسائی)

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ابزیٰ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے اور فارغ ہوتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ تین بار کہتے اور تیسری بار لمبا کرتے۔

فائدہ: اس حدیث میں وتر کے بعد تین بار سبحان الملک القدوس پڑھنے کا ذکر ہے۔

۲۴۔ رکوع وسجود میں تین بار تسبیحات

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے، تو تین بار

رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثاً وَاِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ ثَلَاثاً (ابوداؤد)

سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہتے اور جب سجدہ کرتے، تو تین بار سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ کہتے۔

فائدہ: اس حدیث میں رکوع وسجود میں تین تین بار تسبیحات پڑھنے کا ذکر ہے۔

۲۵۔ نماز کی تین چیزیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ، وَتَحْرِیْمُھَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُھَا التَّسْلِیْمُ. (ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: کنجی نماز کی طہارت ہے اور احرام اس کا تکبیر اولیٰ ہے اور تحلیل اس کی سلام ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نماز کی تین چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ طہارت نماز کی کنجی ہے۔

☆ احرام اس کا تکبیر اولیٰ ہے۔(یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد کھانا پینا، کلام کرنا اور دیگر مصروفیات حرام ہوجاتی ہیں)

☆ تحلیل اس کا سلام ہے۔(یعنی سلام پھیرنے کے بعد مذکورہ سب چیزیں حلال ہوجاتی ہیں)

۲۶۔ گناہ اُتارنے والی تین چیزیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یُکَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَزِیْدُ بِهٖ فِی الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوْ بَلٰی. یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ، وَ کَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول للہ ﷺ نے فرمایا: کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایسی چیز کہ اللہ اس کی برکت سے گناہوں کو اتار دیتا ہے اور نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا وضو کا پورا کرنا تکلیفوں

الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ

(ابن ماجہ)

میں یعنی سردی وغیرہ میں اور بہت قدم چلنا مسجدوں کی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز سے دوسری نماز کا یعنی مسجد میں ایک نماز کے بعد دوسری کا منتظر رہنا۔

فائدہ: اس حدیث میں گناہ اتارنے والی اور نیکیوں کو بڑھانے والی تین چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ تکلیف میں وضو کا پورا کرنا۔

☆ مسجدوں کی طرف بہت قدم چل کر جانا۔

☆ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

۲۷۔ تین باتوں کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْراً وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا اوَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَيْثُ كُنْتُمْ.

(ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت بناؤ اپنے گھروں کو قبریں (جیسے قبروں میں کوئی نماز نہیں پڑھتا ویسے ہی کہیں گھروں میں بھی نماز پڑھنا چھوڑ دو) اور مت بناؤ میری قبر کو عید (کہ ایک وقت معین پر لوگ وہاں جمع ہوا کریں اس سے عرس کی ممانعت ثابت ہوئی) البتہ درود بھیجو مجھ پر جہاں تم ہو گے درود تمہارا مجھے پہنچ جائے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں کا حکم ہے۔

☆ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ یعنی گھروں میں نماز پڑھنا نہ چھوڑ دو۔

☆ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو عید نہ بناؤ۔

☆ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔

۲۸۔ تین قسم کے نمازی کے لیے نماز مختصر کرنا

عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ

حضرت قیس رضی اللہ عنہ بن ابی حازم نے کہا۔ مجھے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَا تَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِىْ مَوْعِظَةٍ اَشَدُّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَالْحَاجَةِ.

(متفق علیہ، بخاری ومسلم)

سے عرض کیا کہ میں فلاں آدمی کی وجہ سے صبح کی نماز میں حاضر نہیں ہوتا۔ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وعظ میں کبھی ناراض ہوتے نہیں دیکھا جتنا اس دن ناراض دیکھا۔ فرمایا تم لوگوں کو نفرت دلاتے ہو۔ جو بھی تم سے نماز پڑھائے اسے اختصار کرنا چاہیے کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند ہوتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں تین قسم کے نمازی کی وجہ سے نماز مختصر کرنے کا حکم ہے۔

☆ کمزور۔

☆ بوڑھے۔

☆ حاجت مند۔

۲۹۔ نماز سے متعلق تین اعمال سے گناہوں کی معافی

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ، اَوْمَعَ الْجَمَاعَةِ، اَوْ فِى الْمَسْجِدِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ.

(رواہ مسلم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کامل وضو کرتا ہے پھر فرض نماز کے لیے چل کر جاتا ہے اور نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ نماز سے متعلق تین اعمال سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

☆ کامل وضو کرنا۔

☆ فرض نماز کے لیے چل کر جانا۔

☆ نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنا۔

۳۰۔ نماز کی حفاظت کرنے والے کے لیے تین چیزیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ.

(احمد، دارمی، البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جو اس پر نگہداشت کرے۔ وہ اس کے لیے نور اور دلیل ہوگی۔ اور قیامت کے دن نجات کا ذریعہ ہوگی۔ اور جو شخص اس کی نگہداشت نہ کرے۔ نہ اس کے لیے روشنی ہوگی۔ نہ دلیل نہ ذریعۂ نجات۔ اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث میں نماز کی حفاظت کرنے والے کے لیے تین چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ روشنی۔

☆ دلیل۔

☆ ذریعۂ نجات۔

۳۱۔ جمعۃ المبارک سے متعلق تین اعمال سے گناہوں کی بخشش

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا.

(رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی وضو کرے اور اچھا وضوء کرے۔ پھر جمعہ کے لیے آئے اور توجہ سے سنے۔ اس کے گناہ آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک معاف کردیئے جاتے ہیں۔ اور جو کنکروں سے کھیلتا رہے اس نے لغو کام کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں جمعۃ المبارک سے متعلق تین اعمال سے گناہوں کی معافی کا ذکر ہے۔

☆ اچھی طرح وضو کرنا۔

☆ جمعہ کی نماز کے لیے آنا۔

☆ توجہ سے جمعہ کا خطبہ سننا۔

۳۲۔ رات کے قیام میں تین باتیں

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَابُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمَکْفَرَةٌ لِلسَّیِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ. (رواہ ترمذی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے قیام کی پابندی کرو۔ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے اللہ کے قرب کا سبب ہے اور برائیوں کو مٹاتا ہے اور گناہوں سے روکتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں رات کے قیام میں تین باتوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے قُرب کا سبب ہے۔

☆ برائیوں کو مٹاتا ہے۔

☆ گناہوں سے روکتا ہے۔

۳۳۔ حج کی تین قسمیں

عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِلْحَجِّ عَلٰی اَنْوَاعٍ ثَلَاثَةٍ: فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا: وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ: وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَمَنْ کَانَ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا: لَمْ یَحْلِلْ مِنْ شَیْءٍ مِمَّا حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ مَنَاسِکَ الْحَجِّ: وَمَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا لَمْ یَحْلِلْ مِنْ شَیْءٍ مِمَّا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے لیے تین قسموں پر۔ بعض لوگوں نے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، بعضوں نے حج مفرد کا، بعضوں نے صرف عمرے کا۔ پھر جس نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا (یعنی قِران کیا تھا) اس نے تو احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ حج کے ارکان پورے ادا کیے اور

حَـرُمَ مِنهُ حَتّٰی یَقضِیَ مَنَاسِکَ الْحَجِّ: وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَلَّ مَا حَرُمَ عَنْهُ حَتّٰى يَسْتَقْبِلَ حَجًّا.

(ابن ماجہ)

جس نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا اُس کا بھی یہی حال ہوا جس نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔ اس نے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ میں پھر حلال ہو گیا یہاں تک کہ نئے سرے سے حج کا احرام باندھے۔

فائدہ: اس حدیث میں حج کی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا۔ اس کو اِفراد کہتے ہیں۔

☆ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھنا۔ اس کو قِران کہتے ہیں۔

☆ میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر ایامِ حج میں مکہ سے حج کا احرام باندھ لینا۔ اس کو تمتع کہتے ہیں۔

پہلی دو قسموں (حج اِفراد اور حج قِران) میں حج کے تمام ارکان جب تک ادا نہیں ہو جائیں گے، احرام باندھے رکھنا ضروری ہے۔ اور تیسری قسم (حج تمتّع) میں عمرے کے بعد احرام کھول دیا جائے گا اور احرام کی پابندیوں سے بھی آزادی ہو جائے گی اور پھر دوبارہ ۸ ذوالحجہ کو مکہ ہی سے احرام باندھ کر حج کے ارکان ادا کیے جائیں گے۔

۳۴۔ طوافِ قدوم میں تین پھیروں میں رمل

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ، رَمَلَ ثَلَاثَةً وَمَشٰى اَرْبَعَةً مِنَ الْحِجْرِ اِلَى الْحِجْرِ.

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خانہ کعبہ کا پہلا طواف کرتے (یعنی طواف القدوم) تو تین پھیروں میں رمل کرتے اور چار پھیرے معمولی چال سے چلتے حجرِ اسود سے پھیرا شروع کرتے اور حجرِ اسود پر تمام کرتے۔

فائدہ: اس حدیث میں طوافِ قدوم میں تین پھیروں میں رمل کرنے کا ذکر ہے۔ رمل کا مطلب ہے، چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر تیز تیز چلنا۔ یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے۔

۳۵۔ صفا اور مروہ پر تین تین بار تکبیر کہنا

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوْ وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ (نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صفا پر کھڑے ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور فرماتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تین بار اور دعا مانگتے پھر مروہ پر ایسا ہی کرتے۔

فائدہ: اس حدیث میں صفا اور مروہ پر تین تین بار تکبیر کہنے کا ذکر ہے۔

۳۶۔ خلافِ احرام امور پر فدیہ کی تین صورتیں

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّبِهٖ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَقَالَ قَدْ اٰذَاكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِحْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْاَطْعِمْ ثَلٰثَةَ اَصْوُعٍ مِّنْ تَمْرٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ.

(نسائی، ابوداؤد)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلح حدیبیہ کے وقت اُس کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ بے شک تیرے سر کی جوئیں تم کو ایذا دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سر منڈا ڈال پھر ایک بکری ذبح کر یا تین روزے رکھ یا تین صاع کھجور چھ مسکینوں کو دے۔

فائدہ: اس حدیث میں احرام کے خلاف امر پر فدیہ کی تین صورتوں کا ذکر ہے۔

- ☆ ایک بکری کی قربانی۔ یا
- ☆ تین روزے۔ یا
- ☆ چھ مسکینوں کو تین صاع کھجور دینا۔

۳۷۔ خوشبو والے احرام کو تین بار دھونا

عَنْ يَّعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ.

(متفق علیہ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ہم جعرانہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا۔ اس نے کرتا پہنا ہوا تھا اور خلوق سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور یہ مجھ پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر جو خوشبو ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور کرتا اتار دے۔ پھر جس طرح تو حج میں کرتا ہے اسی طرح عمرہ میں کر۔

فائدہ: اس حدیث میں خوشبو والے احرام کو تین بار دھونے کا حکم ہے۔

۳۸۔ حاجی کا منیٰ میں تین دن ٹھرنا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ: وَاَتَاهُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ الْحَجُّ؟ قَالَ: اَلْحَجُّ عَرَفَةُ. فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ نَجْعَلَ يُنَادِيْ بِهِنَّ.

(نسائی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبدالرحمان بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا جب آپ ﷺ عرفات میں ٹھہرے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ نجد کے آئے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! حج کیوں کر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا حج عرفات میں ٹھہرنا ہے۔ پھر جو کوئی صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ کی رات میں (یعنی دسویں رات میں) عرفات میں آجائے اس کا حج پورا ہو گیا اور منیٰ میں تین دن رہنے کے ہیں (۱۱-۱۲-۱۳ ذوالحجہ) لیکن اگر کوئی دو دن کے بعد چلا جائے (۱۲-کو) تب بھی

اُس پر گناہ نہیں ہے اور جو ٹھہرا رہے اس پر بھی گناہ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو اپنے ساتھ سوار کرلیا وہ لوگوں سے پکار کر یہی کہہ رہا تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں حج پر منٰی میں تین دن ٹھہرنے کا ذکر ہے۔

۳۹۔ حج وعمرہ میں سر منڈانے والوں کے لیے تین بار دعا

عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً.

(مشکوٰۃ۔ رواہ مسلم)

حضرت یحیٰی بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبیٔ کریم ﷺ کو سنا۔ آپ ﷺ نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال کترانے والوں کے لیے ایک بار دُعا کی۔

فائدہ: اس حدیث میں حج وعمرہ میں سر منڈانے والوں کے لیے نبیٔ کریم ﷺ نے تین بار دعا کی۔

۴۰۔ تین افضل اعمال

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ.

(صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (لوگوں نے) رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، کہا پھر کون سا (عمل)؟ فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا پھر کون سا عمل؟ فرمایا، وہ حج جو مبرور ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں تین افضل اعمال کا ذکر ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔
- ☆ مقبول حج۔

۴۱۔ اللہ تعالیٰ کے مہمان تین ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَلْغَازِیْ وَالْحَآجُّ وَالْمُعْتَمِرُ.

(رواہ نسائی، البیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، فرماتے تھے: اللہ کے مہمان تین ہیں، جہاد کرنے والا۔ حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے تین مہمانوں کا ذکر ہے۔

- ☆ جہاد کرنے والا۔
- ☆ حج کرنے والا۔
- ☆ عمرہ کرنے والا۔

۴۲۔ حج پر قربانی میسّر نہ ہو تو تین روزے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فِیْ شَوَّالٍ اَوْ ذِی الْقَعْدَةِ اَوْ ذِی الْحِجَّةِ قَبْلَ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ بِمَكَّةَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْحَجُّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ اِنْ حَجَّ وَعَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ.

(موطا امام مالک)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ جس شخص نے عمرہ کیا حج کے مہینوں میں شوال یا ذیقعدہ یا ذی الحجہ میں قبل حج کے۔ پھر ٹھہرا رہا مکّہ میں یہاں تک کہ پالیا اُس نے حج کو۔ اُس نے تمتع کیا۔ اگر حج کرے اور اُس پر ہدی لازم ہے جس کو میسر ہو اگر ہدی میسر نہ ہو تو تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے جب حج سے لوٹے تو رکھے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین روزے حج میں اور سات روزے اپنے ملک واپس جا کر رکھنے کا حکم ہے جب حج میں قربانی میسّر نہ ہو۔ یہ قربانی اس کے لیے ضروری ہے جو حجِّ تمتُّع یا حجِّ قِران کرے۔

۴۳۔ حج سے معذور تین شخص

عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ اَوْ مَرِضَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

(ابوداؤد)

حضرت الحجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے، کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ اَوْ مَرِضَ اور اسی طرح ذکر کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں حج سے معذور تین شخصوں کا ذکر ہے۔

☆ كُسِرَ ۔ یعنی ٹوٹی ہڈی والا۔

☆ عَرِج ۔ یعنی لنگڑا۔

☆ مَرِضَ ۔ یعنی بیمار۔

۴۴۔ ایام بیض کے تین روزے

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ الْبِيْضِ. ثَلَاثَ عَشْرَةَ. وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ. وَيَقُوْلُ هُوَ كَصَوْمِ الدَّهْرِ اَوْ كَهَيْئَةِ صَوْمِ الدَّهْرِ.

(ابن ماجہ)

حضرت عبدالملک بن منہال رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض میں روزہ رکھنے کا حکم کرتے تھے، یعنی ہر مہینہ کی تیرہویں اور چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو (ان کو ایام بیض کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ چاندنی کے دن ہوتے ہیں) اور فرماتے تھے یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مثل ہے (اس لیے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تین روزوں کے تیس روزے ہو گئے گویا سارا مہینہ روزے رکھے)۔

فائدہ: اس حدیث میں ایام بیض یعنی ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو تین روزے رکھنے کا حکم ہے۔

۴۵۔ ہر مہینہ میں تین روزے

عَنْ مَعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ؟ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ كَانَ.

(ابن ماجہ)

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھتے تھے، حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے پوچھا کون سے تین دنوں میں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پروانہ کرتے کون سے تین دن ہوں (یعنی شروع مہینہ میں یا اخیر مہینہ میں یا درمیانی دنوں میں غرض تین دن ہر مہینہ میں روزہ رکھ لیتے)۔

فائدہ: اس حدیث میں ہر مہینہ میں تین روزے رکھنے کا ذکر ہے۔

۴۶۔ تین باتوں کی وصیّت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ.

(صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ کو میرے جانی دوست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کی۔ میں مرنے تک ان کو نہیں چھوڑوں گا۔ ایک تو ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔ دوسرے چاشت کی نماز پڑھنا۔ تیسرے وتر پڑھ کر سونا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں کی وصیّت کا ذکر ہے۔

- ☆ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔
- ☆ چاشت کی نماز پڑھنا۔
- ☆ وتر پڑھ کر سونا۔

۴۷۔ تین باتوں کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثٍ بِنَوْمٍ عَلٰی وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

(نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم دیا، ایک تو وتر پڑھ کر سونا، دوسرے جمعہ کے دن غسل کرنا، تیسرے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں کا حکم ہے۔

☆ وتر پڑھ کر سونا۔

☆ جمعہ کے دن غسل کرنا۔

☆ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔

۴۸۔ تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ.

(ترمذی)

روایت ہے حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزوں سے روزہ نہیں جاتا روزہ دار کا۔ ایک حجامت۔ دوسرے قے۔ تیسرے احتلام۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین چیزوں کا ذکر ہے جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ حجامت (سینگی لگوانا)۔

☆ قے۔

☆ احتلام۔

۴۹۔ روزہ توڑنے پر کفارہ کی تین صورتیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّعْتِقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے افطار کیا رمضان میں (روزہ توڑ ڈالا)

رَقَبَةً اَوْ يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِجْلِسْ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحَدٌ اَحْوَجُ مِنِّيْ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ وَقَالَ لَهٗ كُلْهُ

(ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم کیا ایک بردہ (غلام) آزاد کرنے کا یا دو مہینے پے در پے روزے رکھنے کا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا، وہ بولا مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا (یعنی ان تینوں کاموں میں سے کوئی بھی نہیں ہوسکتا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا بیٹھ۔ اتنے میں ایک ٹوکرا کھجوروں کا آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے فرمایا اس کو لے لے اور صدقہ کر، وہ بولا مجھ سے زیادہ کوئی مفلس نہیں۔ آپ ﷺ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی کچلیاں کھل گئیں، آپ ﷺ نے فرمایا تو ہی کھالے۔

فائدہ: اس حدیث میں روزہ توڑنے پر کفارہ کی تین صورتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ ایک غلام آزاد کرنا۔ یا

☆ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا۔ یا

☆ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

۵۰۔ روزہ تین شخصوں پر معاف

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى

(رواہ ابوداؤد، الترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کردی ہے اور روزہ مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے معاف کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین شخصوں پر روزہ معاف ہونے کا ذکر ہے۔

☆ مسافر۔

☆ دودھ پلانے والی عورت۔

☆ حاملہ عورت۔

نوٹ: معاف کرنے کا مطلب ہے، بعد میں رکھ لینے کی اجازت۔

۵۱۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تین بددعائیں

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقٰى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقٰى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَّا كُنَّا نَسْمَعُهُ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهُ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِيْنَ.

(بخاری، ترمذی البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ۔ہم لوگ حاضر ہو گئے۔جب آپ ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سُنی جو پہلے کبھی نہیں سُنی تھی۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) اُنہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین، جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔میں نے کہا آمین۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تین بددعاؤں کا ذکر ہے جن پر نبی کریم ﷺ نے آمین کہی۔

☆ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر اُس کی مغفرت نہ ہوئی۔

☆ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے نبیٔ کریم ﷺ کا ذکر مبارک ہوا اور وہ درود نہ بھیجے۔

☆ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا اُن میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔

۵۲۔ مقتول کی تین قسمیں

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ ؓ السَّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقَتْلٰى ثَلٰثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ فَذَالِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَ خَطَايَاهُ اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَاُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ اِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ.

(رواہ الدارمی، مشکوٰۃ)

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقتول تین قسموں پر ہیں۔ ایک مومن شخص جس نے اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ جس وقت دشمن سے ملا لڑا یہاں تک کہ قتل کردیا گیا۔ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا یہ شخص وہ شہید ہے جس کی آزمائش کی گئی ہے وہ اللہ کے عرش کے نیچے اس کے خیمہ میں ہوگا۔ انبیاء اس سے صرف درجۂ نبوت میں زیادہ ہوں گے۔ دوسرا وہ مومن شخص جس نے اچھے اور بُرے عمل کیے۔ اپنے نفس اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ جس وقت دشمن سے ملا لڑا یہاں تک کہ قتل کردیا گیا۔ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا اس میں کچھ کمی ہے۔ اس کے گناہ مٹا دیئے گئے۔ غلطیاں معاف کردی گئیں۔ تلوار گناہوں کو بہت مٹانے والی ہے اور وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل کیا جائے گا۔ اور تیسرا منافق

ہے جس نے اپنے نفس اور مال کے ساتھ جہاد کیا۔
جس وقت دشمن سے ملا لڑا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔
پس یہ شخص دوزخ میں ہے۔ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔

فائدہ: اس حدیث میں تین قسم کے مقتول کا ذکر ہے۔

☆ مومن شخص جس نے اپنے مال اور جان سے جہاد کیا اور وہ شہید ہو گیا۔
☆ مومن شخص جس نے اچھے بُرے عمل کیے اپنے مال اور جان سے لڑا اور شہید ہو گیا۔ اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔
☆ منافق شخص جس نے اپنے مال اور جان سے جہاد کیا اور قتل ہوا۔ وہ دوزخ میں جائے گا۔

۵۳۔ جہاد کی تین قسمیں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ. (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکوں سے جہاد کرو تم اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ اور اپنی زبانوں کے ساتھ۔

فائدہ: اس حدیث میں تین قسم کے جہاد کا ذکر ہے۔

☆ مال کے ساتھ جہاد۔
☆ جان کے ساتھ جہاد۔
☆ زبان کے ساتھ جہاد۔

نوٹ: جہاد کرنا مال اور جان کے ساتھ یہ ہے کہ خرچ کرے اپنا مال جہاد میں اور اپنی جان اس میں فدا کرے یا زخمی ہو۔ اور زبان کا جہاد یہ ہے کہ مذمت کرے ان کے بتوں کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے ان پر کہ وہ ذلیل ہوں اور شکست پائیں اور دعا کرے مسلمانوں کی فتح اور غنیمت ہاتھ لگنے کی اور رغبت دلائے لوگوں کو جہاد کی۔

۵۴۔ تین اعمال میں ایک بھی نہ کرنے والے پر سخت مصیبت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ یَغْزُ اَوْیُجَهِّزْ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ.

(ابوداود)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد نہیں کیا یا کسی غازی کا سامان بھی درست نہیں کیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ کی یعنی اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی خبر گیری بھلائی کے ساتھ نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کو کوئی مصیبت سخت پہنچا دے گا۔ یزید بن عبدربہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی بیان کیے، قیامت کے دن سے پہلے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین اعمال میں سے ایک بھی نہ کرنے پر دنیا اور آخرت میں سخت عذاب کا ذکر ہے۔

☆ جہاد کرنا۔

☆ کسی غازی کا سامان درست کرنا۔

☆ کسی غازی کے گھر والوں کی خبر گیری کرنا۔

۵۵۔ مومن تین طرح کے ہیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِی الدُّنْیَا عَلٰی ثَلٰثَةِ اَجْزَاءٍ نِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ یَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَکَهٗ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

(رواہ احمد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن دنیا میں تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور اس کے رسول کے پھر شک میں نہ پڑے اور جہاد کیا ساتھ اپنے مالوں کے اور اپنی جانوں کے راہ خدا میں۔ اور دوسرا وہ شخص کہ امن میں رہیں اس سے لوگ اپنے مالوں پر اور اپنی جانوں پر۔ تیسرا وہ شخص کہ جب جھانکتا ہے طمع پر چھوڑ دیتا ہے اس کو عزوجل کے واسطے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین طرح کے مومنوں کا ذکر ہے۔

☆ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر بغیر شک وشبہ کے ایمان لائے اور جہاد کرے اپنے مال اور جان سے۔

☆ وہ شخص جس سے لوگ امن میں رہیں اپنے مالوں اور جانوں پر۔

☆ وہ شخص جو طمع کو اللہ تعالیٰ کے واسطے چھوڑ دیتا ہے۔

۵۶۔ گھوڑے کے سوار کو تین حصّے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ. (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد اور اس کے گھوڑے کے لیے تین حصے دیئے ایک حصہ اس کا اور دو حصے گھوڑے کے۔

فائدہ: اس حدیث میں گھوڑے کے سوار کو تین حصّے دلانے کا ذکر ہے۔

۵۷۔ تین قرضداروں کا قرض اللہ تعالیٰ ادا کرے گا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الدَّيْنَ يُقْضٰى مِنْ صَاحِبِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذَا مَاتَ . اِلَّا مَنْ يَدِيْنُ فِيْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: الرَّجُلُ تَضْعُفُ قُوَّتُهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَسْتَدِيْنُ يَتَقَوّٰى بِهٖ لِعَدُوِّ اللّٰهِ وَعَدُوِّهٖ. وَرَجُلٌ يَمُوْتُ عِنْدَهٗ مُسْلِمٌ، لَا يَجِدُ مَا يُكَفِّنُهٗ وَيُوَارِيْهِ اِلَّا بِدَيْنٍ. وَرَجُلٌ خَافَ اللّٰهَ عَلٰى نَفْسِهِ الْعُزْبَةَ، فَيَنْكِحُ خَشْيَةً عَلٰى دِيْنِهٖ. فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ عَنْ هٰٓؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرض کا بدلہ لیا جائے گا قرض دار سے قیامت کے دن (اس کی نیکیاں قرض کے بدل قرض خواہ کو دی جائیں گی) جب وہ مرجائے مگر جو تین باتوں میں قرض دار ہوا ہو۔ ایک تو وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو لیکن کمزور ہو جائے پھر قرض لے کر اپنی طاقت کو بڑھائے (غذا سے یا سواری سے یا ہتھیار اور سامان سے) اور اس کی نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن

کے مقابل اس کو قوت ہو۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس ایک مسلمان مرجائے اور اس کے کفن دفن کے لیے کچھ نہ ہو وہ قرض لے۔ تیسرا وہ شخص جو مجردی سے ڈرے کہیں اس کے دین پر آفت نہ آجائے (زنا میں مبتلا نہ ہوجائے وہ قرض لے اپنا نکاح کرنے کے لیے) تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا قرض قیامت کے دن ادا کردے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین قرضداروں کا ذکر ہے جن کا قرض اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ادا کرے گا۔

☆ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کرکے کمزور ہوگیا ہو اور اپنی طاقت بڑھانے کے لیے قرض لے۔
☆ وہ شخص جس کے پاس ایک مسلمان کے کفن دفن کے لیے کچھ نہ ہو اور قرض لے۔
☆ وہ شخص جو مجردی کی وجہ سے اپنے دین پر آفت سے بچنے کے لیے نکاح کرنے کے لیے قرض لے۔

۵۸۔ لڑائی سے پہلے مشرکوں کو تین باتوں کی دعوت

عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلَى السَّرِيَّةِ اَوْ جَيْشٍ اَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ وَبِمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ اِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهَا اَجَابُوْكَ اِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ اُدْعُهُمْ اِلٰى

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر کرکے بھیجتے تو آپ ﷺ اس کو وصیت فرماتے اللہ سے ڈرنے کی پہلے اپنے خالص نفس کے لیے پھر ساتھ والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور فرماتے جب تم اپنے دشمن مشرکوں کا سامنا کرو تو ان کو دعوت دو تین خصلتوں کی یا کہا تین خلال کی (یہ شک راوی کا ہے کہ لفظ خصال کا فرمایا یا خلال کا فرمایا، معنی دونوں کے ایک ہیں) پھر جو چیز ان تینوں چیزوں میں سے مشرک قبول کرلیں تو تم بھی ان سے قبول کرلو اور ان سے باز رہو یعنی ان کو زیادہ تکلیف نہ دو ان کو اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ قبول کریں تو تم بھی قبول کرو اور ان سے باز رہو۔ پھر ان کو ہجرت کی

اَلتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰی
دَارِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاَعْلِمْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ
فَعَلُوْا ذٰلِکَ اَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِیْنَ
وَاَنَّ عَلَیْهِمْ مَا عَلَی الْمُهَاجِرِیْنَ فَاِنْ
اَبَوْا وَاخْتَارُوْا دَارَهُمْ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّهُمْ
یَکُوْنُوْنَ کَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ
یَجْرِیْ عَلَیْهِمْ حُکْمُ اللّٰهِ الَّذِیْ
یَجْرِیْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَکُوْنُ
لَهُمْ فِی الْفَیْءِ وَالْغَنِیْمَةِ نَصِیْبٌ اِلَّا
اَنْ یُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ
هُمْ اَبَوْا فَادْعُهُمْ اِلَی اِعْطَاءِ الْجِزْیَةِ
فَاِنْ اَجَابُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ
عَنْهُمْ فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ
وَقَاتِلْهُمْ

(ابوداود)

دعوت دو کہ چلے آئیں اپنے ملک سے یعنی دار الحرب سے مہاجرین کے ملک کی طرف یعنی دار السلام کی طرف اور خبر دو ان کو یہ کہ اگر وہ اس کو قبول کر لیں تو ان کے واسطے وہ چیز ہے جو مہاجرین کے واسطے ہے اور ان پر وہ چیز ہے جو مہاجرین پر ہے۔ پھر اگر وہ قبول نہ کریں تو ان کو یہ خبر دو کہ وہ گنوار مسلمانوں کی مانند ہوں گے اور ان پر خدا کا وہ حکم جاری کیا جائے گا جو سب مسلمانوں پر جاری کیا جاتا ہے اور ان کے واسطے فَی اور غنیمت میں کچھ حصہ نہ ہوگا مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں اور اگر اس کو قبول نہ کریں یعنی اسلام کو نہ مانیں تو ان سے جزیہ طلب کرو۔ پھر جو انہوں نے تیری طرف سے قبول کیا تو تم پھر ان سے قبول کر لو یعنی صلح کر لو اور باز رہو ان سے اور اگر وہ نہ مانیں تو اللہ سے مدد مانگو اور لڑو ان سے۔

فائدہ: اس حدیث میں لڑائی سے پہلے مشرکوں کو تین باتوں کی دعوت کا ذکر ہے۔

☆ اسلام کی دعوت دیں۔

☆ اگر اسلام کی دعوت قبول کر لیں تو انہیں اپنے ملک سے دار السلام میں ہجرت کرنے کی دعوت دیں۔ اگر وہ قبول کر لیں تو ان کو وہ سب حقوق حاصل ہوں گے جو مہاجرین کو حاصل ہیں۔ اگر ہجرت کرنے سے انکار کریں تو وہ بدوی مسلمانوں کی طرح ہوں گے اور ان کے واسطے فَی اور مال غنیمت میں کچھ نہ ہوگا مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں۔

☆ اگر اسلام لانے سے انکار کریں تو جزیہ طلب کریں۔ اگر جزیہ دینے پر راضی ہو جائیں تو قبول کر لیں اور جنگ سے رُک جائیں۔ اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کریں تو پھر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کریں۔

۵۹۔ فتح کے بعد میدان جنگ میں تین دن ٹھہرنا

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا غَلَبَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثًا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى اِذَا غَلَبَ قَوْماً اَحَبَّ اَنْ يُّقِيْمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلٰثاً

(ابوداؤد)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو میدان جنگ میں تین رات ٹھہرتے اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ہے کہ تین رات وہاں ٹھہرنا آپ اچھا سمجھتے۔

فائدہ: اس حدیث میں فتح کے بعد میدان جنگ میں تین دن/رات ٹھہرنے کا ذکر ہے۔

۶۰۔ صلح حدیبیہ تین چیزوں پر

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَالَحَ النَّبِیُّ ﷺ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَآءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَآءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِیْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهُ اِلَيْهِمْ.

(رواہ البخاری)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے دن مشرکوں سے تین باتوں پر صلح کی۔ ایک یہ کہ جو مشرکوں کی طرف سے آئے گا اُسے اُن کی طرف واپس کردیں گے اور جو مسلمانوں کی طرف سے مشرکوں کے پاس آئے گا وہ مسلمانوں کو واپس نہیں کیا جائے گا۔ دوسری یہ کہ مسلمان آئندہ سال آئیں اور مکہ میں تین دن ٹھہریں۔ تیسری یہ کہ مسلمان مکہ میں اس حال میں داخل ہوں کہ ہتھیار اور تلوار اور کمان اور مثل اس کے غلافوں میں ہوں۔ پھر ابو جندل اس حال میں آیا کہ بیڑیوں میں چلتا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس کو مشرکوں کی طرف واپس کردیا۔

فائدہ: اس حدیث میں صلح حدیبیہ تین چیزوں پر ہونے کا ذکر ہے۔

☆ مشرکوں میں سے جو آئے گا اسے واپس کردیا جائے گا۔ اور جو مسلمانوں میں سے آئے گا وہ واپس نہیں کیا جائے گا۔

☆ آئندہ سال مسلمان مکہ میں آئیں اور تین دن ٹھہریں۔

☆ مکہ میں اس حال میں داخل ہوں کہ ہتھیار تھیلی میں ہوں۔

۶۱۔ تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ کُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ حَتّٰی یَتَوَفَّاهُ فَیُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَغَنِیْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ حَتّٰی یَتَوَفَّاهُ فَیُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَغَنِیْمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَیْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

(ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ہیں جن کا اللہ ضامن ہے، پہلا وہ شخص جو جہاد کے لیے نکلا حتیٰ کہ اس کو مار کر جنت میں داخل کرے گا یا زندہ گھر کو پھیر دے گا، ثواب اور مالِ غنیمت دِلوا کر۔ دوسرا وہ شخص جو مسجد کو چلے اللہ اس کا ضامن ہے اگر مر جائے گا تو جنت میں جائے گا نہیں تو اجر اور ثواب کما کر پھر آئے گا، تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں السلام علیکم کر کے جائے اس کا اللہ ضامن ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین آدمیوں کا ذکر ہے جن کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔

☆ وہ شخص جو جہاد کے لیے نکلا۔ وہ جنت میں جائے گا یا ثواب اور مال غنیمت لے کر زندہ گھر جائے گا۔

☆ وہ شخص جو مسجد کو چلا۔ اگر مر جائے تو جنت میں جائے گا نہیں تو اجر و ثواب لے کر آئے گا۔

☆ وہ شخص جو السلام علیکم کر کے اپنے گھر میں داخل ہو۔

۶۲۔ گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلْخَیْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ هِیَ لَهُ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِیْ مَرْجٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ گھوڑے کسی آدمی کے لیے باعث اجر ہیں اور کسی کے لیے معاف یعنی مباح اور کسی کے لیے گناہ۔ اور گھوڑوں سے

اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهٗ حَسَنَاتٌ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَرُهَا وَفِيْ حَدِيْثِ الْحٰرِثِ وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ تَسْقٰى كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ فَهِيَ لَهٗ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحَمِيْرِ فَقَالَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ.

(بخاری۔نسائی)

اجر اور ثواب ہوتا ہے ایسے آدمی کو جس نے باندھا گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں اور دراز کی رسی ان کی چراگاہ یا باغ میں اور جس قدر اس رسی کے سبب سے دور تک چرے گا اس کے واسطے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر وہ رسی توڑ کر ایک اونچان دو اُونچان چڑھیں اس کے ہر قدم اور لید پر نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پیئے اور مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا تب بھی مالک کے واسطے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ گھوڑے باندھنا اجر ہے اور درست، اُس آدمی کے لیے ہیں جو تجارت کے لیے باندھے اور زکوٰۃ ان کی ادا کرے اور گناہ اس آدمی کے واسطے ہیں جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے باندھے اور پوچھا کسی نے نبیٔ کریم ﷺ سے گدھوں کے باب میں آپ ﷺ نے فرمایا اس مقدمے میں مجھ پر کچھ نہیں اترا مگر یہ آیت جو اکیلی تمام نیکیوں کو شامل کرتی ہے۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

فائدہ: اس حدیث میں تین آدمیوں کے لیے گھوڑے باندھنے کا بیان ہے۔

☆ جس شخص نے گھوڑے باندھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں یعنی جہاد کے لیے اس کے لیے اجر وثواب ہے۔

☆ جس شخص نے گھوڑے باندھے اپنی ضرورت کے لیے اس کے لیے معاف یعنی مباح ہے۔

☆ جس شخص نے گھوڑے باندھے فخر، ریا اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے اس کے لیے گناہ ہے۔

۶۳۔ عمرہ پر مکہ میں تین دن ٹھہرنا

عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّآ اَرَادَ اَنْ یَّعْتَمِرَ اَرْسَلَ اِلٰی اَھْلِ مَکَّۃَ یَسْتَاْذِنُھُمْ لِیَدْخُلَ مَکَّۃَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَیْہِ اَنْ لَّا یُقِیْمَ بِھَا اِلَّا ثَلٰثَ لَیَالٍ وَّلَا یَدْخُلَھَآ اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَا یَدْعُوَ مِنْھُمْ اَحَدًا قَالَ فَاَخَذَ یَکْتُبُ الشَّرْطَ بَیْنَھُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ نَکْتُبُ ھٰذَا مَاقَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالُوْا لَوْ عَلِمْنَا اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَمْ نَمْنَعْکَ وَلَبَایَعْنٰکَ وَلٰکِنِ اکْتُبْ ھٰذَا مَاقَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَا وَاللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَنَا وَاللّٰہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَا وَکَانَ لَایَکْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِیٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ عَلِیٌّ وَّاللّٰہِ لَآ اَمْحَاہُ اَبَدًا قَالَ فَاَرِنِیْہِ قَالَ فَاَرَاہُ اِیَّاہُ فَمَحَاہُ النَّبِیُّ ﷺ بِیَدِہٖ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَی الْاَیَّامُ اَتَوْا عَلِیًّا فَقَالُوْا لَوْ اُمُرْ صَاحِبَکَ فَلْیَرْتَحِلْ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ۔

(بخاری)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کا ارادہ کیا تو مکہ کے کافروں سے اجازت چاہی مکہ میں آنے کی۔ انہوں نے یہ شرط کی کہ آپ وہاں تین راتوں سے زیادہ نہ رہیں اور ہتھیار غلافوں میں رکھیں اور مکہ والوں میں سے کسی کو (اپنے پاس) نہ بلائیں۔ یہ شرطیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھنا شروع کیں اور صلح نامہ کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول نے فیصلہ کیا۔ اس پر قریش کے کافر کہنے لگے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو آپ کو روکتے کیوں بلکہ آپ سے بیعت کر لیتے۔ یوں لکھئے یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد، عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا خدا کی قسم میں محمد، عبداللہ کا بیٹا ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو لکھنا نہ جانتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ مٹا دو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا خدا کی قسم میں تو اس کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مجھ کو دکھاؤ یہ لفظ کہاں ہے انہوں نے دکھلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اس کو مٹا دیا۔ خیر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور تین دن گزر چکے تو مشرک لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہنے لگے اب اپنے صاحب (یعنی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہو (شرط کے موافق) کوچ کریں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اچھا بہتر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے کوچ کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں عمرہ پر مکہ میں تین دن ٹھہرنے کا ذکر ہے۔

۶۴۔ اللہ تعالیٰ تین شخصوں کا دشمن اور تین شخصوں کا دوست

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ یُبْغِضُهُمْ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ یَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْیَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَهُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ قَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ.

(ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کو اللہ چاہتا ہے اور تین سے دشمنی رکھتا ہے، جن کو چاہتا ہے وہ یہ ہیں، ایک شخص لوگوں کے پاس آیا اور اللہ کے نام پر ان سے کچھ مانگا کچھ رشتہ ناطہ نہ رکھتا تھا ان سے، ان لوگوں نے نہ دیا، لیکن ایک شخص ان میں سے چپکے سے اُٹھا اور لوگوں کو پیچھے چھوڑ کر چپکے سے اس کو کچھ دے آیا جس کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ یا وہ دینے والا۔ (دوسرا) کچھ لوگ ساری رات چلے جب نیند سب برابر والی چیزوں سے ان کو بھلی معلوم ہوئی تو اتر کر سو رہے۔ ایک شخص ان میں سے اٹھا اور میرے سامنے گڑگڑانے لگا اور آیتیں پڑھنے لگا۔ (تیسرا) وہ شخص جو لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھا جب دشمن سے لڑائی ہوئی تو سب بھاگ گئے مگر وہ سینہ سامنے کر کے آیا یہاں تک کہ مارا گیا یا اللہ نے اس کو فتح دے دی۔ وہ تین لوگ جن سے اللہ تعالیٰ کو دشمنی ہے یہ ہیں۔ ایک بوڑھا بدکار۔ دوسرا مفلس غرور کرنے والا۔ تیسرا مالدار ظلم کرنے والا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین شخصوں کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔

☆ وہ شخص جس نے چپکے سے ایک سائل کو اللہ تعالیٰ کے نام پر دیا۔

☆ وہ شخص جو سفر کے دوران بھی رات کو اللہ تعالیٰ کے آگے گڑگڑاتا ہے اوراس کی آیتیں پڑھتا ہے۔

☆ وہ شخص جو دشمن سے لڑا جبکہ باقی ساتھی بھاگ گئے اور وہ شہید ہوا یا فتح مند ہوا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین شخصوں کا ذکر ہے جن کا اللہ تعالیٰ دشمن ہے۔

☆ بوڑھا بدکار۔

☆ مفلس غرور کرنے والا۔

☆ مالدار ظلم کرنے والا۔

۶۵۔ اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو دوست رکھتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَّرْفَعُهُ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا قَالَ أُرَاهُ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔

(ترمذی)

روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث کو یعنی فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، تین شخص ہیں دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزّ وجل۔ ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو کر رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی۔ دوسرا، وہ کہ صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے اسے۔ کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے۔ تیسرا، وہ مرد کہ ایک چھوٹے لشکر میں تھا اور اُس کے اصحاب نے شکست کھائی اور اُس نے دشمن کا اکیلے مقابلہ کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین شخصوں کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔

☆ وہ شخص جو رات کو کھڑا ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔

☆ وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے بائیں ہاتھ سے۔

☆ وہ شخص جس نے دشمن سے اکیلے مقابلہ کیا جبکہ اس کے ساتھی شکست کھا گئے تھے۔

۶۶۔ قتل کے بدلے تین باتوں کا اختیار

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ اُصِیْبَ بِقَتْلٍ اَوْ خَبْلٍ فَاِنَّهٗ یَخْتَارُ اِحْدٰی ثَلٰثٍ اِمَّآ اَنْ یَّقْتَصَّ وَاِمَّا اَنْ یَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ یَّاْخُذَ الدِّیَةَ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ وَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

(ابوداؤد)

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص پر قتل کی مصیبت آپڑی یا کوئی عضو کاٹنے کی تو اس کو تین باتوں میں اختیار ہے یا قصاص لے یا معاف کرے یا دیت لے پھر اگر وہ ان کے سوا کوئی چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کے ہاتھوں کو پکڑو (نہ کرنے دو) اور جو زیادتی کرے ان تین چیزوں سے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں قتل کے بدلے تین باتوں کے اختیار کا ذکر ہے۔

☆ قصاص۔ یا

☆ معافی۔ یا

☆ دیت۔

۶۷۔ مسلمان آدمی کا خون درست نہیں مگر تین صورتوں میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ؛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ، وَالتَّارِکُ لِدِیْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)

(ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، مسلمان آدمی کا خون کرنا حلال نہیں ہے جو گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، مگر تین باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے یا تو قصاص میں یعنی جانوں کے عوض یا ثیب ہو کر زنا کرے، یا جو اپنا دین چھوڑ دے، اور مسلمانوں کی جماعت سے سے الگ ہو جائے۔

فائدہ: مسلمان آدمی کا خون درست نہیں مگر تین صورتوں میں جن کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

☆ قصاص میں۔
☆ ثیب (شادی شدہ) ہو کر زنا کرنے والا۔
☆ وہ شخص جو اپنا دین چھوڑ دے اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔

۶۸۔ زانیہ لونڈی کو تین بار کوڑے مارنے کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْیَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَ فَلْیَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ. (ترمذی)

روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب زنا کرے کسی کی لونڈی تم میں سے تو کوڑے مارے اس کو تین بار، اللہ کی کتاب کے موافق سو اگر پھر زنا کرے یعنی چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگرچہ ایک بالوں کی رسی کے عوض بکے۔

فائدہ: اس حدیث میں زانیہ لونڈی کو تین بار کوڑے مارنے کا حکم ہے۔ اگر وہ چوتھی بار زنا کرے تو اس کو بیچ دینے کا حکم ہے۔

۶۹۔ شرابی کو تین بار کوڑے مارنے کا حکم

عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ. (ترمذی)

روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے شراب پی تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر پی چوتھی بار، تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ: اس حدیث میں شرابی کو تین بار کوڑے مارنے کا حکم ہے۔

۷۰۔ تین افراد پر حد قذف لگی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَذْكُرْ عَائِشَةَ قَالَ

حضرت محمد بن اسحاق سے اسی طرح مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم لگایا دو مردوں اور

فَاَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ مِمَّنْ تَكَلَّمَ بِالْفَاحِشَةِ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّمِسْطَحُ ابْنُ اُثَاثَةَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَيَقُوْلُوْنَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ.

(ابوداؤد)

ایک عورت پر جنہوں نے بُری بات منہ سے نکالی تھی (معاذ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائی تھی) وہ حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے (ان کو حد قذف لگائی گئی) اور لوگ کہتے ہیں کہ عورت حمنہ بنت جحش تھی۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین صحابہ کرام اور صحابیہ کا ذکر ہے جن پر حد قذف لگی۔

☆ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

☆ حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ۔

☆ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا۔

۷۱۔ طلاق تین مرتبہ

اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّمَا كَانَتِ الثَّلٰثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ

(ابوداؤد)

حضرت ابوالصہبا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ تین طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں تین سال تک ایک طلاق شمار کی جاتی تھی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں!

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيْقَةٌ وَهِيَ طَاهِرٌ فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ فَاِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا اُخْرٰى فَاِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا اُخْرٰى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْاَعْمَشُ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

(نسائی)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلاق سنت اس طرح ہے کہ طلاق دے آدمی عورت کو پاکی کے وقت میں بغیر جماع کرنے کے پھر جب اس کو حیض آئے اور پاک ہو جائے اس وقت اس کو ایک اور طلاق دے۔ پھر جب اس کو حیض آئے اور پاک ہو جائے تب اس کو اور طلاق دے پھر اس کے بعد عدت گزارے عورت ایک حیض۔

اعمش فرماتے ہیں میں نے پوچھا ابراہیم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

مَحْمُوْدَ بْنَ لَبِيْدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ. تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ. (نسائی)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا خبر دی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی کہ اس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق بیک وقت۔ یہ سُن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔اور غصّے میں فرمانے لگے کیا اللہ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں۔ یہ بات سُن کر ایک آدمی اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ! میں اس کو قتل کرنہ کردوں۔

فائدہ: ان احادیث میں تین طلاق کا ذکر ہے۔لیکن ایک ہی موقع پر اکٹھی تین طلاق دینے پر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔دو طلاق میں عدت کے اندر رجوع ہوسکتا ہے لیکن تیسری طلاق کے بعد رجوع نہیں ہوسکتا۔

۲۷۔ عورت سے تین چیزوں پر نکاح

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَ مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے نکاح کرتے ہیں دین ، مال اور جمال کے لیے سو دین کے لیے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دین دار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہ ہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ۔

فائدہ: اس حدیث میں عورت سے تین چیزوں کی وجہ سے نکاح کرنے کا بیان ہے۔

☆ عورت دین دار ہو۔

☆ مال دار ہو۔

☆ صاحب جمال ہو۔

۷۳۔ کنواری عورت سے نکاح میں تین باتیں

عَنْ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْکُمْ بِالْاَبْکَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَّاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَّ اَرْضٰی بِالْیَسِیْرِ

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ساعدۃ الانصاری سے روایت ہے وہ اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کنواری عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ وہ منہ کے لحاظ سے شیریں کلام ہوتی ہیں اور بچے بہت جنتی ہیں اور وہ تھوڑے سے بھی راضی ہو جاتی ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں کی وجہ سے کنواری عورت سے نکاح کرنے کا حکم ہے۔

☆ وہ شیریں کلام ہوتی ہے۔

☆ وہ بچے زیادہ پیدا کرتی ہے۔

☆ وہ تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہے۔

۷۴۔ تین شخصوں کی امداد، اللہ تعالیٰ پر لازم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمْ الْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذاتِ مبارک پر ضروری اور ایک حق ٹھہرایا ہے۔ ایک تو وہ مکاتب جس کا ارادہ بدل کتابت کے ادا کرنے کا ہو، دوسرا نکاح کرنے والا اس ارادے سے کہ گناہ سے بچے اور پاک دامن رہے اور تیسرا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین شخصوں کی امداد اللہ تعالیٰ پر لازم ہونے کا ذکر ہے۔

☆ وہ مکاتب جس کا ارادہ بدل کتابت کے ادا کرنے کا ہو۔

☆ گناہ سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

۷۵۔ ثیبہ عورت سے نکاح کر کے تین رات ٹھہرنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِکْرَ عَلَی الثَّیِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا وَلَوْ قُلْتُ اِنَّهٗ رَفَعَهٗ لَصَدَقْتُ وَلٰکِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ کَذٰلِکَ (ابوداؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ عورت ثیب نکاح میں ہوتے ہوئے کوئی شخص باکرہ عورت سے نکاح کرے تو باکرہ کے پاس سات رات تک رہے اور جب ثیب پر ثیب کو نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات تک شب باش رہے پھر سب کے پاس برابر رہا کرے راوی نے کہا اگر میں کہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا تو سچ ہے مگر انہوں نے کہا یہ سنت ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ثیب پر ثیب کو نکاح کرنے والے کو اُس کے پاس تین رات ٹھہرنے کا ذکر ہے۔

۷۶۔ ہنسی میں بھی تین باتیں صحیح ہو جاتی ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْ لُهُنَّ جِدٌّ النِّکَاحُ وَالطَّلاَقُ وَالرَّجْعَةُ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں ان کو قصداً کرے یا ہنسی سے کرے وہ صحیح ہو جائیں گی، ایک نکاح، دوسری طلاق تیسری رجعت۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتیں ہنسی میں بھی صحیح ہونے کا ذکر ہے۔

- ☆ نکاح۔
- ☆ طلاق۔
- ☆ رجعت۔

۷۷۔ نکاح کی تین شرائط

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ نَکَحَتْ نَفْسَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے ولی کے بغیر اپنا نکاح کرے

بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهٗ

(رواہ احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، الدارمی)

اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اس کا نکاح باطل۔ اگر اس عورت کے ساتھ صحبت کرے تو اس کی شرم گاہ کے بدلہ میں جو فائدہ اُٹھایا مہر ادا کرے۔ پھر اگر ولی اختلاف کریں تو بادشاہ ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْبَغَايَا الّٰتِیْ يَنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍؓ

(رواہ ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ عورتیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کرتی ہیں زنا کرنے والی ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عباس پر موقوف ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوَفّٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ.

(نسائی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سب سے پہلے وہ شرط پورا کرنے کے لائق ہے جس سے حلال ہوئی، تمہارے واسطے عورت کی شرم گاہ یعنی مہر کا ادا کرنا سب سے مقدم ہے۔

فائدہ: ان احادیث میں نکاح کی تین شرائط کا بیان ہے۔

- ☆ عورت کے ولی کی اجازت۔
- ☆ عورت کے نکاح کے گواہ۔
- ☆ عورت کا حق مہر مقرر کرنا اور ادا کرنا۔

۷۸۔ نیک عورت کی تین خصوصیات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ الْاٰيَةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں۔ پوری آیت تک۔

اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَنَّهُ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ

(مشکوٰۃ، رواہ ابوداؤد)

تو یہ آیت مسلمان پر بڑی بھاری ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں تمہاری اس پریشانی کو دور کرتا ہوں سو وہ چلے گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہ آیت بھاری ثابت ہوئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اسی لیے تو فرض کی ہے کہ تمہارے بقیہ مال پاک ہو جائیں۔ اور پھر اس نے میراث بھی مقرر فرمائی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ کا ذکر کیا تا کہ تمہارے پچھلوں کے لیے ورثہ بنے پھر کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا میں تجھے بہترین خزانہ نہ بتاؤں جو آدمی اکٹھا کرے۔ وہ ایک نیک عورت ہے کہ جب مرد اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کر دے۔ اور جب اس کو حکم دے تو اس کا کہا مانے اور جب گھر سے باہر ہو تو اس کے گھر کی حفاظت کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں نیک عورت کی تین خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔

☆ جب مرد (اس کا خاوند) اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے۔

☆ جب وہ اس کو حکم دے تو وہ کہا مانے۔

☆ جب وہ گھر سے باہر ہو تو وہ اس کے گھر کی حفاظت کرے۔

۷۹۔ تین شخصوں کو خفیف سمجھنے والا منافق ہے

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثٌ لَا يَسْتَخِفُّ بِهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْاِسْلَامِ وَذُو الْعِلْمِ وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ

(ترغیب عن الطبرانی)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کو خفیف سمجھنے والا منافق ہی ہو سکتا ہے نہ کہ مسلمان۔ وہ تین شخص یہ ہیں۔ ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا عالم، تیسرا منصف حاکم۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ تین شخصوں کو خفیف سمجھنے والا منافق ہوتا ہے۔

☆ بوڑھا مسلمان۔

☆ عالم۔

☆ منصف حاکم۔

۸۰۔ حکم کی تین قسمیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاَمْرُ ثَلٰثَۃٌ اَمْرٌ بَیِّنٌ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ وَاَمْرٌ بَیِّنٌ غَیُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِیْہِ فَکِلْہُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ.

(رواہ احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حکم تین قسم کے ہیں۔ بعض میں نیکی ظاہر ہے، اس کی اتباع کرو۔ اور بعض میں گمراہی ظاہر ہے، اس سے پرہیز کرو۔ بعض میں اختلاف ہے، اسے اللہ کے سپرد کرو۔

فائدہ: اس حدیث میں تین قسم کے حکموں کا ذکر ہے۔

☆ وہ امر جس میں نیکی ظاہر ہو۔ اس کی اتباع کرو۔

☆ وہ امر جس میں گمراہی ظاہر ہو۔ اس سے پرہیز کرو۔

☆ وہ امر جس میں اختلاف ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو۔

۸۱۔ تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا تُکَفِّرُہٗ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجُہٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِہَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُقَاتِلَ اٰخِرُ اُمَّتِی الدَّجَّالَ لَا یُبْطِلُہٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں، ایک تو یہ جو لا الٰہ الا اللہ کہے اس کے قتل اور ایذا سے باز رہنا اور کیسا ہی وہ گناہ کرے اس کو کافر نہ بنانا اور اسلام سے باہر نہ کرنا۔ دوسری یہ کہ جہاد جاری رہے گا جس

جَوْرُ جَائِرٍ وَعَدْلُ عَادِلٍ وَالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ.

(ابوداؤد)

دن سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیغمبر کیا یہاں تک کہ اخیر امت میری دجال سے لڑے گی۔ جہاد باطل نہیں ہوسکتا۔ کسی ظالم کے ظلم سے اور نہ عادل کے عدل سے (یعنی بادشاہ مسلمان خواہ ظالم ہو یا عادل جہاد اس کے ساتھ درست ہے)۔ تیسری یہ کہ تقدیر پر ایمان لانا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں کا ذکر ہے جو ایمان کی جڑ ہیں۔

☆ لا الہ الا اللہ کہنا۔ ایسا کہنے والے شخص کو قتل کرنے اور اسلام سے باہر کرنے سے باز رہنا۔ اگرچہ کیسا ہی گناہ کرے۔

☆ جہاد جاری رکھنا۔ یہاں تک کہ اخیر امت محمدیہ دجّال سے لڑے گی۔

☆ تقدیر پر ایمان لانا۔

۸۲۔ تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں

عَنْ عَلِيٍّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ مِنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ.

(ترمذی)

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھا لیا گیا قلم تین شخصوں سے یعنی تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں، ایک سونے والا یہاں تک کہ جاگے۔ اور لڑکا یہاں تک کہ بالغ ہو۔ اور مجنون یہاں تک کہ اس کو عقل آئے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہ ہونے کا ذکر ہے۔

☆ سونے والا شخص یہاں تک کہ وہ جاگے۔

☆ نابالغ لڑکا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو۔

☆ مجنون شخص یہاں تک کہ اُسے عقل آئے۔

۸۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر تین باتوں سے ڈرتے تھے

عَنْ جَابِرِ ؓ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ثَلٰثَةٌ اَخَافُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ وہ فرماتے

عَلٰی اُمَّتِی الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَیْفُ السُّلْطَانِ وَتَکْذِیْبٌ بِالْقَدْرِ. (رواہ احمد، مشکوٰۃ)

تھے کہ میں اپنی امت پر تین باتوں سے ڈرتا ہوں۔ ستاروں کے ساتھ مینہ مانگنا، بادشاہ کا ظلم کرنا اور تقدیر کو جھٹلانا۔

فائدہ: اس حدیث میں ان تین باتوں کا ذکر ہے جن سے نبی کریم ﷺ اپنی امت پر ڈرتے تھے۔

☆ ستاروں کے ساتھ مینہ مانگنا۔

☆ بادشاہ کا ظلم کرنا۔

☆ تقدیر کو جھٹلانا۔

۸۴۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے دین کی تین باتیں معلوم ہوئیں

عَنْ عَآئِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ فِیْ بَرِیْرَۃَ ثَلَاثُ سُنَنٍ خُیِّرَتْ عَلٰی زَوْجِهَا حِیْنَ عُتِقَتْ وَ اُهْدِیَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْبُرْمَۃُ عَلَی النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاُتِیَ بِخُبْزٍ وَّاُدْمٍ مِنْ اُدْمِ الْبَیْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَۃً عَلَی النَّارِ فِیْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِکَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَۃَ فَکَرِهْنَا اَنْ نُّطْعِمَکَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَیْهَا صَدَقَۃٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِیَّۃٌ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْهَا اِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ. (صحیح مسلم)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں، ایک تو یہ کہ اس کو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ میں جب آزاد ہوئی۔ دوسری یہ کہ اس کو گوشت ملا تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور ہانڈی میں گوشت چڑھا تھا آگ پر۔ آپ ﷺ نے کھانا مانگا۔ تو روٹی اور گھر کا کچھ سالن سامنے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا گوشت تو ہانڈی میں چڑھا تھا آگ پر۔ لوگوں نے کہا بے شک یا رسول اللہ ﷺ مگر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو ملا ہے۔ ہم کو بُرا معلوم ہوا کہ اس میں سے آپ ﷺ کو کھلا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اُس کے لیے صدقہ ہے۔ اور اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ تیسری یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے باب میں کہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے دین کی تین باتیں معلوم ہوئیں۔

☆ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔ جب حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد ہوئیں تو ان کو اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے۔

☆ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے گوشت صدقہ تھا لیکن نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ تھا۔

☆ غلام ولونڈی کی میراث اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔

۸۵۔ قاضی کی تین قسمیں

قَالَ أَبُوهَاشِمٍ، لَوْلَا حَدِيثُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ. اِثْنَانِ فِي النَّارِ، وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَفِي الْجَنَّةِ. وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ جَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ. لَقُلْنَا: اِنَّ الْقَاضِيَ اِذَا اجْتَهَدَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہاشم نے کہا اگر حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نہ ہوتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاضی تین طرح کے ہیں ان میں سے دو دوزخی ہیں اور ایک جنتی۔ ایک وہ قاضی جس نے حق کو جانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنتی ہے۔ دوسرے وہ قاضی جس نے فیصلہ کیا جاہل رہ کر وہ دوزخی ہے۔ تیسرے وہ قاضی جس نے ظلم کیا حکم میں (یعنی علم رکھ کر) حق کے خلاف فیصلہ کیا وہ دوزخی ہے۔ تو ہم کہتے کہ قاضی جب اجتہاد کرے تو وہ جنتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین قسم کے قاضیوں کا ذکر ہے۔

☆ وہ قاضی جس نے حق کو جانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنتی ہے۔

☆ وہ قاضی جس نے فیصلہ کیا جاہل رہ کر وہ دوزخی ہے۔

☆ وہ قاضی جس نے حق کے خلاف فیصلہ کیا وہ دوزخی ہے۔

۸۶۔ علمِ دین تین چیزیں ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم دین تین چیزیں

وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَهُوَ فَضْلٌ اٰيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَآئِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ: (ابوداؤد)

ہیں اور سوا اِن کے فضول ہے۔ ایک آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) دوسری حدیث جو صحیح اور درست ہو۔ تیسری ہر مسئلہ فرائض کا جس سے تقسیم ترکے کی انصاف سے ہو سکے۔

فائدہ: اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ علم دین تین چیزیں ہیں۔

☆ محکم آیت۔

☆ حدیث صحیح۔

☆ فرائض کا مسئلہ جس سے عدل ہو۔

۸۷۔ ہاتھ کی تین قسمیں

عَنْ مَالِکِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَيْدِىْ ثَلٰثَةٌ فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِى الَّتِىْ تَلِيْهَا وَيَدُ السَّآئِلِ السُّفْلٰى فَاَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِکَ۔ (ابوداؤد)

حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے ہاتھ ہیں۔ ایک تو اللہ کا ہاتھ ہے جو بلند ہے۔ دوسرا دینے والے کا ہاتھ جو اس کے نزدیک ہے۔ تیسرا لینے والے کا ہاتھ جو نیچے ہے، پس جو حاجت سے زیادہ ہو دیدے اور اپنے نفس کا کہنا مت مان۔

فائدہ: اس حدیث میں تین قسم کے ہاتھوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ کا ہاتھ جو بلند ہے۔

☆ دینے والے کا ہاتھ جو اِس کے نزدیک ہے۔

☆ لینے والے کا ہاتھ جو نیچے ہے۔

۸۸۔ تین شخصوں کے لیے دوہرا ثواب

عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں

مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ.

(رواہ البخاری)

جن کے لیے دوہرا ثواب ہے۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو (یہودی ہو یا عیسائی) اپنے نبی پر ایمان لائے پھر محمد ﷺ پر بھی ایمان لائے۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے آقاؤں کے حقوق بھی ادا کرے۔ تیسرا وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو اور اس نے اس کی خوب اچھی تربیت کی ہو اور اسے خوب اچھی تعلیم دی ہو پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی ہو تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین شخصوں کے لیے دوہرے ثواب کا بیان ہے۔

☆ وہ شخص اہل کتاب میں سے جو پہلے اپنے نبی پر ایمان لایا پھر محمد ﷺ پر بھی ایمان لایا۔

☆ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔

☆ وہ شخص جس نے اپنی لونڈی کی اچھی تربیت کی ہو۔ اور اچھی تعلیم دی ہو پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لی ہو۔

۸۹۔ ایمان کی حلاوت تین باتوں میں

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ: اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ، وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ.

(رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس شخص سے بھی محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو۔ تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اسکو اتنی نفرت اور ایسی اذیّت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایمان کی حلاوت کے لیے تین باتوں کا ذکر ہے۔

☆ اس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت سب سے زیادہ ہو۔

☆ وہ جس شخص سے بھی محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو۔

☆ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔

۹۰۔ تین عادتوں سے مومن کا دل پاک رہتا ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ اُلَاةِ الْاَمْرِ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

(رواہ ابن حبان)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین عادتیں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے مومن کا دل کینہ، خیانت (اور ہر قسم کی برائی) سے پاک رہتا ہے۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے عمل کرنا، ۲۔ حاکموں کی خیر خواہی کرنا، ۳۔ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا کیونکہ جماعت کے ساتھ رہنے والوں کو جماعت کے لوگوں کی دعائیں ہر طرف سے گھیرے رہتی ہیں۔ جن کی وجہ سے شیطان کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔

فائدہ: اِس حدیث میں اُن تین عادتوں کا ذکر ہے جن سے مومن کا دل پاک رہتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے عمل کرنا۔

☆ حاکموں کی خیر خواہی کرنا۔

☆ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لگے رہنا۔

۹۱۔ تین چیزیں ظاہر ہونے پر ایمان لانا نفع نہ دے گا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ

روایت ہے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب ظاہر ہوں گی تین چیزیں نفع نہ دے گا کسی کو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا۔ پہلا ان

اَلْاٰیَۃُ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّۃُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا اَوْمِنَ الْمَغْرِبِ (ترمذی)

میں دجّال ہے، دوسرا دابۃ الارض، تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب سے اس کے، یا فرمایا مغرب سے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین چیزوں کا ذکر ہے جن کے ظاہر ہونے پر ایمان لانا نفع نہ دے گا۔

☆ دجّال۔

☆ دابۃ الارض۔

☆ آفتاب کا مغرب سے نکلنا۔

۹۲۔ منافق کی تین نشانیاں

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اُتُمِنَ خَانَ. (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں منافق کی تین نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔

☆ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

☆ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔

☆ امانت میں خیانت کرے۔

۹۳۔ تین آدمیوں کو سوال کرنا جائز ہے

عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ مُخَارِقٍ ؓ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَۃً فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَسْاَلُہٗ فِیْھَا فَقَالَ اَقِمْ

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں ضامن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اس کے متعلق سوال کرنا تھا۔

حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَّجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْقَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْقَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا. (نسائی۔ رواہ مسلم)

آپ ﷺ نے فرمایا تو یہاں ٹھہر یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ آئے ہم تیرے لیے کچھ حکم کریں گے۔ پھر فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا جائز نہیں ہاں البتہ تین شخصوں کے لیے جائز ہے۔ ایک وہ آدمی جو ضامن ہوا اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ اس ضمانت کو پہنچے پھر رک جائے۔ ایک وہ آدمی جس کو ایسی آفت پہنچی ہے کہ اس نے اس کا سب مال ہلاک کر دیا، اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ گزران کی حاجت روائی کو پہنچے یا محتاجگی کو دور کر سکے۔ ایک وہ شخص جس کو فاقہ پہنچا ہے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند شخص اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں شخص کو فاقہ پہنچا ہے۔ اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ گزران کی حاجت روائی کو پہنچے یا محتاجگی کو دفع کر سکے۔ ان لوگوں کے سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے جس کو اس کا صاحب حرام کھا رہا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین آدمیوں کا ذکر ہے جن کے لیے سوال کرنا جائز ہے۔

☆ وہ آدمی جو ضامن ہو یہاں تک کہ اس ضمانت کو پہنچے۔
☆ وہ آدمی جس پر آفت آئی اور اس کا سارا مال ہلاک ہو گیا یہاں تک کہ اُس کی محتاجگی دور ہو جائے۔
☆ وہ آدمی جس کو فاقہ پہنچا۔ اس کے لیے اس کی قوم کے تین شخص گواہی دیں، حتی کہ اس کی محتاجگی دفع ہو جائے۔

۹۴۔ تین قسم کے نامۂ اعمال

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نامۂ اعمال تین طرح

يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَّا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَّدِيْوَانٌ لَّا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ.

(رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ)

پر ہیں۔ ایک نامہ اعمال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نہیں بخشے گا اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا یہ کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ دوسرا اعمال نامہ جس کو اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا اور وہ ہے بندوں کا آپس میں ظلم کرنا یہاں تک کہ ایک کا دوسرے سے بدلہ لے۔ تیسرا اعمال نامہ جس کی اللہ تعالیٰ پروانہیں کرے گا وہ ہے بندوں کا اپنے اور خدا کے درمیان ظلم کرنا۔ یہ اللہ کی طرف سپرد ہے اگر چاہے عذاب کرے اگر چاہے درگزر کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین قسم کے اعمال ناموں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نہیں بخشے گا۔

☆ بندوں کا آپس میں ظلم کرنا۔ وہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں گے۔

☆ بندوں کا اپنے اور اللہ کے درمیان ظلم کرنا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے عذاب دے اور جس سے چاہے درگزر کرے۔

۹۵۔ اُمت محمدیہ کی تین باتوں میں فضیلت

عَنْ حُذَيْفَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰئِكَةِ وَ جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ.

(رواہ مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتوں کے ساتھ ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند شمار کی گئی ہیں اور تمام زمین ہمارے لیے مسجد بنادی گئی ہے اور اس کی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی ہے جس وقت ہم پانی نہ پائیں۔

فائدہ: اس حدیث میں امت محمدیہ کی تین باتوں میں فضیلت کا بیان ہے۔

☆ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کے مانند شمار کی گئی ہیں۔

☆ تمام زمین ہمارے لیے مسجد بنادی گئی ہے۔

☆ مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی بنادی گئی ہے۔

۹۶۔ تین مسجدوں کی طرف سفر درست ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی.

(ترمذی)

روایت ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کجاوے اور زین باندھے نہ جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کے واسطے ایک مسجدِ حرام اور ایک میری مسجد اور ایک بیت المقدس۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین مساجد کا ذکر ہے جن کی طرف سفر کرنا درست ہے۔

☆ مسجد حرام۔

☆ مسجد نبوی۔

☆ مسجد بیت المقدس۔

۹۷۔ مال میں سے تین چیزیں ہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ اِنَّ مَالَہٗ مِنْ مَّالِہٖ ثَلٰثٌ مَّا اَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْلَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْاَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَاسِوٰی ذٰالِکَ فَھُوَ ذَاھِبٌ وَّتَارِکُہٗ لِلنَّاسِ.

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ اس کے مال سے اُس کے لیے تین چیزیں ہیں۔ جو کھالیا پس ختم کرڈالا یا پہن لیا اور پرانا کردیا یا اللہ کے راستہ میں دیا اس کو جمع کرلیا۔ اس کے سوا جو کچھ ہے وہ ختم ہوجانے والا ہے اور اس کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں بندے کے مال میں سے تین چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ جو کھالیا پس ختم کر ڈالا۔ یا

☆ پہن لیا اور پرانا کر دیا۔ یا

☆ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا اس کو جمع کر لیا۔ (یعنی وہ آخرت کے لیے ذخیرہ ہو گیا)

۹۸۔ محرم کے بغیر عورت کا تین دن سے زیادہ سفر جائز نہیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُوْمَحْرَمٍ مِنْهَا.

(ابوداؤد)

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں حلال ہے، اس عورت کو جو ایمان لائے اللہ جل جلالہٗ اور پچھلے دن پر (یعنی قیامت پر) کہ سفر کرے تین دن سے زیادہ کا مگر اس کے ساتھ اس کا بھائی یا خاوند یا بیٹا یا اور کوئی ناطے والا ہو جس سے نکاح نہ ہو سکے۔

فائدہ: اس حدیث میں محرم کے بغیر عورت کا تین دن سے زیادہ سفر جائز نہ ہونے کا ذکر ہے۔

۹۹۔ تین بڑے گناہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَکَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ مَخَافَةَ اَنْ یُّطْعَمَ مَعَکَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیْقَهَا وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! کون سا بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک کرے کسی کو حالانکہ پیدا کیا تجھے اللہ نے۔ اس نے کہا پھر کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو قتل کرے اپنی اولاد کو اس ڈر سے کہ وہ کھائے گی تیرے ساتھ۔ اس نے کہا پھر کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا

وَلَایَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا.

(صحیح مسلم)

یہ کہ تو زنا کرے اپنے ہمسائے کی عورت سے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسی کے موافق اتارا وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ آخیر تک۔

فائدہ: اس حدیث میں تین کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے۔

☆ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک کرنا۔

☆ اولاد کو قتل کرنا۔

☆ ہمسائے کی عورت سے زنا کرنا۔

۱۰۰۔ دنیا طلب کرنا تین وجہ سے جائز اور ناجائز

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْیًا عَلٰی اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِهٖ لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُکَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِیًا لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ.

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا کو حلال طریقہ سے سوال سے بچنے کے لیے اور عیال پر سعی کے لیے اور اپنے ہمسایہ پر احسان کرنے کے لیے طلب کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ جو کوئی دنیا کو حلال طریقہ سے طلب کرے اس حال میں کہ وہ مال میں زیادتی کرنے والا اور فخر کرنے والا ہے، اور ریا کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن ملے گا اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین وجہ سے حلال طریقہ سے دنیا طلب کرنا جائز ہے۔

☆ سوال سے بچنے کے لیے۔

☆ عیال پر سعی کے لیے۔

☆ ہمسایہ پر احسان کرنے کے لیے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین وجہ سے دنیا طلب کرنا، ناجائز ہے۔

☆ مال میں زیادتی کرنے کے لیے۔

☆ فخر کرنے کے لیے۔

☆ ریاکاری کے لیے۔

۱۰۱۔ تین چیزیں ہر گناہ کا سر

عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ اَلْخَمْرُ جِمَّاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَآءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَآءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ.

(رواہ رزین، البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اپنے خطبہ میں فرماتے تھے، شراب گناہوں کو جمع کرنے والی ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں اور دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے عورتوں کو پیچھے رکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پیچھے رکھا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین چیزوں کا ذکر ہے جو ہر گناہ کا سر ہیں۔

☆ شراب گناہوں کو جمع کرنے والی ہے۔

☆ عورتیں شیطان کا جال ہیں۔

☆ دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے۔

۱۰۲۔ تین باتیں برحق ہیں

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَّالنَّبِىُّ ﷺ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبَ النَّبِىُّ ﷺ وَقَامَ فَلَحِقَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَّقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کا اظہار کیا اور مسکراتے رہے۔ جب اس نے بہت زیادہ گالیاں دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کسی گالی کا جواب دیا۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَااَبَابَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَّا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِیْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَافَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَّمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً.

(رواہ احمد، مشکوٰۃ)

ناراض ہوئے اور اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے اور کہا اے اللہ کے رسول! جب وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور جب میں نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے اور ناراض ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے ساتھ فرشتہ تھا جو اس کو جواب دے رہا تھا۔ جب تو نے اس کو جواب دیا شیطان واقع ہوگیا۔ پھر فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تین باتیں ہیں سب حق ہیں۔ کسی بندے پر ظلم نہیں ہوتا وہ اللہ عزوجل کے لیے اس سے چشم پوشی کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی مدد کرتا ہے۔ کسی بندے نے بخشش کا دروازہ نہیں کھولا کہ وہ اس سے صلہ رحمی کرنا چاہتا ہے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کثرت اموال میں اس کو زیادہ کرتا ہے۔ کسی شخص نے سوال کا دروازہ نہیں کھولا مگر اس کی وجہ سے اس کو قلتِ اموال میں زیادہ کرتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین برحق باتوں کا ذکر ہے۔

☆ جو مظلوم ظلم سے اللہ تعالیٰ کے لیے چشم پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرتا ہے۔

☆ جو شخص صلہ رحمی کے لیے بخشش کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے مال میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ جو شخص مال زیادہ کرنے کے لیے سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے مال میں کمی کر دیتا ہے۔

۱۰۳۔ وصیّت کے بغیر تین دن نہ گزریں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّهٗ شَیْءٌ يُّوْصٰی فِيْهِ يَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے جس کے پاس کوئی شے ہو وصیت کرنے کے قابل، تو وہ تین راتیں گزارے، مگر اُس

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَؓ مَامَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِيْ وَصِيَّتِيْ. (صحیح مسلم)

کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے جب سے یہ حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس روز سے ایک رات بھی میرے اوپر ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں لکھی ہوئی وصیّت کے بغیر کسی شخص کو تین دن نہ گزارنے کا حکم ہے۔

۱۰۴۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے تین بار تکبیر کہنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْعُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ وَيَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عٰبِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے لوٹتے یا حج سے یا عمرے سے تو ہر بلندی پر تکبیر کہتے تین بار اور کہتے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ اخیر تک، یعنی نہیں ہے کوئی معبود سچا سوا خدا کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی سلطنت ہے اور اسی کو تعریف سجتی ہے وہ ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے، ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں اللہ اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے ہیں، سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور بھگا دیا فوجوں کو آپ اکیلے اسی نے۔

فائدہ: اس حدیث میں بلندی پر چڑھتے ہوئے تین بار تکبیر کہنے کا ذکر ہے۔

۱۰۵۔ تین شخصوں کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں شامل ہے

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین

اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَالْجَافِيْ عَنْهُ، وَاِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

(ابوداؤد)

قسم کے لوگوں کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں شامل ہے۔ ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا حافظِ قرآن جو اعتدال پر رہے، تیسرا انصاف کرنے والا حاکم۔

فائدہ: اس حدیث میں تین شخصوں کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں شامل ہونے کا ذکر ہے۔

☆ بوڑھا مسلمان۔

☆ حافظ قرآن جو اعتدال پر رہے۔

☆ انصاف کرنے والا حاکم۔

۱۰۶۔ تین مجلسوں کی بات دوسروں تک پہنچادینا ضروری ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكِ دَمٍ حَرَامٍ اَوْفَرْجٍ حَرَامٍ اَوِ اقْتِطَاعِ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ.

(ابوداؤد)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صحبت میں بیٹھے وہ امانت دار ہے (یعنی اس صحبت کی باتیں دوسری جگہ نہ بیان کرے) مگر تین صحبتوں میں۔ ایک جہاں ناحق خون کیا جائے، دوسرے جہاں بدکاری کی جائے، تیسرے جہاں پرایا مال ناحق لوٹ لیا جائے۔ ایسی صحبتوں کا حال بیان کردینا درست ہے تاکہ اور مسلمانوں کو ضرر نہ ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں تین مجلسوں کی بات دوسروں تک پہنچادینا ضروری ہونے کا ذکر ہے۔

☆ جہاں ناحق خون بہانے کا منصوبہ بنایا جائے۔

☆ جہاں کسی کے ساتھ بدکاری کرنے کی سازش کی جائے۔

☆ جہاں پرایا مال ناحق لوٹنے کا منصوبہ تیار کیا جائے۔

۱۰۷۔ تین موقعوں پر جھوٹ بولنے کی اجازت

عَنْ حُمَيْدِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ مَاسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُرَخِّصُ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الْكَذِبِ اِلَّا فِىْ ثَلٰثٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا اَعُدُّهٗ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُوْلُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيْدُ بِهٖٓ اِلَّا الْاِصْلَاحَ وَالرَّجُلُ يَقُوْلُ فِى الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَاَتَهٗ وَ الْمَرْاَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا.

(ابوداؤد)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ کو اجازت دیتے ہوئے جھوٹ بولنے کی مگر تین موقعوں میں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں جھوٹا نہیں جانتا اس شخص کو جو صلح کرا دے لوگوں میں کوئی بات بنا کر کہہ دے جس سے ملاپ کرا دینا منظور ہو۔ یا لڑائی میں کوئی بات بنا کر کہے (جس سے غنیم گھبرائے اور مسلمانوں کی قوت ہو مثلاً اپنی شوکت بیان کرے اور کافروں کی قلت اور بے سامانی یا نامردی) یا خاوند اپنی بیوی سے کہے یا بیوی اپنے خاوند سے کہے (ایک دوسرے کی محبت سے)۔

فائدہ: اس حدیث میں تین موقعوں پر جھوٹ بولنے کی اجازت کا بیان ہے۔

☆ لوگوں میں صلح کرانے کے لیے۔

☆ لڑائی میں جس سے دشمن گھبرائے اور مسلمانوں کی قوت ہو۔

☆ خاوند اپنی بیوی سے اور بیوی اپنے خاوند سے (محبت میں)۔

۱۰۸۔ عورت تین شخصوں کا ترکہ حاصل کرے گی

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَرْاَةُ تَحُوْزُ ثَلَاثَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقِهَا وَلَقِيْطِهَا وَوَلَدِهَا الَّذِىْ لَا عَنَتْ عَلَيْهِ.

(ابن ماجہ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورت تین ترکے لے گی۔ ایک تو اپنی اُس غلام لونڈی کا جس کو وہ آزاد کرے، دوسرے اس بچہ کا جس کو راہ میں (لاوارث) پاکر پرورش کرے، تیسرے اس بچہ کا جس پر اپنے خاوند سے لعان کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین شخصوں کا ذکر ہے جن کا ترکہ عورت حاصل کرے گی۔

☆ غلام یا لونڈی کا ترکہ جس کو وہ آزاد کرے۔

☆ اس بچے کا ترکہ جس کی اس نے راہ سے پاکر پرورش کی۔

☆ اس بچے کا ترکہ جس پر اپنے خاوند سے لعان کیا۔

۱۰۹۔ تین کبیرہ گناہ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ أَكْبَرُ الْكَبَآئِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَالْأَمْنُ مِنْ مَّكْرِ اللّٰهِ وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَالْيَأْسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ (رواہ عبدالرزّاق)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اُس کی گرفت سے بے خوف ہونا، اُس کی رحمت اور اُس کے کرم سے نا اُمید اور مایوس ہونا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بے خوف ہونا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

۱۱۰۔ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کا دشمن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ. (رواہ البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سب سے زیادہ ان تین آدمیوں کا دشمن ہے۔ ایک تو اس کا جو حرم میں بے اعتدالی کرے (مثلاً خون خرابہ شکار وغیرہ)۔ دوسرے وہ جو مسلمان ہو کر جاہلیت کی رسموں پر چلنا چاہے۔ تیسرے وہ جو کسی آدمی کا ناحق خون کرنے کے لیے اس کے پیچھے لگے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین آدمیوں کا ذکر ہے جن کا اللہ تعالیٰ دشمن ہے۔

☆ وہ آدمی جو حرم میں بے اعتدالی کرے۔

☆ وہ آدمی جو مسلمان ہو کر جاہلیت کی رسموں پر چلے۔

☆ وہ آدمی جو کسی مسلمان کا ناحق خون کرنے کے لیے اس کے پیچھے لگے۔

۱۱۱۔ مسلمان کے لیے تین باتیں درست نہیں

عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْقِيَ مَاءَهٗ زَرْعَ غَيْرِهٖ يَعْنِيْ اِتْيَانَ الْحُبَالٰى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلٰى امْرَاَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ.

(ابوداؤد)

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا: حنین کے دن آپ فرماتے تھے کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو درست نہیں کہ کچھ اپنا پانی غیر کے کھیت کو پلائے یعنی جو عورت غیر کا حمل رکھتی ہو اس عورت سے صحبت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو یہ درست نہیں کہ قید میں پکڑی ہوئی عورت سے صحبت کرے جب تک استبراء نہ کرلے (ایک حیض نہ آجائے یا ایک مہینہ نہ گزر جائے) اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو درست نہیں کہ غنیمت کی چیز کو بیچے جب تک کہ تقسیم نہ ہو لے (سب لوگوں میں)

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین باتوں کا ذکر ہے جو ایک مسلمان کے لیے درست نہیں ہیں۔

☆ اُس عورت سے صحبت کرنا جو غیر کا حمل رکھتی ہو۔

☆ قید میں پکڑی جانے والی عورت سے صحبت کرنا جب تک استبراء نہ کرلے۔

☆ غنیمت کا مال بیچنا جب تک سب لوگوں میں تقسیم نہ ہو جائے۔

۱۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تین باتوں کو اور منع کیا تین باتوں سے

عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرُ رضی اللہ عنہ اِلٰی مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَّنَهٰی عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوْقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهٰی عَنْ ثَلٰثٍ قِيْلٍ وَقَالٍ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ. (صحیح مسلم)

حضرت وراد سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا، سلام ہو تم پر بعد اس کے معلوم ہو کہ میں نے سُنا ہے رسولِ اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے۔ اللہ نے حرام کیا ہے تین باتوں کو اور منع کیا ہے تین باتوں سے۔ حرام کیا ہے باپ کی نافرمانی کو اور جیتی لڑکیوں کو گاڑ دینا۔ اور نہ دیں جس کو دینا ہے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا چاہیے اور منع کیا ہے بے فائدہ بک بک سے اور بہت سوال کرنے سے اور مال کو ضائع کرنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں ان تین باتوں کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔

- ☆ باپ کی نافرمانی کرنا۔
- ☆ زندہ لڑکیوں کا گاڑ دینا۔
- ☆ نہ دینا، جس کو دینا چاہیے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا چاہیے۔

فائدہ: اس حدیث میں ان تین باتوں کا ذکر ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

- ☆ بے فائدہ بک بک کرنے سے۔
- ☆ بہت سوال کرنے سے۔
- ☆ مال کو ضائع کرنے سے۔

۱۱۳۔ تین باتوں سے منع کیا گیا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَعَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰی يُحْرَزَ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کے بیچنے سے تقسیم سے پہلے اور کھجور کے بیچنے سے جب تک بے خوف نہ

كُلِّ عَارِضٍ وَاَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ. (ابوداؤد)

ہو جائے ہر آفت سے اور منع کیا نماز پڑھنے سے بغیر کمر بند کے (جب ستر کھلنے کا خوف ہو بغیر کمر بند کے، تو کمر بند باندھنا ضروری ہے)۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت بیچنا۔

☆ کھجور بیچنا جب تک ہر آفت سے بے خوف نہ ہو جائے۔

☆ بغیر کمر بند کے نماز پڑھنا۔

۱۱۴۔ تین باتوں سے منع کیا گیا

عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَبَيْعِ الْاَرْضِ لِلْحَرْثِ يَبِيْعُ الرَّجُلُ اَرْضَهٗ وَمَاءَهٗ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ. (مسلم۔نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے نر کدوانے کی اجرت لینے سے اور پانی کے بیچنے سے اور زمین بیچنے سے کھیتی کے لیے یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کو بیچے دوسرے کے ہاتھ (کہ وہ اس میں زراعت کرے اور ایک حصہ بھی لے) ان باتوں سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ نر کدوانے کی اُجرت۔

☆ کھیتی کے لیے پانی بیچنا۔

☆ کھیتی کے لیے زمین بیچنا۔

۱۱۵۔ اللہ تعالیٰ تین باتوں پر خوش اور تین باتوں پر ناراض ہوتا ہے

عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَّيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلٰثًا يَرْضٰى لَكُمْ اَنْ

حضرت ابو صالح سے روایت ہے (انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ خوش ہوتا ہے تم سے تین باتوں پر اور

تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيْلَ وَ قَالَ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ:

(موطاامام مالک)

ناراض ہوتا ہے تین باتوں پر۔ خوش ہوتا ہے اس سے، پوجو تم اسی کو اور شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی کو اور پکڑے رہو اللہ کی رسّی کو (یعنی قرآن کو) اور نصیحت کرو اپنے حاکم کو (یعنی نیک باتیں اُسے بتاؤ اور بُری باتوں سے بچاؤ) اور ناراض ہوتا ہے بہت باتیں کرنے سے اور مال تلف کرنے سے (یعنی بے جا خرچ کرنے سے) اور بہت سوال کرنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین باتوں کا ذکر ہے جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رسی کو پکڑنا (قرآن مجید کو)۔

☆ اپنے حاکم کو نصیحت کرنا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین باتوں کا ذکر ہے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

☆ بہت باتیں کرنا۔

☆ مال ضائع کرنا۔

☆ بہت سوال کرنا۔

۱۱۶۔ تین نیک اعمال کا حکم

عَنْ اَبِىْ مُوْسٰىؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ. (رواہ البخاری)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی بیمار پُرسی کرو اور قیدی چھڑا دو۔

فائدہ: اس حدیث میں تین نیک اعمال کرنے کا ذکر ہے۔

☆ بھوکے کو کھانا کھلانا۔

☆ مریض کی بیمار پرسی کرنا۔

☆ قیدی کو چھڑانا۔

۱۱۷۔ تین باتوں کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْمَدِیْنَۃَ انْجَفَلَ النَّاسُ اِلَیْہِ وَقِیْلَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَجِئْتُ فِی النَّاسِ لِأَنْظُرَ اِلَیْہِ. فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْہَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ. فَکَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ تَکَلَّمَ بِہٖ، اَنْ قَالَ (یٰاَیُّھَا النَّاسُ ! اَفْشُوا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا بِالَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ)

(ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے تو لوگ آپ ﷺ کی طرف بھاگے اور لوگوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ آئے ہیں، میں بھی لوگوں میں آیا، آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ دیکھا تو میں پہچان گیا۔ کہ آپ ﷺ کا چہرہ جھوٹا نہیں ہے۔ یعنی آپ ﷺ نبوت کا دعویٰ جھوٹ موٹ نہیں کرتے، بلکہ آپ ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں، پھر پہلی بات جو آپ ﷺ نے کی وہ یہ تھی، اے لوگو سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں۔ جب تم یہ کام کرو گے، تو جنت میں سلامتی کے ساتھ جاؤ گے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد تین باتوں کے حکم کا ذکر ہے۔

- ☆ السلام علیکم کو عام کرو۔
- ☆ کھانا کھلاؤ۔
- ☆ رات کو نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں۔

۱۱۸۔ موت کو آسان کرنے والی تین چیزیں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ یَسَّرَ اللّٰہُ حَتْفَہٗ وَاَدْخَلَہٗ جَنَّتَہٗ رِفْقٌ بِالضَّعِیْفِ وَشَفَقَۃٌ عَلَی الْوَالِدَیْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَی الْمَمْلُوْکِ.

(رواہ الترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جس شخص میں ہوں تو آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مرنے کو اور اس کو اپنے بہشت میں داخل کرے گا۔ ضعیف کے ساتھ نرمی کرنا اور ماں باپ پر شفقت کرنا اور مملوک کی طرف احسان کرنا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین باتوں کا ذکر ہے جن سے اللہ تعالیٰ موت آسان کر دیتا ہے۔

☆ ضعیف کے ساتھ نرمی کرنا۔

☆ ماں باپ پر شفقت کرنا۔

☆ مملوک کی طرف احسان کرنا۔

۱۱۹۔ نجات دینے والی اور ہلاک کرنے والی تین تین چیزیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِیَاتٌ وَّثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَتَقْوَی اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًی مُتَّبَعٌ وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِیَ اَشَدُّ هُنَّ.

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوۃ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ نجات دینے والی چیزیں ہیں۔ چھپے اور ظاہر خدا سے ڈرنا۔ خوشی اور ناخوشی میں حق بات کہنا۔ فقیری اور مال داری میں میانہ روی اختیار کرنا اور ہلاک کرنے والی تین چیزیں یہ ہیں، خواہش نفس کی پیروی کرنا، حرص کی پیروی کرنا اور آدمی کا اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا اور یہ خصلت سب سے بڑی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین نجات دینے والی چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ چھپے اور ظاہر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔

☆ خوشی اور ناخوشی میں حق بات کہنا۔

☆ فقیری اور تونگری میں میانہ روی اختیار کرنا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین ہلاک کرنے والی چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ خواہش نفس کی پیروی کرنا۔

☆ حرص کی پیروی کرنا۔

☆ اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا۔

۱۲۰۔ اسلام کو مٹانے والی تین چیزیں

عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ.
(رواہ مشکوٰۃ، الدارمی)

حضرت زیاد بن حُدیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اسلام کو کون سی چیز مٹاتی ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں۔ فرمایا: عالم کی لغزش اسے مٹا دیتی ہے اور منافق کا جھگڑا کتاب اللہ میں اور گمراہ بادشاہوں کا حکم۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین چیزوں کا ذکر ہے جو اسلام کو مٹانے والی ہیں۔

- ☆ عالم کی لغزش۔
- ☆ کتاب اللہ میں منافق کا جھگڑا۔
- ☆ گمراہ بادشاہوں کا حکم۔

۱۲۱۔ تین اعمال کا سات سو گنا تک ثواب

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ يُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ:
(ابوداؤد)

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر سات سو حصے تک بڑھتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین اعمال کا ثواب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر سات سو گنا تک بڑھنے کا ذکر ہے۔

- ☆ نماز۔
- ☆ روزہ۔
- ☆ ذکر الٰہی۔

۱۲۲۔ تین اوقات کی دعا ردّ نہیں ہوتی

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْقَلَّ مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ مُوْسٰى وَحَدَّثَنِيْ رِزْقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَتَحْتَ الْمَطَرِ:

(ابوداؤد)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دو دعائیں نہیں ردّ کی جاتیں یا کم ردّ کی جاتی ہیں (یعنی ہمیشہ قبول ہو جاتیں ہیں یا اکثر قبول ہوتی ہیں) ایک بعد اذان کے، دوسرے لڑائی کے وقت جب ایک دوسرے سے بھڑ جاتے ہیں، دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور مینہ برستے وقت۔

فائدہ: اس حدیث میں تین اوقات کی دعا ردّ نہ ہونے کا ذکر ہے۔

☆ اذان کے بعد۔

☆ لڑائی کے وقت۔

☆ بارش برسنے کے وقت۔

۱۲۳۔ تین کبیرہ گناہ

اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ كَانَ لَهُ الْجَنَّةُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَالْفِرَارُ يَوْمَ الزَّحْفِ.

(نسائی)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کو پوجتا ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا اور نماز پڑھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے جنت ہے۔ لوگوں نے پوچھا کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور قتل کرنا مسلمان مرد یا عورت کو اور بھاگنا کافروں کے مقابلے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔

☆ مسلمان مرد یا عورت کو قتل کرنا۔

☆ کافروں کا مقابلہ کرنے سے بھاگنا۔

۱۲۴۔ مسجد میں تین باتوں سے منع کیا گیا

عَنْ حَكِيْمٍ بن حِزَامٍ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ الْاَشْعَارُ وَاَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ.

(ابوداؤد)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسجد کے اندر قصاص لینے سے اور وہاں شعر پڑھنے سے اور مسجد کے اندر حد قائم کرنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں مسجد میں تین باتوں سے منع کرنے کا بیان ہے۔

☆ قصاص لینا۔

☆ شعر پڑھنا۔

☆ حد قائم کرنا۔

۱۲۵۔ تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ: لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ:

(ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں ان میں شک نہیں۔ ایک تو مظلوم کی دعا، دوسرے مسافر کی، تیسرے ماں باپ کی اپنی اولاد کے لیے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین دعاؤں کے ضرور قبول ہونے کا ذکر ہے۔

☆ مظلوم کی دعا۔

☆ مسافر کی دعا۔

☆ ماں باپ کی دعا اپنی اولاد کے لیے۔

۱۲۶۔ تین آدمیوں کی دعا ردّ نہیں ہوتی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الصَّائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ وَ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وُیُفْتَحُ لَهَا. اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَ لَوْبَعْدَ حِیْنٍ.

(رواہ احمد، والترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین آدمیوں کی دُعا ردّ نہیں ہوتی۔ ایک روزہ دار کی حتیٰ کہ افطار کرلے، دوسرے عادل بادشاہ کی دُعا، تیسرے مظلوم کی جس کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر اُٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا۔ گو (کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہو جائے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین آدمیوں کی دعا ردّ نہ ہونے کا ذکر ہے۔

☆ روزہ دار کی دعا روزے کی حالت میں۔

☆ عادل بادشاہ کی دعا۔

☆ مظلوم کی دعا۔

۱۲۷۔ تین باتوں میں سے ایک کے لیے دعا کی قبولیت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یَدْعُوْا بِدَعْوَةٍ لَیْسَ فِیْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِیْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدیٰ ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ یُعَجَّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ یَّدَّخِرَ هَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ یَّصْرِفَ عَنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ جل شانہٗ اس دعا کی وجہ سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز عطا فرما دیتا ہے۔ ا۔ یا تو اس کی دعا اسی دنیا میں قبول فرما لیتا ہے اور اس کا سوال پورا کر دیتا

مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذَا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ.

(رواہ احمد۔ مشکوۃ)

ہے یعنی جو مانگتا ہے وہ دے دیتا ہیں۔۲۔ یا اس کی دعا کو آخر میں ذخیرہ بنا کر رکھ لیتا ہے (جس کا ثواب آخرت میں دے گا) ۳۔ دعا کرنے والے کو مطلوبہ شے کے برابر (اس طرح عطیہ دیتا ہے کہ) آنے والی مصیبت کو ٹال دیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس طرح تو ہم بہت زیادہ دعا کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش اس سے زیادہ ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں میں سے ایک کے لیے دعا کی قبولیت کا ذکر ہے۔

☆ دعا قبول ہو جاتی ہے۔ یا

☆ دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا کر رکھ لیا جاتا ہے۔ یا

☆ دعا میں مطلوبہ شے کے بدلہ میں کوئی مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔

۱۲۸۔ مسلمانوں کو تین آفتوں سے بچا دیا گیا

عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ يَعْنِى الْاَشْعَرِىَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا يَدْعُوْا عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا وَّاَنْ لَّا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ.

(ابوداؤد)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تم کو بچا دیا ہے تین آفتوں سے، ایک تو یہ کہ تمہارے نبی تم پر بددعا کریں پھر تم سب ہلاک ہو جاؤ، ایسا نہ ہوگا، دوسری یہ کہ باطل والے حق والوں پر کبھی غالب نہ ہوں گے۔ تیسری یہ کہ تم سب گمراہ نہ ہو گے۔

فائدہ: اس حدیث میں مسلمانوں کو تین آفتوں سے بچانے کا ذکر ہے۔

☆ ان کے نبی بددعا نہیں کریں گے کہ وہ ہلاک ہو جائیں۔

☆ باطل والے حق والوں پر غالب نہیں ہوں گے۔

☆ سب مسلمان گمراہ نہیں ہوں گے۔

۱۲۹۔ کامل مومن کی تین صفات

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الفاحش وَلَا الْبَذِیْءِ. (ترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کامل مومن کسی کو لعن وطعن نہیں کرتا نہ فحش بکتا ہے اور نہ زبان درازی کرتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں کامل مومن کی تین صفات کا ذکر ہے۔

☆ وہ کسی کو لعن وطعن نہیں کرتا۔

☆ وہ فحش نہیں بکتا۔

☆ وہ زبان درازی نہیں کرتا۔

۱۳۰۔ تین قسم کی بددعا سے منع کیا گیا

عَنِ سمرة بن جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهَ ﷺ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِالنَّارِ. (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپس میں خدا کی لعنت کے ساتھ بددعا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ بھی بددعا نہ کرو اور نہ ساتھ آگ کے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین قسم کی بددعا سے منع کیا گیا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ بددعا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ بددعا۔

☆ آگ کے ساتھ بددعا۔

۱۳۱۔ ایمان کی کمزوری تین باتوں میں ہے

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍؓ مَرْفُوْعًا: اِنَّ مِنْ ضَعْفِ الْیَقِیْنِ أَنْ تُرْضِیَ النَّاسَ بِسَخَطِ اللّٰہِ. وَأَنْ تَحْمَدَھُمْ عَلٰی رِزْقِ اللّٰہِ. وَأَنْ تَذُمَّھُمْ عَلٰی مَالَمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ، اِنَّ رِزْقَ اللّٰہِ لَا یَجُرُّہٗ حِرْصُ حَرِیْصٍ وَّلَا یَرُدُّہٗ کَرَاھِیَۃُ کَارِہٍ.

(ابن حبان)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی کمزوری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق پر لوگوں کی تعریف کرے۔ اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے نہیں دی اس کی وجہ سے لوگوں کی مذمت کرے۔ یادرکھو کہ اللہ تعالیٰ کے رزق کو نہ کسی حریص کی حرص لا سکتی ہے اور نہ کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اسے روک سکتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایمان کی کمزوری کی تین باتوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق پر لوگوں کی تعریف کرنا۔

☆ جو چیز اللہ تعالیٰ نے نہیں دی اس کی وجہ سے لوگوں کی مذمت کرنا۔

۱۳۲۔ تین کبیرہ گناہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَکْبَرُ الْکَبَآئِرِ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ ثَلٰثًا اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَازَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ.

(صحیح بخاری)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ماں باپ کو ستانا (ان کی نافرمانی کرنا) اور جھوٹی گواہی دینا، جھوٹی گواہی دینا تین بار یہی فرمایا، یا یوں فرمایا کہ جھوٹ بولنا۔ بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہتے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

☆ والدین کی نافرمانی کرنا۔

☆ جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔

۱۳۳۔ تین باتوں کا حکم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِیْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰهِ فَاَجِیْرُوْهُ وَمَنْ آتٰی اِلَیْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰی تَعْلَمُوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ.

(نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پناہ مانگے اللہ کی اس کو پناہ دو اور جو شخص امان چاہے تم سے اللہ کے نام پر اس کو امان دو اور جو شخص تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اس کا بدلہ دو۔ اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو بدلہ ہو چکا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں کا حکم ہے۔

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دو۔

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر امان مانگے اسے امان دو۔

☆ جو شخص تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اس کا بدلہ دو۔ اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کرو۔ یہاں تک کہ تم سمجھو بدلہ ہو چکا۔

۱۳۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے تین لپ مال

عَنْ رَّبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰی اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ مَالٌ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاْیٌ اَوْعِدَةٌ فَلْیَاْتِنَا فَجَائَهٗ جَابِرُ

حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روپیہ آیا بحرین سے۔ آپ نے منادی کرائی کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے

بُنُ عَبُدِ اللّٰهِ فَحَفَنَ لَهُ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ.

(موطا امام مالک۔ کتاب الجہاد)

کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو تین لپ بھر کر دیئے۔

فائدہ: نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے وعدہ کیا تھا کہ بحرین سے جب روپیہ آئے گا تو تین لپ بھر کر تم کو دوں گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات کے بعد اس وعدے کو پورا کیا اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو تین لپ بھر کر روپیہ دیا۔

۱۳۵۔ تین ایام تشریق

عَنُ اَبِیُ مُرَّةَ مَوُلٰی اُمِّ هَانِیٍٔ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ عَبُدِ اللّٰهِ بُنِ عَمُرٍو عَلٰی اَبِیُهِ عَمُرِو بُنِ الْعَاصِ فَقَرَّبَ اِلَیُهِمَا طَعَامًا فَقَالَ کُلُ قَالَ اِنِّیُ صَآئِمٌ فَقَالَ عَمُرٌو کُلُ فَهٰذِهِ الْاَیَّامُ الَّتِیُ کَانَ رَسُوُلُ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَاْمُرُنَا بِاِفُطَارِهَا وَیَنُهٰی عَنُ صِیَامِهَا قَالَ مَالِکٌ وَّهِیَ اَیَامُ التَّشُرِیُقِ.

(ابوداؤد)

حضرت ابی مرہ ام ہانی کا آزاد کردہ غلام سے روایت ہے، کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے باپ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے کھانا سامنے کیا اور حضرت عبداللہ بن عمرو سے کہا کھاؤ۔ انہوں نے کہا میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمرو بن العاص نے کہا کھاؤ کیوں کہ یہ ایسے دن ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں ہم کو روزہ توڑنے کا حکم فرمایا اور ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مراد ان دنوں سے ایام تشریق ہیں یعنی ۱۱۔۱۲۔۱۳ تاریخ ذوالحجہ کی۔

فائدہ: اس حدیث میں تین ایام تشریق یعنی ذوالحجہ کی ۱۱۔۱۲۔۱۳ تاریخ کا ذکر ہے۔

۱۳۶۔ عرب کو تین وجہ سے دوست رکھنا

عَنِ ابُنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ ﷺ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کو تین وجہ سے

لِأَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ.
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

دوست رکھوایک یہ کہ میں عربی ہوں۔ دوسرا یہ کہ قرآن عربی میں اترا ہے۔ تیسرا اس وجہ سے کہ جنتیوں کا کلام عربی ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث میں عرب کو تین وجہ سے دوست رکھنے کا بیان ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ عربی ہیں۔
☆ قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔
☆ جنتیوں کا کلام عربی ہوگا۔

۱۳۷۔ تین چیزوں میں نحوست

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشُّؤْمُ فِی الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ.
(بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، موطا، امام مالک)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، ایک گھر، دوسری عورت، تیسرا گھوڑا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین چیزوں میں نحوست ہونے کا ذکر ہے۔

☆ گھر۔
☆ عورت۔
☆ گھوڑا۔

۱۳۸۔ تین اجرتوں سے منع کیا گیا

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.
(ترمذی)

روایت ہے حضرت ابی مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین اجرتوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ کتے کی قیمت۔

☆ زنا کی اجرت۔

☆ کاہن کی مٹھائی سے۔

۱۳۹۔ تین چیزیں یعنی جلب۔ جَنَب اور شغار اسلام میں نہیں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

(نسائی)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جلب اور جنب اور شغار اسلام میں نہیں اور جس آدمی نے لوٹ کی وہ آدمی ہم میں سے نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین چیزوں کا ذکر ہے جو اسلام میں نہیں ہیں۔

☆ جَلَب۔ یعنی گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے کسی آدمی کو لگا دینا کہ اس کو ڈانتا رہے۔

☆ جَنَب۔ یعنی اپنے گھوڑے کے ساتھ دوسرا گھوڑا رکھنا کہ جب گھوڑا تھک جائے تو دوسرے پر چڑھ جائے۔

☆ شِغَار۔ یعنی وٹہ سٹہ کی شادی۔

۱۴۰۔ تین اُجرتیں ناپاک ہیں

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ۔

(نسائی۔ ترمذی)

روایت ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مزدوری پچھنے لگانے والے کی ناپاک ہے اور مہر زنا کا یعنی خرچی ناپاک ہے یعنی حرام ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین ناپاک اجرتوں کا بیان ہے۔

☆ پچھنے لگانے والے کی مزدوری۔

☆ زنا کی اجرت۔

☆ کتے کی قیمت۔

۱۴۱۔ تین اُجرتوں سے منع کیا گیا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَعَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

(نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے والے کی کمائی سے، کُتّے کی قیمت سے اور نر کدوانے کی اجرت سے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین قسم کی اجرتیں منع کی گئی ہیں۔

☆ پچھنے لگانے والے کی کمائی۔

☆ نر کی جفتی کی اجرت۔

☆ کتے کی قیمت۔

۱۴۲۔ تین باتوں سے منع کیا گیا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالٰی اَنْ يُوْطَأْنَ حَتّٰی يَضَعْنَ مَافِیْ بُطُوْنِهِنَّ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

(نسائی)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال بیچنے سے جب تک تقسیم نہ ہو اور حاملہ عورتوں کے ساتھ (جو جہاد میں قید ہو کر آئیں) جماع کرنے سے جب تک جنیں نہیں اور ہر دانت والے درندے کے گوشت سے (شیر بھیڑیا چیتا وغیرہ)

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ تقسیم سے پہلے غنیمت کا مال بیچنا۔

☆ حاملہ قیدی عورتوں سے جماع کرنا۔

☆ دانت والے درندے کا گوشت کھانا۔

۱۴۳۔ تین چیزیں اوران کی قیمت حرام ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَیْتَةَ وَ ثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِیْرَ وَثَمَنَهٗ.

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے حرام کیا شراب کو اور اس کی قیمت کو اور حرام کیا مردے کو اور اس کی قیمت کو اور حرام کیا سور کو اور اس کی قیمت کو۔

فائدہ: اس حدیث میں تین چیزیں اوران کی قیمت حرام بیان کی گئی ہے۔

☆ شراب اوراس کی قیمت۔

☆ مرداراوراس کی قیمت۔

☆ سوراوراس کی قیمت۔

۱۴۴۔ بائع پر تین دن تک ذمہ داری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُهْدَةُ الرَّقِیْقِ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ.

(ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غلام اور لونڈی کے عیب کی جواب دہی بائع پر تین روز تک ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں غلام اور لونڈی کے عیب کی ذمہ داری بائع پر تین روز تک بیان کی گئی ہے۔

۱۴۵۔ تین دن پہلے کا شکار

عن ابی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا رَمَیْتَ الصَّیْدَ فَاَدْرَکْتَهٗ بَعْدَ ثَلٰثِ لَیَالٍ وَسَهْمُکَ فِیْهِ فَکُلْ مَالَمْ یَنْتَنْ.

(ابوداؤد)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم شکار پر تیر مارو اور تین دن کے بعد اس جانور کو (مردہ حالت میں اس طرح) پاؤ کہ تمہارا تیر اس میں موجود ہے تو جب تک اس میں سے بدبو پیدا نہ ہو (یعنی سڑا نہ ہو) تو اسے کھا سکتے ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں تین دن پہلے کا شکار کھا لینے کا ذکر ہے۔

۱۴۶۔ گھر میں سانپ کو تین بار خبردار کرنا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْھَوَامَّ مِنَ الْجِنِّ فَمَنْ رَاٰی فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فَلْیُحَرِّجْ عَلَیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ عَادَ فَلْیَقْتُلْہُ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ. (ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض سانپ جن ہوتے ہیں جب کوئی اپنے گھر میں سانپ دیکھے تو تین بار اس سے کہہ دو کہ پھر نہ نکلنا ورنہ تجھ کو تکلیف ہوگی، پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے کیوں کہ وہ شیطان ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں گھر میں سانپ کو تین بار خبردار کرنے کے بعد مارنے کا ذکر ہے۔

۱۴۷۔ منتر تین آفتوں کے لیے

عَنْ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ یَقُوْلُ مَرَرْتُ بِسَیْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِیْہِ فَخَرَجْتُ مَحْمُوْمًا فَنُمِیَ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ مُرُوْا اَبَاثَابِتٍ یَتَعَوَّذُ قَالَتْ فَقُلْتُ یَاسَیِّدِیْ وَالرُّقٰی صَالِحَۃٌ فَقَالَ لَارُقْیَۃَ اِلَّافِیْ نَفْسٍ اَوْحُمَۃٍ اَوْلَدْغَۃٍ (ابوداؤد)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک ندی پر ہو کر گزرا تو میں نے اس میں غسل کیا، جب نہا کر باہر نکلا تو بخار چڑھا ہوا تھا پھر اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو اس کو شیطان سے پناہ مانگنے کا، میں نے عرض کیا اور منتر بھی مفید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منتر تو تین آفتوں کے لیے ہوتا ہے، ایک بدنظر، دوسری سانپ کے کاٹنے کے لیے، تیسری بچھو کے ڈنگ مارنے کے لیے۔

فائدہ: اس حدیث میں منتر تین آفتوں کے لیے ہونے کا ذکر ہے۔

- ☆ بدنظر کے لیے۔
- ☆ سانپ کے کاٹے کے لیے۔
- ☆ بچھو کے ڈنگ کے لیے۔

۱۴۸۔ تین چیزوں کی ممانعت

عَنْ حُمَیْدِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِیْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِیَّ ﷺ کَمَا صَحِبَہٗ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَرْبَعَ سِنِیْنَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یَمْتَشِطَ اَحَدُنَا کُلَّ یَوْمٍ اَوْ یَبُوْلَ فِیْ مُغْتَسَلِہٖ اَوْیَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَۃِ اَوِالْمَرْاَۃُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْیَغْتَرِفَا جَمِیْعًا. (نسائی)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رہے تھے اس نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ہر روز کنگھی کرنے سے اور جہاں پر نہاتا ہو وہاں پیشاب کرنے سے اور منع کیا اس بات سے کہ غسل کرے مرد عورت کے (غسل سے) بچے ہوئے پانی سے، یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے، بلکہ دونوں ساتھ ہی پانی لیتے جائیں۔

فائدہ: اس حدیث میں تین چیزوں کی ممانعت کا بیان ہے۔

- ☆ ہر روز کنگھی کرنا۔
- ☆ نہانے کی جگہ پر پیشاب کرنا۔
- ☆ غسل کرنا مرد کا عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے اور عورت کا مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے۔

۱۴۹۔ شرط تین چیزوں میں جائز ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَاسَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْحَافِرٍ اَوْخُفٍّ. (نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: شرط نہیں مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں۔

فائدہ: اس حدیث میں تین چیزوں میں شرط لگانے کی اجازت کا ذکر ہے۔

- ☆ تیر۔
- ☆ اونٹ۔
- ☆ گھوڑا۔

۱۵۰۔ دودھ والا خریدا جانور تین دن تک واپس کرنے کا اختیار

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اِذَا حَلَبَهَا اِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَرَدَّمَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

(ترمذی)

روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے خریدی ایسی گائے یا بکری کہ جس کا دودھ بیچنے والے نے کئی دن سے نہیں دوہا تھا کہ اس کے تھن خوب بڑے بڑے ہو گئے تھے کہ خریدار جانے کہ بہت دودھ دیتی ہے۔ سو لینے والے کو تین دن تک اختیار ہے جب دودھ دوہے اس کے پھیر دینے کا اور جب پھیرے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے یعنی دودھ کے عوض میں جو اس نے دوہا تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں مصراۃ جانور خریدنے والے کو تین دن تک واپس کرنے کے اختیار کا بیان ہے۔

۱۵۱۔ مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَآءُ فِیْ ثَلَاثٍ فِی الْمَاءِ وَالْكَلَاِ وَالنَّارِ. وَثَمَنُهُ حَرَامٌ) قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ: یَعْنِی الْمَاءَ الْجَارِیَ.

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان شریک ہیں تین چیزوں میں۔ پانی اور گھاس اور آگ میں اور ان چیزوں کی قیمت لینا حرام ہے۔ ابو سعید نے کہا (پانی سے) مراد جاری پانی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں مسلمانوں کا تین چیزوں میں شریک ہونے اور ان چیزوں کی قیمت نہ لینے کا ذکر ہے۔

- ☆ پانی
- ☆ گھاس۔
- ☆ آگ۔

۱۵۲۔ کھیتی تین آدمی کر سکتے ہیں

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَقَالَ (اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ اَرْضٌ، فَهُوَ يَزْرَعُهَا، وَرَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا، فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ، وَرَجُلُ اسْتَكْرَىٰ اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ.

(ابن ماجہ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے اور فرمایا کھیتی تین آدمی کریں ایک تو وہ جس کی خود زمین ہو وہ اپنی زمین میں کھیتی کرے۔ دوسرے، وہ جس کو زمین ہبہ کی جائے یا مستعار دی جائے وہ اس میں کھیتی کرے۔ تیسرے، وہ جو زمین کو کرایہ پر لے سونے یا چاندی کے بدلے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین آدمیوں کا ذکر ہے جو کھیتی کر سکتے ہیں۔

☆ جس کی زمین اپنی ہو۔

☆ جس کو زمین ہبہ کی جائے۔

☆ جو زمین کرائے پر لے سونے یا چاندی کے بدلے۔

۱۵۳۔ تین چیزوں میں شفا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَّاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ. (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں شفا ہے سینگی لگوانے میں۔ شہد کے پینے میں۔ یا آگ کے ساتھ داغنے میں اور میں اپنی امت کو داغنے سے روکتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین چیزوں کا ذکر ہے جن میں شفا ہے۔

☆ سینگی لگوانا۔

☆ شہد پینا۔

☆ آگ سے داغنا۔ (نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو داغنے سے منع فرمایا ہے)

۱۵۴۔ لعنت کے تین کام

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اتَّقُوْا الْمَلَاعِنَ الثَّلٰثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ.

(ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچو تین لعنت کے کاموں سے۔ اترنے کے مقاموں میں اور سڑک میں اور سایہ کی جگہ پاخانہ پھرنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین لعنت کے کاموں کا ذکر ہے۔

☆ ٹھہرنے کی جگہ پر پاخانہ کرنا۔

☆ راستے میں پاخانہ کرنا۔

☆ سایہ کی جگہ پر پاخانہ کرنا۔

۱۵۵۔ تین باتوں سے منع کیا گیا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيْسَ عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ، وَالصَّلَاةَ عَلَيْهَا. فَاِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ. وَقَضَاءَ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مِنَ الْمَلَاعِنِ.

(ابن ماجہ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچو تم راستے کے بیچ میں رات کو ٹھہرنے سے اور وہاں نماز پڑھنے سے اس لیے کہ وہ سانپوں اور درندوں کی جگہ ہے اور بچو تم وہاں پاخانہ پھرنے سے اس لیے کہ یہ لعنت کا سبب ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ راستے کے بیچ میں رات کو ٹھہرنا۔

☆ راستے کے بیچ میں نماز پڑھنا۔

☆ راستے کے بیچ میں پاخانہ کرنا۔

۱۵۶۔ تین باتوں سے منع کیا گیا

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ اَوْيُضْرَبَ الْخَلَاءُ عَلَيْهَا، اَوْيُبَالَ فِيْهَا. (ابن ماجه)

حضرت سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ نماز پڑھی جائے راہ کے بیچ میں یا پاخانہ پھرے یا پیشاب کرے وہاں۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ راستے کے بیچ میں نماز پڑھنا۔

☆ راستے کے بیچ میں پاخانہ کرنا۔

☆ راستے کے بیچ میں پیشاب کرنا۔

۱۵۷۔ تین چیزوں کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آتے

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاتَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ. (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں جاندار کی تصویر یا کتا یا ناپاک (جنبی) شخص ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں ان تین چیزوں کا ذکر ہے جن کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آتے۔

☆ جاندار کی تصویر۔

☆ کتا۔

☆ ناپاک (جنبی) شخص۔

۱۵۸۔ تین آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں آتے

عَنْ عَمَّارِبْنِ يَاسِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَاتَقْرَبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ جِيْفَةُ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کے

اَلْکَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخُلُوْقِ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ یَّتَوَضَّاَ۔ (ابوداؤد)

پاس فرشتے نہیں آتے ایک تو کافر کی لاش کے پاس، دوسرے جو خلوق (خوشبو) سے لتھڑا ہو تیسرے جس کو نہانے کی حاجت ہو جب تک وضو نہ کرے (اگر غسل اس وقت دشوار ہے)۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین آدمیوں کا ذکر ہے جن کے پاس فرشتے نہیں آتے۔

☆ کافر کی لاش۔

☆ وہ شخص جو خلوق (خوشبو) سے لتھڑا ہو۔

☆ ناپاک شخص جب تک غسل نہ کرے یا کم از کم فوری طور پر وضو نہ کرے۔

۱۵۹۔ ستارے تین باتوں کے لیے

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِیْنَةً لِلسَّمَآءِ وَ رُجُوْمًا لِلشَّیَاطِیْنِ وَعَلَامَاتٍ یُهْتَدٰی بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِیْهَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ اَخْطَأَ وَاَضَاعَ نَصِیْبَهٗ وَتَکَلَّفَ مَالَا یَعْلَمُ (بخاری)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیدا کیے اللہ تعالیٰ نے یہ ستارے واسطے تین باتوں کے، ایک بات یہ کہ پیدا کیا ان کو واسطے زینت آسمان کے اور دوسرے مارنے شیطانوں کے اور تیسرے، یہ کہ یہ نشانیاں ہیں جن سے راستے کی رہنمائی لی جاتی ہے۔ جس نے بیان کیا ان میں بغیر ان تین چیزوں کے اس نے خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اس چیز میں کہ نہیں جانتا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں کا ذکر ہے جن کے لیے ستارے بنائے گئے ہیں۔

☆ ستارے آسمان دنیا کو مزین کرتے ہیں۔

☆ شیطانوں کو مار بھگاتے ہیں۔

☆ وہ لوگوں کے لیے اندھیرے میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں۔

۱۶۰۔ تین خصلتوں والا بدترین شخص

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِشِرَارِکُمْ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو ان لوگوں سے

الَّذِیْ یَاْکُلُ وَحْدَهٗ وَیَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَیَمْنَعُ رِفْدَهٗ.
(مشکوٰۃ رواہ رزین)

آگاہ نہ کردوں جو تم میں سے بدترین ہے۔ وہ شخص جو تنہا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور کسی کو عطیہ نہیں دیتا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین خصلتوں والے شخص کو بدترین قرار دیا گیا ہے۔

☆ وہ شخص جو تنہا کھاتا ہے۔

☆ جو اپنے غلام کو مارتا ہے۔

☆ جو کسی کو عطیہ نہیں دیتا۔

۱۶۱۔ خواب کی تین قسمیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ اَنْ تَكْذِبَ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُهُمْ حَدِیْثًا وَالرُّؤْیَا ثَلٰثٌ فَالرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْیَا تَحْزِیْنٌ مِنَ الشَّیْطَانِ وَرُؤْیَا مِمَّا یُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهٗ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ مَا یَكْرَهُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَیْدَ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ
(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب زمانہ نزدیک ہو جائے گا (یعنی رات اور دن برابر ہو جائیں گے) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور سب سے زیادہ اسی کا خواب سچا ہوگا جس کی بات سب سے زیادہ سچی ہوگی۔ خواب تین طرح کے ہیں۔ ایک تو عمدہ اور بہتر خواب وہ تو خوش خبری ہے اللہ کی طرف سے۔ دوسرا، تکلیف اور رنج شیطان کی طرف سے تیسرا، اپنے دل کے خیالات۔ پھر جب کوئی تم میں سے خواب میں بری بات دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں خواب میں پاؤں میں بیڑی دیکھنا، اچھا جانتا ہوں اور گلے میں طوق دیکھنا بُرا جانتا ہوں۔ کیوں کہ بیڑی پڑی ہوئی دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ آدمی اپنے دین میں مضبوط رہے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں خواب کی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ عمدہ خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوش خبری ہوتی ہے۔
☆ تکلیف دہ اور رنجیدہ کرنے والا خواب، یہ شیطان کی طرف سے ہے۔
☆ اپنے دل کے خیالات جو خواب کی صورت میں آتے ہیں۔

۱۶۲۔ جنوں کی تین قسمیں

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ یَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَّهُمْ اَجْنِحَةٌ یَّطِیْرُوْنَ فِی الْهَوَآءِ وَصِنْفٌ حَیَّاتٌ وَکِلَابٌ وَصِنْفٌ یَّحُلُّوْنَ وَیَظْعَنُوْنَ

(مشکوٰۃ رواہ فی شرح السنۃ)

حضرت ابی ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے۔ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی کریم ﷺ تک کہ جن تین قسم کے ہیں ایک قسم ہے ان کے پر ہیں اُڑتے ہیں ہوا پر اور ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم ہیں اترتے ہیں منزل میں اور کوچ کرتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں جنوں کی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں۔
☆ پروں والے جن جو ہوا میں اُڑتے ہیں۔
☆ ایک جن سانپ اور کتوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔
☆ وہ جن جو جہاں چاہتے ہیں پہنچ جاتے اور واپس آجاتے ہیں۔

۱۶۳۔ تین چیزوں میں برکت ہے

عَنْ صُهَیْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ فِیْهِنَّ الْبَرَکَةُ اَلْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِیْرِ لِلْبَیْتِ لَا لِلْبَیْعِ.

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں برکت ہے۔ اُدھار سودا بیچ دینا اور مضاربت کرنا اور گھر میں کھانے کے لیے گندم میں کچھ جو ملا لینا۔ لیکن تجارت کی گندم میں نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں برکت والی تین چیزوں کا بیان ہے۔

☆ اُدھار سودا بیچ دینا۔

☆ مضاربت کرنا۔

☆ گھر میں کھانے کے لیے گندم میں کچھ جو ملانا۔

۱۶۴۔ تین کے لیے بددعا نہ کرنا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰہِ سَاعَةً یُسْاَلُ فِیْهَا عَطَاءً فَیَسْتَجِیْبَ لَکُمْ

(مشکوٰۃ، رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی جانوں کے لیے بُری دعا نہ کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کے لیے اور نہ اپنے مالوں کے لیے ایسا نہ ہو کہ تم اللہ تعالیٰ سے کسی ایسے وقت بُری دُعا مانگ بیٹھو جب کہ دعائیں قبول ہونے کا وقت ہو اور وہ بددُعا تمہارے حق میں قبول ہو جائے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین کے لیے بددعا نہ کرنے کا حکم ہے۔

☆ اپنی جان کے لیے۔

☆ اپنی اولاد کے لیے۔

☆ اپنے مال کے لیے۔

۱۶۵۔ مومن پر تین طرح سے مصیبت آتی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَا عَلَیْهِ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ

(رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن مرد یا مومن عورت پر اللہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہتی ہے۔ کبھی اپنی جان میں کبھی مال میں اور کبھی اولاد میں یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے تو اس کے ذمے اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

فائدہ: اس حدیث میں مومن مرد اور مومن عورت پر تین طرح سے مصیبت آنے کا ذکر ہے۔

☆ اپنی جان میں۔

☆ اپنے مال میں۔

☆ اپنی اولاد میں۔

۱۶۶۔ مردہ بچے کے لیے تین باتیں نہیں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلطِّفْلُ لَا یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَلَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ حَتّٰی یَسْتَهِلَّ

(مشکوٰۃ، رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تک پیدا ہونے والا بچہ چیخے نہیں نہ اس پر نماز پڑھی جائے گی۔ اور نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کی وراثت تقسیم ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث میں مردہ بچے کے لیے تین باتیں نہ ہونے کا ذکر ہے۔

☆ نہ اُس پر نماز پڑھی جائے گی۔

☆ نہ وہ وارث ہوگا۔

☆ نہ اُس کی وراثت تقسیم ہوگی۔

۱۶۷۔ گھوڑے کی تین جگہوں کے بالوں کو نہ کترنے کا حکم

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِیَ الْخَیْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا اَذْنَابَهَا فَاِنَّ اَذْنَابَهَا مَذَآبُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَائُهَا وَنَوَاصِیْهَا مَعْقُوْدٌ فِیْهَا الْخَیْرُ.

(ابوداؤد)

حضرت عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانی کے بال نہ کترو اور نہ ان کی ایالیں اور دُمیں کترو، اس لیے کہ ان کی دمیں ان کی چونریاں ہیں ان سے مکھیاں اڑاتے ہیں اور ایالیں ان کے سبب گرم رہتے ہیں اور ان کی پیشانیوں کے بالوں میں بندھی ہے بھلائی۔

فائدہ: اس حدیث میں گھوڑے کی تین جگہوں کے بالوں کو نہ کترنے کا ذکر ہے۔

☆ پیشانی کے بال۔

☆ ایال کے بال۔

☆ دُم کے بال۔

۱۶۸۔ تین سوار، سوار ہیں

عَنْ عَمْرِو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ:

(ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعیب۔ اپنے والد، اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار، سوار ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار، سوار ہیں۔

۱۶۹۔ تین چیزوں سے منع کیا گیا

عَنْ عَلِّیِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّكُوْعِ.

(موطا امام مالک)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن کو رکوع میں پڑھنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ ریشمی کپڑا پہننا۔

☆ سونے کی انگوٹھی پہننا۔

☆ قرآن مجید کو رکوع میں پڑھنا۔

۱۷۰۔ تین مقاصد کے لیے کتا پالنا جائز ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اِنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ. (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مویشی، شکار یا کھیتی کے علاوہ کتا رکھا ہر روز ایک قیراط اس کے ثواب سے کم ہوتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین مقاصد کے لیے کتا پالنا درست ہونے کا ذکر ہے۔

☆ مویشی کے لیے۔

☆ شکار کے لیے۔

☆ کھیتی کے لیے۔

۱۷۱۔ تین کھیلوں کے سوا کوئی کھیل نہ کھیلنے کا حکم

عَنْ خَالِدِبْنِ يَزِيْدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَمُرُّبِیْ فَيَقُوْلُ يَاخَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِیْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَبْطَأْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ تَعَالَ اُخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِیْ صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِیَ بِهٖ وَمُنَبِّلَهٗ وَارْمُوْا وَارْكَبُوا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا وَلَيْسَ اللَّهْوُ اِلَّا فِیْ ثَلَاثَةٍ تَاْدِيْبِ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتِهٖ امْرَاَتَهٗ وَرَمْيِهٖ بِقَوْسِهٖ وَنَبْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ

حضرت خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ میرے نزدیک سے گزرے اور کہا اے خالد چل ہمارے ساتھ تیر اندازی کریں گے، ایک روز میں نے دیر کی اور انہوں نے مجھ سے کہا اے خالد آ تجھے وہ بات سناؤں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی۔ اللہ ایک تیر کے سبب تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا، بنانے والے کو اگر اس نے اس کے بنانے میں نیکی کی نیت کی ہوگی اور اس تیر کو پھینکنے والے کو اور بھال لگانے والے کو اور فرمایا تیر اندازی کرو اور سواری کرو۔ میرے نزدیک تیر اندازی محبوب ہے سواری کرنے سے۔

اَلرَّمْیَ بَعْدَ مَا عَلِمَہٗ رَغْبَۃً عَنْہُ فَاِنَّھَا نِعْمَۃٌ کَفَرَھَا اَوْقَالَ کَفَرَبِھَا.

(نسائی)

تین کھیلوں کے سوا کوئی کھیل نہ کھیلنا چاہیے۔ اوّل یہ کہ ادب دے آدمی اپنے گھوڑے کو، دوسرا کھیلنا اپنی بیوی سے اور تیسرا کھیل تیر اور کمان کا۔ جس نے نفرت کی وجہ سے سیکھنے کے بعد تیر اندازی چھوڑ دی، اس نے ناشکری کی ایک نعمت کی یا یوں فرمایا اس نے ناشکری کی اس کی۔

فائدہ: اس حدیث میں تین کھیلوں کے سوا کوئی کھیل نہ کھیلنے کا حکم ہے۔

☆ تیر اندازی۔

☆ گھوڑے کی سواری۔

☆ اپنی بیوی سے کھیلنا۔

۱۷۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین جھوٹ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمْ یَکْذِبْ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثًا ثِنْتَانِ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ قَوْلُہٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُہٗ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا وَبَیْنَمَا ھُوَ یَسِیْرُ فِیْ اَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَۃِ اِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَاُتِیَ الْجَبَّارُ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّہٗ نَزَلَ ھٰھُنَا رَجُلٌ مَعَہُ امْرَاَۃٌ ھِیَ اَحْسَنُ النَّاسِ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَسَاَلَہٗ عَنْھَا فَقَالَ اِنَّھَا اُخْتِیْ فَلَمَّا رَجَعَ اِلَیْھَا قَالَ اِنَّ ھٰذَا سَاَلَنِیْ عَنْکِ فَاَنْبَاْتُہٗ اَنَّکِ اُخْتِیْ وَاِنَّہٗ لَیْسَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار۔ دو بار تو خدا کے واسطے اِنِّی سَقِیمٌ اور دوسرے بَل فَعَلَہٗ کبیرھم اور ایک بار وہ جا رہے تھے ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں (جو لوگوں کی بیبیاں چھین لیتا) ایک مقام میں اترے، وہ ظالم آ گیا لوگوں نے کہا یہاں ایک شخص آیا ہے جس کی بی بی بہت حسین ہے، اس ظالم نے ان کے بلانے کو ایک آدمی بھیجا، انہوں نے جا کر کہا، وہ میری بہن ہے، جب لوٹ کر آئے تو انہوں نے اپنی بی بی سے کہا اس بادشاہ نے مجھ سے تمہارا حال پوچھا، تو میں نے کہا میری بہن ہے اور آج کے دن دنیا میں سوا میرے اور تمہارے کوئی مسلمان نہیں، تو تم میری دینی بہن ہو۔ پس تم مجھے مت جھٹلانا اس ظالم کے روبرو۔

الیَومَ مُسلِمٌ غَیرِیُ وَغَیرُکِ
وَاِنَّکِ اُختِیُ فِیُ کِتابِ اللّٰهِ فَلا
تُکَذِّبِینِیُ عِندَهٗ

(ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین جھوٹ کا ذکر ہے۔

☆ انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا "اِنِّی سَقِیمٌ"۔

☆ انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا "بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیرُهُمْ"۔

☆ انہوں نے ظالم بادشاہ سے کہا کہ ان کی بی بی ان کی بہن ہے۔ یعنی دینی بہن۔

۱۷۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین دعائیں

عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرٍو، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ (لَمَّا فَرَغَ سُلَیمَانُ بنُ دَاوُدَ مِنْ بِنَاءِ بَیتِ المَقدِسِ، سَأَلَ اللّٰهَ ثَلاثًا: حُکمًا یُصَادِفُ حُکمَهٗ، وَمُلکًا لا یَنبَغِیُ لأَحَدٍ مِنْ بَعدِهٖ، وَلا یَاْتِیَ هٰذَا المَسجِدَ اَحَدٌ، لا یُرِیدُ اِلَّا الصَّلاةَ فِیهِ، اِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهٖ کَیَومَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ) فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ (اَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ اُعطِیَهُمَا وَاَرجُوْ اَنْ یَکُونَ قَدْ اُعطِیَ الثَّالِثَةَ)

(ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام جب بیت المقدس کے بنانے سے فارغ ہوئے، تو اللہ جل جلالہ سے انہوں نے تین دعائیں مانگیں۔ ایک تو یہ کہ میں جو حکم کروں (مقدمات میں) وہ تیرے حکم کے موافق ہو، دوسرے مجھ کو ایسی حکومت دے کہ میرے بعد پھر ویسی حکومت (دنیا میں) کسی کو نہ ملے، تیسرے یہ کہ جو کوئی اس مسجد میں آئے، صرف نماز ہی کے ارادے سے، تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجائے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا، پھر نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا، دو باتیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا فرمائیں اور مجھے امید ہے کہ تیسری بات بھی اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین دعاؤں کا ذکر ہے۔

☆ میں جو حکم کروں وہ تیرے (اللہ تعالیٰ کے) حکم کے موافق ہو۔

☆ مجھے ایسی حکومت دے کہ میرے بعد کسی کو نہ ملے۔

☆ جو اس مسجد میں نماز کے ارادے سے آئے اسے گناہوں سے پاک کر دے۔

۱۷۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین عمرے

عَنْ عُرْوَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَعْتَمِرْ اِلَّا ثَلٰثًا اِحْدَاهُنَّ فِىْ شَوَّالٍ وَّاثْنَتَيْنِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ.

(موطا امام مالک)

حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں عمرہ کیا مگر تین بار ایک شوال میں اور دو ذیقعدہ میں۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین عمروں کا ذکر ہے۔

۱۷۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بات تین بار دہراتے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَسْلَمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا.

(ترمذی)

روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسے دُہرائے تاکہ مخاطب خوب سمجھ لیں۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر بات کو تین بار دہرانے کا ذکر ہے۔

۱۷۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں محبوب

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلَاةِ.

(نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دنیا کی سب چیزوں میں عورتیں اور خوشبو پسند ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین محبوب چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ عورتیں۔

☆ خوشبو۔

☆ نماز۔

۱۷۷۔ نبیؐ کریم ﷺ کی مہر میں تین سطریں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ اِلَى الْبَحْرِيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةُ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ اللّٰهُ سَطْرٌ.

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو ان کو بحرین کی طرف (زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے) بھیجا اور ایک پروانہ لکھ کر ان کو دیا اور اس پر مہر لگائی۔ مہر میں تین سطریں کندہ تھیں۔ایک سطر میں محمد (ﷺ)، ایک سطر میں رسول، ایک سطر میں اللہ،

فائدہ: اس حدیث میں نبیؐ کریم ﷺ کی مہر میں تین سطریں ہونے کا ذکر ہے۔

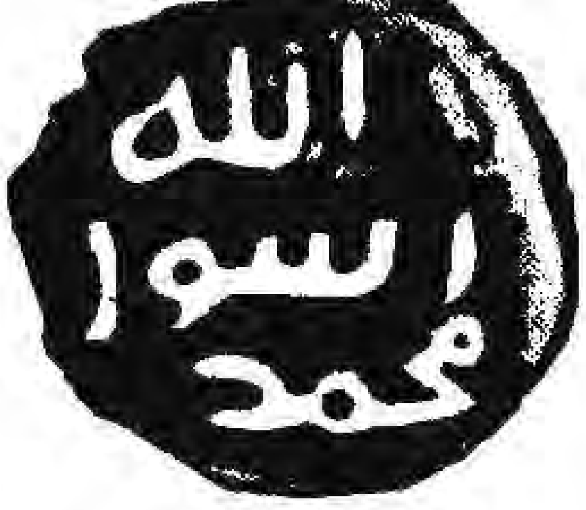

☆ اللہ۔

☆ رسول۔

☆ محمد (ﷺ)۔

۱۷۸۔ تین دن تک انگوٹھی کی تلاش

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ يَدِهٖ فَفِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَفِيْ يَدِ عُمَرَ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسٍ قَالَ فَاَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهٖ فَسَقَطَ قَالَ: فَاخْتَلَفْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مَّعَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبیؐ کریم ﷺ کی انگوٹھی (وفات تک) آپ کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے وہ بئر اریس پر بیٹھے تھے، انگوٹھی کو نکال کر

عُثْمَانَ فَنَزَحَ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْهُ. (بخاری)

اس سے کھیل رہے تھے (کبھی نکالتے کبھی انگلی میں ڈالتے) وہ کنویں میں گر پڑی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تین دن تک ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس انگوٹھی کو ڈھونڈھتے رہے، کنویں کا سارا پانی نکلواڈالا لیکن انگوٹھی نہ ملی۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی تین دن تک کنویں میں ڈھونڈنے کا ذکر ہے۔

۱۷۹۔ خواب میں تین چاند گرنا

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ رَأَيْتُ ثَلٰثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِي حُجْرِي فَقَصَصْتُ رُؤْيَايَ عَلٰى اَبِي بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدُفِنَ فِي بَيْتِهَا قَالَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِكِ وَهُوَ خَيْرُهَا. (موطا امام مالک)

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ بن سعید سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند گر پڑے، سو میں نے اس خواب کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں دفنا دیئے گئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ اُن تین چاندوں میں سے ایک چاند آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ تینوں چاندوں میں بہتر ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں اپنے حجرے میں تین چاند گرتے دیکھنے کا بیان ہے۔

۱۸۰۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین دن پہلے کا فرمان

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَّقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ مِنْكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے تین روز قبل فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص نہ

بِاللّٰہِ. (رواہ مسلم) مرے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان رکھتا ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے کے فرمان کا بیان ہے۔

۱۸۱۔ نبیٔ کریم ﷺ نے علالت میں تین دن نماز نہیں پڑھائی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ اَبُوْبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهٗ فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا فَاَوْمَاَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّتَقَدَّمَ وَاَرْخٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ ﷺ

(صحیح مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے اپنی علالت کے زمانہ میں تین دن تک ہم کو نماز نہیں پڑھائی، اس زمانہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کر رہے تھے، ایک دن آپ ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اُٹھایا، ہم نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا اور یہ انوکھا منظر ہم کو بے انتہا اچھا معلوم ہوا۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھاتے رہنے کا دستِ مبارک سے اشارہ کیا اور پھر حجرہ کا پردہ چھوڑ دیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں نے وفات تک نبیٔ کریم ﷺ کو نہیں دیکھا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کے اپنی علالت کے زمانہ میں تین دن تک نماز نہ پڑھانے کا ذکر ہے۔

۱۸۲۔ نبیٔ کریم ﷺ نے ''فی الرفیق الاعلیٰ'' تین بار فرمایا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا.

(بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا (وفات کے وقت) نبیٔ کریم ﷺ کی آنکھ آسمان کی طرف لگ گئی۔ آپ ﷺ فرمانے لگے (یا اللہ) بلند رفیقوں میں (مجھ کو رکھ) تین بار یہی فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث میں وفات کے وقت نبیٔ کریم ﷺ کا ''فی الرّفیق الاعلیٰ'' تین بار فرمانے کا بیان ہے۔

۱۸۳۔ نبیٔ کریم ﷺ تین کپڑوں میں کفن دیئے گئے

عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ. (بخاری ومسلم)

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کفن دیئے گئے تین سفید کپڑوں میں جو سحول کے بنے ہوئے تھے نہ اُن میں قمیص تھی نہ عمامہ۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیئے جانے کا بیان ہے۔

۱۸۴۔ نبیٔ کریم ﷺ کے تین متروکات

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَآءَ الَّتِیْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً. (بخاری، نسائی)

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ اشرفیاں چھوڑیں نہ روپیہ، نہ غلام، نہ لونڈی مگر ایک نقرہ خچر چھوڑا جس پر سوار ہوا کرتے تھے، اور ہتھیار چھوڑے اور کچھ زمین (خیبر اور فدک میں) چھوڑی جس کو آپ ﷺ اپنی زندگی میں مسافروں کے لیے وقف کر گئے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کے تین متروکات کا ذکر ہے۔

- ☆ خچر۔
- ☆ ہتھیار۔
- ☆ زمین (جو آپ ﷺ اپنی زندگی میں مسافروں کے لیے وقف کر گئے تھے)۔

۱۸۵۔ بنی تمیم کی تین خصلتیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ میں بنی تمیم کو ہمیشہ دوست رکھتا ہوں اس وقت سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَـقُوْلُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَـقُـوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِىْ عَلَى الدَّجَّالِ قَـالَ وَجَـآءَ تْ صَدَقَـاتُهُمْ فَقَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰـهِ ﷺ هٰـذِهٖ صَـدَقَـاتُ قَـوْمِـنَـا وَكَـانَـتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَـائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ.

(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

کہ تین خصلتیں سُنی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے حق میں۔آپ فرماتے تھے بنی تمیم سخت ترین امت میری کے ہیں دجال پر۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا بنی تمیم کے صدقے آئے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک لونڈی تھی بنی تمیم سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! اس کو آزاد کردے اس لیے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں بنی تمیم کی تین خصلتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ دجّال پر سخت ترین ہیں۔

☆ ان کے صدقات آئے تو نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔

☆ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

۱۸۶۔ نبیٔ کریم ﷺ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تین رات تک خواب میں دکھائی گئیں

عَنْ عَآئِشَةَ ؓ قَالَتْ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُرِيْتُكِ فِى الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِئُ بِكِ الْمَلَكُ فِىْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِىْ هٰذِهٖ اِمْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَّجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِىَ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ.

(متفق علیہ، مشکوٰہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین راتوں تک تو مجھ کو خواب میں دکھلائی گئی۔فرشتہ ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں تیری تصویر لاتا رہا، فرمایا یہ تیری بیوی ہے، میں نے تیرے چہرے سے کپڑا اُٹھایا، تو وہ تو ہی تھی۔ میں نے کہا اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر مقدر ہے تو ہو کر رہے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تین رات تک خواب میں دکھائی جانے کا بیان ہے۔

۱۸۷۔ سورۃ الکہف کی پہلی تین آیات دجّال کے فتنہ سے بچاؤ کے لیے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔ (ترمذی)

حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۃ الکہف کی پہلی تین آیات پڑھیں، تو وہ دجال کے فتنے سے بچایا گیا۔

فائدہ: اس حدیث میں سورۃ الکہف کی پہلی تین آیات پڑھنے والے کا دجّال کے فتنے سے بچاؤ کا بیان ہے۔

۱۸۸۔ نبیذ تین دن تک پینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ یُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَیَشْرَبُہٗ مِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ فَاِذَا کَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَۃِ فَاِنْ بَقِیَ فِی الْاِنَاءِ شَیْءٌ لَمْ یَشْرَبُوْہُ اُھْرِیْقَ۔ (نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بھگویا جاتا۔ آپ ﷺ اس کو پیتے دوسرے اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن کی شام کو اگر کچھ بچ رہتا تو بہا دیتے اور اس کو نہ پیتے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیذ تین دن تک پینے کا ذکر ہے۔

۱۸۹۔ تین ممنوعہ باتوں کی اجازت

عَنْ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَنَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَاَمْسِکُوْا مَابَدَا لَکُمْ وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّھَا وَلَا

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے لیکن اب قبروں کی زیارت کرو۔ اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے لیکن اب جب تک تمہارا جی چاہے رکھو۔ اور میں نے تم کو منع

تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا.

کیا تھا نبیذ بنانے سے مگر مشک میں۔ اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن بچو اس شراب سے جو نشہ لائے۔

(نسائی)

فائدہ: اس حدیث میں تین منع کی گئیں باتوں کی اجازت کا بیان ہے۔

☆ قبروں کی زیارت کی اجازت۔

☆ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک رکھنے کی اجازت۔

☆ نبیذ کو ہر برتن میں بنانے کی اجازت۔

۱۹۰۔ قرآن مجید کی آخری تین سورتیں پڑھ کر بدن پر تین بار ہاتھ پھیرنا

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَآ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَااسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَآ اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ.

(البخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رات کو جب (سونے کے لیے) اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان میں پھونکتے اور یہ سورتیں پڑھتے قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پھر اپنے سارے بدن پر جہاں تک ہو سکتا ان کو پھراتے پہلے سر اور منہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر، تین بار ایسا ہی کرتے۔

فائدہ: اس حدیث میں سوتے وقت نبی کریم ﷺ کے قرآن مجید کی آخری تین سورتیں پڑھ کر دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونکنے اور بدن پر تین بار ہاتھ پھیرنے کا ذکر ہے۔

۱۹۱۔ نبی کریم ﷺ کے تین سوال

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، صَلَاةً، فَاَطَالَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا (اَوْ قَالُوْا)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس میں طول کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. اَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلَاةَ، قَالَ اِنِّی صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، سَاَلْتُ اللّٰهَ، عَزَّوَجَلَّ لِاُمَّتِی ثَلَاثًا. فَاَعْطَانِی اثْنَتَيْنِ، وَرَدَّ عَلَیَّ وَاحِدَةً، سَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَاَعْطَانِيْهَا. وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكُهُمْ غَرَقًا، فَاَعْطَانِيْهَا۔ وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَرَدَّهَا عَلَیَّ (ابن ماجہ)

نے کہا یا اور لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آج آپ ﷺ نے نماز کو لمبا کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا آج میں نے بہت رغبت اور ڈر کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے اللہ جل جلالہ سے تین باتیں چاہیں اپنی اُمت کے لیے، تو اللہ تعالیٰ نے دو باتیں تو عنایت کیں اور تیسری نہیں۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ میری اُمت پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قبول کر لیا اور میں نے یہ مانگا کہ میری ساری اُمت ڈوب کر ہلاک نہ ہو، یہ بھی قبول کیا اور میں نے مانگا کہ میری اُمت آپس میں نہ لڑے، یہ دُعا قبول نہیں ہوئی۔

فائدہ: اس حدیث میں تین سوال کا ذکر ہے جو نبیٔ کریم ﷺ نے دعا میں اللہ تعالیٰ سے کیے۔ ان میں دو قبول ہوئے اور ایک قبول نہیں ہوا۔

☆ امت پر غیر دشمن مسلط نہ ہو۔ یہ دعا قبول ہوئی۔

☆ ساری امت ڈوب کر ہلاک نہ ہو۔ یہ دعا بھی قبول ہوئی۔

☆ امت آپس میں نہ لڑے۔ یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔

۱۹۲۔ اُحد پہاڑ برابر سونا ہو تو تین دن تک تقسیم کرنا

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ لِی مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا تَسُرُّنِی اَنْ لَّا تَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِی مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَيْئًا اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ. (البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد پہاڑ برابر سونا ہو تو بھی میں اس پر خوش ہوں گا کہ تین دن گزرنے سے پہلے اس میں سے کچھ میرے پاس باقی نہ رہے (سب تقسیم کر دوں) البتہ اگر کسی کا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ برابر سونا ہو تو تین دن گزرنے سے پہلے سب تقسیم کر دوں۔

۱۹۳۔ مدینہ کا تین بار لرزنا

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَأُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ صَآفِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبِخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ. (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شہر نہیں مگر دجّال اس کو پامال کرے گا مگر مکہ اور مدینہ کہ اس کا کوئی راستہ نہیں مگر اس پر صف باندھے فرشتے ہیں جو اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ وہ شور (کلّر) والی زمین میں اترے گا۔ مدینہ اپنے رہنے والوں کے ساتھ ہلے گا تین مرتبہ۔ پھر ہر کافر اور منافق اس سے نکل جائے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں مدینہ منورہ کے تین مرتبہ لرزنے اور اس کے بعد وہاں سے کافروں اور منافقوں کے نکل جانے کا ذکر ہے۔

۱۹۴۔ غارِ حرا پر نبی کریم ﷺ کو حضرت جبریل علیہ السلام نے تین بار بھینچا

عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَآءُ وَكَانَ يَخْلُوْا بِغَارِ حِرَآءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرمایا کہ پہلے جو وحی رسول اللہ ﷺ پر شروع ہوئی وہ اچھا خواب تھا، جو آپ ﷺ خواب دیکھتے وہ (بیداری میں) صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہوتا، پھر آپ ﷺ کو تنہائی بھلی لگنے لگی اور آپ ﷺ غارِ حرا میں اکیلے رہا کرتے اور گھر آنے سے پہلے کئی راتیں عبادت کرتے۔ وہاں کھانا ساتھ لے جاتے۔ جب کھانا ختم ہو جاتا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹ کر آتے پھر کھانا اور لے جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ (اسی) غارِ حرا میں تھے کہ آپ ﷺ پر وحی آ پہنچی، حضرت جبرئیل علیہ السلام

فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَآءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقَالَ فَقُلْتُ مَآ اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَآ اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ط خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ج اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ لا فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي

آئے، انہوں نے کہا پڑھ، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا میں پڑھا (لکھا) آدمی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھ کو پکڑ کر ایسا بھینچا کہ میں بے طاقت ہو گیا۔ پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ، میں نے کہا میں پڑھا (لکھا) آدمی نہیں، انہوں نے مجھ کو پھر پکڑا، دوسری بار دبایا اتنا کہ میری طاقت نے جواب دے دیا۔ پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ، میں نے کہا میں پڑھا (لکھا) نہیں ہوں، انہوں نے پھر مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ دبوچا، پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہنے لگے اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے (سب چیزیں) بنائیں۔ آدمی کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھ اور تیرا پروردگار بڑے کرم والا ہے۔ پس یہی آیتیں (حضرت جبرئیل علیہ السلام سے) آپ ﷺ سُن کر لوٹے، آپ ﷺ کا دل کانپ رہا تھا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جو خویلد کی بیٹی تھیں اور فرمانے لگے، مجھ کو کپڑا اوڑھا دو، کپڑا اوڑھا دو، آپ ﷺ کو کپڑا اوڑھا دیا گیا، جب آپ ﷺ کا ڈر جاتا رہا تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ قصہ بیان کر کے فرمایا مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہرگز نہیں، قسم خدا کی اللہ تم کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، تم تو ناطہ جوڑتے ہو اور ناتواں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہو اور جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ ان کو کما دیتے ہو اور مہمان کی مہمانی کرتے ہو اور حادثوں میں حق کی مدد کرتے ہو، پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو ساتھ لے کر چلیں یہاں تک

الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَا ذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوسٰى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ.

(الترمذی)

کہ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزّٰی کے پاس جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی تھے لائیں اور وہ ایک شخص تھے جو جاہلیت کے زمانے میں عیسائی بن گئے تھے اور وہ عبرانی زبان جانتے تھے تو انجیل سے جو اللہ ان سے لکھوانا چاہتا وہ عبرانی زبان میں لکھا کرتے اور بوڑھے ضعیف ہو کر اندھے ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا میرے چچازاد بھائی اپنے بھتیجے (نبی کریم ﷺ) کی بات تو سنو، ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا میرے بھتیجے (کہو) تم نے کیا دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ ان سے بیان کر دیا تب تو ورقہ بن نوفل کہہ اُٹھے یہ تو وہ (خدا کا) رازدار فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا۔ کاش! میں اس وقت جوان ہوتا، کاش! میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تم کو تمہاری قوم نکال باہر کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے۔ ورقہ نے کہا ہاں، جب کبھی کسی شخص نے ایسی بات کہی جیسی تم کہتے ہو تو لوگ اس کے دشمن ہو گئے اور اگر میں اس دن تک زندہ رہا تو تمہاری پوری مدد کروں گا، پھر بہت زمانہ نہیں گزرا تھا کہ ورقہ بن نوفل مر گئے اور وحی کا آنا بند ہو گیا۔

فائدہ: اس حدیث میں غارِ حرا میں نبیٔ کریم ﷺ پر پہلی وحی کا ذکر ہے۔ جس میں حضرت جبریل علیہ السلام نے نبیٔ کریم ﷺ کو تین بار بھینچا تھا۔

۱۹۵۔ اہلِ مکہ کی سازش میں تین تجاویز اور غارِ ثور میں تین دن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک رات قریشِ مکہ نے مشورہ کیا۔ بعضوں نے کہا

اِذَا اَصْبَحَ فَاثْبِتُوْهُ بِالْوِثَاقِ يُرِيْدُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاطَّلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ عَلِيًّا يَحْسَبُوْنَهُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا اَدْرِيْ فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهٗ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰى بَابِهٖ نَسِيْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسِيْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهٖ فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ.

(مشکوۃ رواہ احمد)

کہ جس وقت صبح ہو تو اُس کو بندھن کے ساتھ باندھو یعنی نبیٔ کریم ﷺ کو۔ بعض مشرکوں نے کہا کہ اُس کو مار ڈالو اور بعض نے کہا کہ اُس کو نکال دو۔ اللہ نے اپنے نبیٔ کریم ﷺ کو اس مشورہ سے مطلع کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبیٔ کریم ﷺ کے بستر پر وہ رات گزاری اور نبیٔ کریم ﷺ نکلے یہاں تک کہ غار ثور پر پہنچے۔ مشرکوں نے اس حال میں رات گزاری کہ نگہبانی کرتے تھے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور گمان کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبیٔ کریم ﷺ۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے اُس پر حملہ کیا۔ جب انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اللہ نے اُن کی بدخواہی ردّ کر دی۔ انہوں نے کہا کہ تیرا ساتھی کہاں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا پھر وہ آپ ﷺ کی کھوج میں لگے۔ جب مشرک جبل ثور پر پہنچے تو اُن پر نشانِ قدم مشتبہ ہوا۔ وہ پہاڑ پر چڑھے اور غار پر گئے۔ انہوں دیکھا کہ غار کے دروازہ پر مکڑی کا جالا ہے۔ پھر مشرکوں نے کہا کہ اگر محمد ﷺ غار میں داخل ہوتے تو مکڑی کا جالا اُس کے دروازہ پر نہ ہوتا۔ آپ ﷺ غار میں تین رات ٹھہرے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کا غارِ ثور میں تین دن ٹھہرنے اور اہل مکہ کی سازش میں تین تجاویز کا ذکر ہے۔

☆ نبیٔ کریم ﷺ کو گرفتار کر لیا جائے۔

☆ آپ ﷺ کو قتل کر دیا جائے۔

☆ آپ ﷺ کو نکال دیا جائے۔

۱۹۶۔ نبیٔ کریم ﷺ تین قبائل کو ناپسند فرماتے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيفٍ وَّبَنِىْ حَنِيفَةَ وَبَنِىْ اُمَيَّةَ

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفات ہوئی نبیٔ کریم ﷺ کی اس حال میں کہ وہ ناپسند رکھتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کے تین قبائل کو ناپسند کرنے کا ذکر ہے۔

☆ بنی ثقیف۔

☆ بنی حنیفہ۔

☆ بنی اُمیہ۔

۱۹۷۔ کھجور کے ڈھیر کے گرد تین پھیرے

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ تُوُفِّىَ اَبِىْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَآئِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِىْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَاِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَكَ الْغُرَمَآءُ؛ فَقَالَ لِىَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِىْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے باپ نے اس حال میں وفات پائی کہ اُن پر قرض تھا۔ میں نے اُن کے قرض خواہوں کو پیش کش کی کہ میرے باپ کے قرض کے بدلے ہماری تمام کھجوریں لے لیں۔ اُنہوں نے انکار کیا۔ میں نبیٔ کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپ جانتے ہیں کہ میرا باپ اُحد کے دن شہید ہو گیا تھا اور بہت قرض چھوڑ گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جا اور ہر قسم کی کھجور کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگا۔ میں نے ایسا ہی کیا اور آپ ﷺ کو پھر بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ ﷺ

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَّالِدِيْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَآ اَرْجِعُ اِلٰى اِخْوَانِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى اَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدِرِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً

(مشکوۃ، رواہ البخاری)

کو دیکھا تو مجھ پر دلیر ہو گئے۔ جب آپ نے دیکھا جو قرض خواہ کرتے تھے تو آپ ﷺ اُن میں سے بڑے ڈھیر کے گرد تین بار پھرے اور پھر اُس پر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو میرے پاس بلاؤ۔ آپ ماپتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کا قرض ادا کر دیا۔ میں اس پر راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے باپ کا قرض ادا کر دے خواہ میں اپنی بہنوں کے لیے ایک بھی کھجور نہ لے جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے سارے ڈھیر سالم رکھے یہاں تک کہ میں نے اس ڈھیر کو دیکھا جس پر نبی کریم ﷺ بیٹھے تھے گویا کہ اُس میں سے ایک بھی کھجور کم نہیں ہوئی۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بنائے ہوئے کھجور کے ڈھیر کے گرد نبی کریم ﷺ کے تین پھیروں کا ذکر ہے۔

۱۹۸۔ درخت کی تین بار گواہی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنٰى قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ایک سفر میں ساتھ تھے۔ پھر ایک اعرابی ملا۔ جب وہ نزدیک ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اُس کو فرمایا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا کہ اور کون ہے جو اِس بات کی گواہی دے جو آپ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ درخت ہے کیکر کا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کو بلایا اور آپ ﷺ نالہ کے کنارے پر ٹھہرے رہے۔ وہ درخت

فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا اَنَّهٗ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا

(رواہ الدارمی)

زمین پھاڑتا ہوا آیا اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اُس سے تین بار گواہی طلب کی پھر درخت نے تین بار گواہی دی جیسے آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ درخت واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک درخت کی اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر تین بار گواہی دینے کا ذکر ہے۔

۱۹۹۔ ایک سفر میں تین واقعات

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةَ اَشْيَآءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذَا مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَآئَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَّا لَهُمْ مَّعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ اَمَّا اِذَا ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَ قِلَّةَ الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَآئَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ هِيَ

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین چیزیں دیکھیں۔ ہم آپ ﷺ کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو پانی کھینچ رہا تھا۔ جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آواز نکالی اور اپنی گردن رکھ دی۔ نبی کریم ﷺ اُس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اِس اونٹ کا مالک کہاں ہے۔ اُس کا مالک آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اِس اونٹ کو میرے ہاتھ بیچ دو۔ اُس نے کہا میں یہ آپ ﷺ کو بخشتا ہوں یا رسول اللہ! دراصل یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے کہ اُس کے سوا کوئی معیشت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس اونٹ نے شکایت کی ہے کہ تم کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم دیتے ہو۔ تم اس سے بھلائی کرو۔ پھر ہم چلے اور ایک منزل پر اُترے۔ نبی کریم ﷺ نے آرام کیا۔ ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا اور آپ ﷺ کو ڈھانک لیا۔ پھر وہ درخت اپنی جگہ کی طرف واپس چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے

شَجَرَةٌ اِسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْٓ اَنْ تُسَلِّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَآءٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَّهَا بِهٖ جِنَّةٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخِرِهٖ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَآءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ.

(رواہ فی شرح السنۃ)

ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِس درخت نے مجھے سلام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اجازت دی تھی۔ پھر یعلی راوی نے فرمایا کہ ہم چلے اور ایک پانی پر گزرے۔ ایک عورت اپنے بیٹے کو آپ ﷺ کے پاس لائی کہ اُس کو جنون تھا۔ آپ ﷺ نے اُس کی ناک پکڑی اور فرمایا کہ باہر نکل۔ بے شک میں محمد، اللہ کا رسول ہوں۔ پھر ہم چلے۔ واپسی پر اسی پانی سے گزرے۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے لڑکے کے متعلق دریافت کیا۔ اُس عورت نے کہا قسم اُس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ ہم نے اس لڑکے میں آپ کے بعد کوئی بیماری نہیں دیکھی۔

فائدہ: اِس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کے ایک سفر کے تین واقعات کا ذکر ہے۔

☆ ایک اونٹ نے نبیٔ کریم ﷺ سے فریاد کی اور آپ ﷺ نے اس کے مالک کو اس سے اچھا سلوک کرنے کو فرمایا۔

☆ ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آپ ﷺ کو سلام کرنے آیا پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔

☆ ایک عورت کے بچے کو جنون کی بیماری تھی، آپ ﷺ کے علاج سے اللہ نے اسے شفا دی۔

۲۰۰۔ تین باتوں کی وصیّت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصٰى بِثَلٰثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِيْتُهَا.

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت کی اور فرمایا: نکال دینا مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیوں سے جیسے میں سلوک کرتا ہوں اُن سے۔ کہا راوی نے اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری چیز سے یا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پس بھلا دیا گیا میں اس کو۔

فائدہ: اِس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین چیزوں کی وصیت کی۔

☆ مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا۔

☆ ایلچیوں سے ایسا سلوک کرنا جیسا کہ میں کرتا ہوں۔

☆ تیسری چیز کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھول گئے۔

۲۰۱۔ نبیٔ کریم ﷺ کے تین صفایا

عَنْ مَالِکٍ قَالَ کَانَ فِیْمَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ اَنْ قَالَ کَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثُ صَفَایَا بَنُو النَّضِیْرِ وَخَیْبَرُ وَفَدَکُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِیْرِ فَکَانَتْ حُبُسًا لِنَوَآئِبِهٖ وَاَمَّا فَدَکُ فَکَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَآءِ السَّبِیْلِ وَاَمَّا خَیْبَرُ فَجَزَّاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَجْزَآءٍ جُزْءَیْنِ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَجُزْءً نَفَقَةً لِاَهْلِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهٖ جَعَلَهٗ بَیْنَ فُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِیْنَ

(رواہ ابوداؤد)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے تین صفایا تھے۔ بنونضیر، خیبر اور فدک۔ بنونضیر آپ ﷺ کی حاجات کے لیے تھا۔ فدک مسافروں کے لیے وقف تھا۔ خیبر کو رسول اللہ ﷺ نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ دو حصے مسلمانوں کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے خرچ کے لیے تھا۔ جو گھر کے خرچ سے بچتا تھا وہ فقراء مہاجرین میں تقسیم کر دیتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کے تین صفایا (مخصوص کردہ چیزیں) کا ذکر ہے۔

☆ بنونضیر کی زمین کی پیداوار۔ یہ آپ کی حاجات کے لیے تھی۔

☆ خیبر کی پیداوار۔ اس کے تین حصّوں میں سے ایک حصّہ آپ کے اہل وعیال کے خرچ کے لیے اور دو حصے مسلمانوں اور فقراء مہاجرین میں تقسیم ہوتا۔

☆ فدک کی آمدنی۔ یہ مسافروں کے لیے تھی۔

۲۰۲۔ ایک دعا صبح شام تین بار پڑھنا

عَنْ عُثْمَانَ بِنْ عَفَّانَ: يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ : ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: فَيَضُرَّهُ شَیْءٌ:

(ابن ماجہ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: جوکوئی بندہ صبح اور شام یہ کہے، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تین بار تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا (یعنی کوئی بیماری اور آفت، اُس پر نہ آئے گی۔

فائدہ: اس حدیث میں لکھی ہوئی دعا کو صبح اور شام کو تین بار پڑھنے سے کوئی نقصان نہیں یعنی بیماری اور آفت نہیں آئے گی۔

۲۰۳۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو بیعت سے تین بار انکار

عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِیْ جَهْلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ وَّمَقِيْسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِی السَّرْحِ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ فَاُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ اِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيْدٌ عَمَّارًا وَكَانَ اَشَبَّ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہا کہ جس دن مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو امن دیا مگر چار مردوں اور دو عورتوں کو، فرمایا وہ جہاں ملیں ان کو قتل کر دو اگرچہ کعبے کے پردوں سے لٹکے ہوں (اپنی جان بچانے کے لیے) وہ چار مرد یہ تھے عکرمہ بن ابوجہل، عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی السرح تو عبداللہ بن خطل ملا کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا، اس کے مارنے کو دو شخص لپکے ایک سعید بن حریث دوسرے

الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ وَاَمَّا مَقِيسُ بْنُ
صُبَابَةَ فَاَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ
فَقَتَلُوْهُ وَاَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ
فَاَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ اَصْحَابُ
السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا
تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ
عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِيْ مِنَ
الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَا يُنَجِّيْنِيْ فِي
الْبَرِّ غَيْرُهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا
اِنْ اَنْتَ عَافَيْتَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ اَنْ اٰتِيَ
مُحَمَّدًا ﷺ حَتّٰى اَضَعَ يَدِيْ فِيْ
يَدِهٖ فَلَاَجِدَنَّهٗ عَفُوًّا كَرِيْمًا فَجَاءَ
فَاَسْلَمَ وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ
اَبِي السَّرْحِ فَاِنَّهُ اخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
ﷺ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ حَتّٰى
اَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَارَسُوْلَ
اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ
فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَاْبٰى
فَبَايَعَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى
اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ
رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِيْ
كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلَهٗ
فَقَالُوْا وَمَا يُدْرِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا
فِيْ نَفْسِكَ هَلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا

عمار بن یاسر لیکن سعید جوان تھے عمار سے انہوں نے اس کو قتل کیا آگے بڑھ کر، اور مقیس بن صبابہ بازار میں ملا وہیں لوگوں نے اس کو مار ڈالا اور عکرمہ بن ابی جہل سمندر میں سوار ہو گیا وہاں طوفان میں پھنسا کشتی والوں نے کہا اب سب خالص خدا کو پکارو کیونکہ تمہارے معبود (بت وغیرہ) یہاں کچھ نہیں کر سکتے۔ عکرمہ نے کہا قسم اللہ کی اگر دریا میں سوا اس کے کوئی مجھ کو نہیں بچا سکتا تو خشکی میں بھی کوئی سوا اس کے نہیں بچا سکتا، اے پروردگار میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس بلا سے جس میں پھنسا ہوں تو مجھے بچا دے گا تو میں حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤں گا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھوں گا (یعنی بیعت کروں گا) اور میں ضرور ان کو اپنے اوپر بخشنے والا مہربان پاؤں گا، پھر وہ آیا اور مسلمان ہو گیا اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس چھپا، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا بیعت کے لیے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو لا کر نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑا کیا اور کہا یا رسول اللہ! بیعت کیجئے عبداللہ سے، آپ ﷺ نے اپنا سر اُٹھایا اور تین بار عبداللہ کی طرف دیکھا گویا ہر بار بیعت سے انکار کیا پھر تین بار کے بعد آخر اس سے بیعت کر لی۔ اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کیا تم میں کوئی ایک بھی سمجھدار نہ تھا جو اٹھ کھڑا ہوتا اس کی طرف، جب مجھے دیکھتا بیعت سے ہاتھ روکتے ہوئے اور قتل کرتا اس کو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو آپ کے دل کی

بِعَيْنِكَ قَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ خَائِنَةُ اَعْيُنٍ.

(ابوداؤد۔نسائی)

بات کیونکر معلوم ہوتی آپ ﷺ نے آنکھ سے اشارہ کیوں نہ کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ چور آنکھ رکھے (یعنی ظاہر میں چپ رہے اور آنکھ سے اس کے خلاف اشارہ کرے)۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے تین بار بیعت سے انکار کا ذکر ہے۔

۲۰۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے تین احکام میں موافقت کی

عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذَالِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ.

(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

حضرت انس اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تین چیزوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی۔ایک یہ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہا کہ اگر ہم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز پکڑتے تو بہتر ہوتا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہراؤ۔دوسری یہ کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کی بیویوں پر نیک و بد داخل ہوتے ہیں۔آپ ﷺ حکم فرمائیں کہ وہ پردہ میں رہیں تو بہتر ہوتا، تو آیت پردہ اُتری۔تیسری یہ کہ مجتمع ہوئیں ازواجِ مطہرات نبیٔ کریم ﷺ کے پاس غیرت کے قصہ میں (یعنی رشک کے)۔میں نے کہا اگر نبیٔ کریم ﷺ اُن کو طلاق دے دیں (اپنی بیویوں کو) تو اللہ تعالیٰ ان کے بدلے میں اُن سے بہتر بیویاں دے گا، تو اسی طرح آیت اُتری۔ایک روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوں آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب کی تین چیزوں

میں موافقت کی۔ ایک مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھنے میں۔ دوسری نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے پردہ کرنے میں۔ اور تیسری بدر کے قیدیوں میں۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اللہ تعالیٰ کے تین احکام میں موافقت کرنے کا ذکر ہے۔

☆ مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے میں۔

☆ نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے پردہ کرنے میں۔

☆ اگر نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے بدلے بہتر بیویاں دینے میں۔ دوسری روایت میں ہے کہ تیسری موافقت بدر کے قیدیوں سے متعلق ہے۔

۲۰۵۔ شیطان تین آدمیوں کو ضرر نہیں پہنچاتا

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشَّيْطَانُ يَهِمُّ بِالْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ فَاِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً لَمْ يَهِمَّ بِهِمْ.

(موطا امام مالک)

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن المسیب سے روایت ہے۔ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان قصد کرتا ہے (ضرر پہنچانے کا) ایک اور دو پر، جب تین آدمی ہوں تو ان پر قصد نہیں کرتا۔

فائدہ: اس حدیث میں شیطان کا تین آدمیوں کو ضرر نہ پہنچانے کا ذکر ہے۔

۲۰۶۔ تین مقامات دار ہجرت ہیں

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ.

(رواہ ترمذی)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی تو اُترے گا وہ تیرے لیے دار ہجرت ہے۔ مدینہ، بحرین اور قنسرین۔

فائدہ: اس حدیث میں ہجرت کی تین جگہوں کا ذکر ہے۔

☆ مدینہ۔

☆ بحرین۔

☆ قنسرین۔

۲۰۷۔ سوکر اُٹھنے پر تین بار ہاتھ دھونا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ نَّوْمِهٖ فَلَا یُدْخِلْ یَدَهٗ فِی الْاِنَآءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ اَوْاَیْنَ کَانَتْ تَطُوْفُ یَدُهٗ.

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے، جب کوئی تم میں سے جاگے سوکر، تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے۔ جب تک اس کو تین بار نہ دھولے کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہاں رہا ہاتھ اس کا یا کدھر پھرتا رہا ہاتھ اس کا۔

فائدہ: اس حدیث میں سوکر اُٹھنے کے بعد ہاتھوں کو تین بار دھونے کا ذکر ہے۔

۲۰۸۔ تین ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُکُمْ. اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا. وَاَمَرَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، وَنَهٰی عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ، وَنَهٰی اَنْ یَّسْتَطِیْبَ الرَّجُلُ بِیَمِیْنِهٖ.

(ابن ماجہ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے باپ کی جگہ ہوں اپنے بیٹے کے لیے یعنی براہ شفقت اور تعلیم کے سکھاتا ہوں میں تم کو کہ جب تم پاخانے جاؤ تو قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرو اور حکم کیا آپ نے تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا اور منع کیا گوبر اور ہڈی سے اور منع کیا داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کا حکم ہے۔

۲۰۹۔ تین چیزوں سے استنجاء کرنا منع ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْرَوْثَةٍ اَوْحُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ.

(رواہ ابوداؤد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنوں کا وفد نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، تو انہوں نے کہا۔ یارسول اللہ! اپنی امت کو منع فرمائیں کہ ہڈی، لید یا کوئلے سے استنجاء نہ کریں۔ اللہ نے ہمارے لیے اس میں رزق رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ہمیں روک دیا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین چیزوں سے استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆ ہڈی۔

☆ لید۔

☆ کوئلہ۔

۲۱۰۔ غسل میں سر پر تین چلو پانی ڈالنا

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ الْمَآءَ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى جَسَدِهٖ كُلِّهٖ.

(نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر وضو کرتے۔ جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، پھر سر پر تین چلّو ڈالتے، پھر سارے بدن پر پانی بہاتے۔

فائدہ: اس حدیث میں غسل میں سر پر تین چلو پانی ڈالنے کا بیان ہے۔

۲۱۱۔ تین انگلیوں سے کھانا کھانا

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلٰثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا.

(ابوداؤد)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے اور اپنے ہاتھ کو نہ پونچھتے جب تک اس کو چاٹ نہ لیتے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین انگلیوں سے کھانا کھانے کا بیان ہے۔

۲۱۲۔ تین سانسوں میں پانی پینا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِى الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ اَمْرَأُ وَاَرْوٰى.

(ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پانی پیتے وقت برتن میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے یہ گوارا ہے اور زیادہ سیر کرنے والا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانی پیتے وقت تین دفعہ سانس لینے کا ذکر ہے۔

۲۱۳۔ تین دن کے بعد بیمار کی عیادت کرنا

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ.

(رواہ ابن ماجہ، البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کسی مریض کی عیادت نہیں کرتے تھے مگر تین دنوں کے بعد۔

فائدہ: اس حدیث میں مریض کی عیادت تین دن کے بعد کرنے کا ذکر ہے۔

۲۱۴۔ تین چیزوں کو رد نہ کرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: اَلْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

(اَلدُّهْنُ يَعْنِي بِهِ الطِّيْبَ) — فرمایا: تین چیزوں کو رد نہیں کرنا چاہیے۔ تکیہ، خوشبو اور دودھ۔ (رواہ ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں تین چیزوں کو ردّ نہ کرنے کا ذکر ہے۔

☆ تکیہ۔

☆ خوشبو۔

☆ دودھ۔

۲۱۵۔ تین بار چھینک کا جواب دینا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ اَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ. (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے بھائی کو تین بار تک چھینک کا جواب دے۔ پھر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے۔ (اب جواب دینا ضروری نہیں ہے)

فائدہ: اس حدیث میں اپنے بھائی کو تین بار تک چھینک کا جواب دینے کا ذکر ہے۔

۲۱۶۔ بستر کی چادر کو تین بار جھٹکنا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ. (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے بستر پر (سونے کے لیے) آئے تو اپنی چادر (رومال) کے کونے سے اس کو تین بار جھٹک لے اور یہ دعا پڑھے۔ (پاک) پروردگار میں تیرا نام لے کر اپنی کروٹ بستر پر رکھتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر اُٹھوں گا اگر تو میری جان روک رکھے (پھر بدن میں نہ آنے دے یعنی مرجاؤں) تو اس کے گناہ بخش دے اور اگر تو اس کو پھر بدن میں جانے کے لیے چھوڑ دے تو اس کو ہر بلا سے اس طرح محفوظ رکھ جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں سونے سے پہلے بستر کی چادر کو تین بار جھٹکنے کا ذکر ہے۔

۲۱۷۔ بائیں طرف تین بار تھُو کنا

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا مَا یَکْرَهُهٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لْیَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ. (ابوداؤد)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا: آپ فرماتے تھے کہ نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرے خیالات شیطان کی طرف سے ہیں۔ جب کوئی تم میں سے خواب میں بُری بات دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین بار تھوکے پھر اللہ کی پناہ مانگے اس کی بُرائی سے، تو وہ خواب اس کو ضرر نہ پہنچائے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں بُرا خواب دیکھنے پر بائیں طرف تین بار تھوکنے کا ذکر ہے۔

۲۱۸۔ سوتے وقت تین بار دعا پڑھنا

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْقُدَ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. (ابوداؤد)

اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے گال کے تلے رکھ لیتے اور فرماتے، اللّٰھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک، تین بار یعنی یا اللہ بچا تو مجھے اپنے عذاب سے جس دن اُٹھائے گا تو اپنے بندوں کو یہ تین مرتبہ پڑھتے۔

فائدہ: اس حدیث میں سوتے وقت تین بار یہ دعا پڑھنے کا بیان ہے۔

۲۱۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے تین دعائیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ گزرے اور میری ماں نے

صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعْوَاتٍ قَدْرَاَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَااَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ. (ترمذی)

اُن کی آواز سُنی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! یہ انیس ہے، پھر دعا کی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے تین دعائیں کہ دو اُن میں سے دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کا امیدوار ہوں آخرت میں۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے تین دعاؤں کا ذکر ہے۔

۲۲۰۔ اندر جانے کے لیے تین بار اجازت لینا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيْ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ: فَانْصَرَفَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ: مَارَدَّكَ؟ قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ الْاِسْتِئْذَانَ الَّذِيْ اَمَرَنَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا: فَاِنْ اُذِنَ لَنَادَخَلْنَا وَاِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا: رَجَعْنَا: (ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین بار لیکن اُن کو اجازت نہیں ملی یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب نہیں دیا، وہ لوٹ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے پیچھے کسی کو بھیجا اور بلا کر پوچھا تم واپس کیوں چلے گئے۔ انہوں نے کہا میں نے اجازت چاہی جیسے نبیٔ کریم ﷺ نے ہم کو حکم کیا تین بار اور آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اگر تین بار میں تم کو اجازت دی جائے اندر آنے کی تو جاؤ نہیں تو لوٹ جاؤ۔

فائدہ: اس حدیث میں اندر جانے کے لیے تین بار اجازت لینے کا بیان ہے۔

۲۲۱۔ اندر جانے کے لیے اجازت لیتے وقت تین بار سلام کرنا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَاسَلَّمَ سَلَّمَ ثَلٰثًا وَّاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (باہر سے اذن لیتے وقت) تین بار سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار دہراتے۔

فائدہ: اس حدیث میں اندر جانے کے لیے اجازت لیتے وقت تین بار سلام کرنے کا بیان ہے۔

۲۲۲۔ آنکھ میں تین بار سُرمہ لگانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُكْحُلَةٌ، يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ: (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی آپ ﷺ اس سے تین تین بار ہر ایک آنکھ میں سرمہ لگاتے۔

فائدہ: اس حدیث میں آنکھ میں تین بار سُرمہ لگانے کا بیان ہے۔

۲۲۳۔ مہمانی تین دن تک ہے

عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِا للّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ: فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ: وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَ صَاحِبِهٖ حَتّٰى يُحْرِجَهُ، الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ: وَمَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ: فَهُوَ صَدَقَةٌ. (ابن ماجہ)

حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر وہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے اور فرضیت مہمان داری کی ایک دن ایک رات تک ہے (اور تین دن تک سنت ہے) اور مہمان کو جائز نہیں ہے کہ میزبان کے پاس ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اس کو تکلیف ہو۔ مہمانی تین دن تک ہے اس کے بعد بھی اگر میزبان کچھ خرچ کرے مہمان پر تو وہ صدقہ ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ مہمانی تین دن تک ہوتی ہے۔

۲۲۴۔ تین نیک کام کرنے کا حکم

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ. (بخاری)

رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ناطہ داروں سے سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے نیک بات نکالے یا خاموش رہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین نیک کام کرنے کا حکم ہے۔

☆ مہمان کی خاطر داری کرنا۔

☆ ناطہ داروں سے سلوک کرنا۔

☆ منہ سے نیک بات نکالنا یا خاموش رہنا۔

۲۲۵۔ تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ. (ابوداؤد)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے درست نہیں کہ چھوڑے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ اس طور سے کہ جب سامنا ہو تو یہ اس سے پھر جائے اور وہ اس سے پھر جائے اور بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع تعلقی جائز نہ ہونے کا بیان ہے۔

۲۲۶۔ تین چیزوں میں تاخیر جائز نہیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَّا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَقْتُهَا وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا. (ترمذی)

روایت ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہیں کرنا۔ نماز میں جب وقت آجائے اور جنازہ میں جب حاضر ہو اور بے شوہر عورت

کے نکاح میں جب اس کا ہم پلّہ مل جائے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین چیزوں کا ذکر ہے جن میں تاخیر جائز نہیں۔

☆ نماز میں جب وقت ہو جائے۔

☆ جنازہ میں جب حاضر ہو۔

☆ بے شوہر عورت کے نکاح میں جب اُس کا ہم پلّہ مل جائے۔

۲۲۷۔ جنازہ تین بار اُٹھانا

عَنْ اَبِی الْمُهَزِّمِ يَقُوْلُ: صَحِبْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَشَرَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَاعَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا.

(ترمذی)

حضرت ابوالمہزم سے روایت ہے۔ وہ کہتے تھے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دس برس تک رہا۔ میں نے اُن سے سُنا۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو جنازے کے پیچھے چلے اور اُس کو تین بار اُٹھائے یعنی تین بار کندھا دے تو اِس پر جو اُس کا حق تھا وہ پورا کر چکا۔

فائدہ: اس حدیث میں جنازے کو تین بار کندھا دینے کے حکم کا ذکر ہے۔

۲۲۸۔ نمازِ جنازہ میں تین صفیں

عَنْ مَرْثَدِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزْنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَآءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ.

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

روایت ہے حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی سے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جب نمازِ جنازہ کی پڑھاتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو ان کی تین صفیں کر دیتے۔ پھر کہتے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔

فائدہ: اس حدیث میں نمازِ جنازہ میں اگر لوگ تھوڑے ہوں تو تین صفیں بنانے کا ذکر ہے۔

۲۲۹۔ تین وقتوں میں نماز پڑھنا اور مُردوں کو دفن کرنا درست نہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ يَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا: حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً، وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ، وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ.

(ابن ماجہ)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین وقتوں میں ہم کو نماز پڑھنے سے یا مُردوں کو دفن کرنے سے منع کرتے تھے۔ ایک تو جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو، دوسرے جب ٹھیک دوپہر ہو یہاں تک کہ زوال ہو جائے، تیسرے جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

فائدہ: اس حدیث میں تین وقتوں کا ذکر ہے جب نماز پڑھنے اور مُردوں کو دفن کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆ جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو۔
☆ جب ٹھیک دوپہر ہو یہاں تک کہ زوال ہو جائے۔
☆ جب آفتاب غروب ہو رہا ہو۔

۲۳۰۔ قبر پر تین لپ مٹی ڈالنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ، ثُمَّ اَتٰى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا.

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے پر نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ میت کی قبر پر تشریف لائے۔ اور اس کے سرہانے سے تین لپ مٹی اس پر ڈالی۔

فائدہ: اس حدیث میں قبر پر تین لپ مٹی ڈالنے کا ذکر ہے۔

۲۳۱۔ قبر میں تین سوال

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میت قبر کی طرف

فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَامَشْغُوْبٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ فِي الْاِسْلَامِ فَيُقَالُ مَاهٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَ نَا بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ رَّاَيْتَ اللّٰهَ فَيَقُوْلُ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَى اللّٰهَ فَيُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضاً فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَاوَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوْٓءُ فِيْ قَبْرِهٖ فَزِعًا مَشْغُوْبًا فَيُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ فَيُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلَيْر زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ اِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضاً فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ

پہنچتی ہے تو آدمی اپنی قبر میں بیٹھ جاتا ہے نہ کچھ خوف زدہ ہوتا ہے اور نہ گھبرایا ہوا۔ پھر اُسے کہا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے اسلام میں، کہا جاتا ہے یہ کون شخص تھا وہ کہتا ہے محمد ﷺ اللہ کے رسول تھے اللہ کے ہاں سے ظاہر دلیلیں لے کر آئے تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کی تصدیق کی، اُسے کہا جاتا ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ وہ کہتا ہے کسی کے لیے لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھے۔ آگ کی طرف ایک روشندان کھول دیا جاتا ہے، وہ اُس کی طرف دیکھتا ہے کہ اس کا بعض بعض کو توڑ رہا ہے، کہا جاتا ہے دیکھو اس چیز کی طرف کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بچالیا ہے۔ پھر اس کے لیے جنت کی طرف روشندان کھول دیا جاتا ہے۔ وہ اس کی تروتازگی کی طرف اور جو کچھ اس میں ہے اس کو دیکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے تو یقین پر تھا اور اس پر تو مرا اور اسی پر اٹھایا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ...... اور بُرا آدمی اپنی قبر میں ڈرا ہوا اور گھبرایا ہوا بیٹھتا ہے۔ اُسے کہا جاتا ہے تو کس دین میں تھا۔ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ کہا جاتا ہے وہ شخص کون تھا وہ کہتا ہے میں نے لوگوں سے سُنا وہ ایک بات کہتے تھے میں نے بھی کہہ دی۔ اس کے لیے جنت کی طرف روشندان کھول دیا جاتا ہے وہ اس کی تروتازگی اور جو کچھ اس میں ہے، اس کو دیکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کی طرف کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے پھیر دیا ہے تجھ سے۔ پھر دوزخ کی طرف روشن دان کھول دیا جاتا ہے۔ وہ اس کی طرف دیکھتا ہے کہ اس

تُبۡعَثُ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (ابن ماجہ)

کا بعض بعض کو توڑتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ تو شک پر تھا اور اسی پر تو مرا اور اسی پر تو اُٹھایا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فائدہ: اس حدیث میں قبر میں تین سوال کا ذکر ہے۔

☆ تو کس دین پر تھا؟
☆ یہ شخص کون تھا؟
☆ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟

۲۳۲۔ موت کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا رہتا ہے

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الۡاِنۡسَانُ انۡقَطَعَ عَنۡهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنۡ ثَـلَاثَةٍ اِلَّا مِنۡ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوۡ عِلۡمٍ يُّنۡتَفَعُ بِهٖ اَوۡ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدۡعُوۡلَهٗ.

(ابن ماجہ، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے سب اعمال ختم ہو جاتے ہیں لیکن تین چیزوں کا نفع پہنچتا رہتا ہے۔ ۱۔ صدقہ جاریہ ۲۔ ایسا علم جس سے لوگ نفع حاصل کرتے ہیں۔ ۳۔ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں موت کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتے رہنے کا ذکر ہے۔

☆ صدقہ جاریہ۔
☆ ایسا علم جس سے لوگ نفع حاصل کرتے ہیں۔
☆ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

۲۳۳۔ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں

عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ يَقُوۡلُ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ يَتۡبَعُ الۡمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرۡجِعُ اِثۡنَانِ وَيَبۡقٰى وَاحِدٌ يَتۡبَعُهٗ اَهۡلُهٗ وَ مَالُهٗ

روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر لوٹ آتی ہیں دو اور

وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ.

(مسلم۔ترمذی)

باقی رہ جاتی ہے اس کے ساتھ ایک۔ساتھ جاتے ہیں اہل و مال و عمل پھر لوٹ آتے ہیں اہل و مال اور باقی رہتا ہے اس کے ساتھ عمل اس کا۔

فائدہ: اس حدیث میں میت کے ساتھ جانے والی تین چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ اس کے گھر والے۔

☆ اس کا مال۔

☆ اس کے اعمال۔(پھر لوٹ آتے ہیں اہل و مال اور باقی عمل رہ جاتے ہیں)

۲۳۴۔ قبر پر تین چیزیں منع ہیں

عَنْ جَابِرٍ يَّقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ اَوْيُبْنٰى عَلَيْهَا اَوْ يَجْلِسَ عَلَيْهَا اَحَدٌ.

(ابوداؤد۔موطاامام مالک)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو چونا گچ کرنے سے یا اس پر عمارت بنانے سے یا اس پر بیٹھنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں قبر پر تین چیزوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ قبروں کو چونا گچ (پختہ) کرنے سے۔

☆ قبروں پر عمارت بنانے سے۔

☆ قبروں پر بیٹھنے سے۔

۲۳۵۔ تین لوگوں پر لعنت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.

(نسائی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بنائیں اور وہاں چراغ جلائیں۔

فائدہ: اس حدیث میں تین لوگوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

☆ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر۔

☆ قبروں پر مسجد بنانے والوں پر۔

☆ قبروں پر چراغ جلانے والوں پر۔

۲۳۶۔ مُردے پر سوگ تین دن تک

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَاۃٌ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا تَلْبِسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ لَا تَکْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِیْبًا اِلَّآ اِذَا طَھُرَتْ نُبْذَۃً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ۔ (ابوداؤد۔ مسلم۔ ابن ماجہ)

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔ اور اتنے دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی قسط یا اظفار (خوشبوؤں کا نام ہے) کا استعمال کرے (بقصد پاکی کے نہ زینت کے)۔

فائدہ: اس حدیث میں مردے پر تین دن تک سوگ کرنے کا بیان ہے۔

۲۳۷۔ دوزخ سے نکلی گردن تین شخصوں کے لیے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلَاثَۃٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّبِکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسولِ اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھتی ہوں گی اور دو کان ہوں گے کہ سنتے ہوں گے اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی کہ میں مقرر ہوئی ہوں، تین شخصوں کے نگلنے کو۔ ایک جبّار عنید۔ دوسرے جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا۔ تیسرے مصوّر لوگ۔

فائدہ: اس حدیث میں دوزخ سے نکلنے والی گردن کا ذکر ہے جو تین شخصوں کو نگل جائے گی۔

☆ جبّار عنید شخص۔
☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارنے والے لوگ۔
☆ مصوّر لوگ۔

۲۳۸۔ اللہ تعالیٰ کے سائے میں پہلے جانے والے تین شخص

عَنْ عَآئِشَةَ ؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ وَاِذَا سُئِلُوْا بَذَلُوْهُ وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ. (مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں، فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اللہ عزّ وجل کے سایہ کی طرف کون سبقت کریں گے۔ صحابہ ؓ نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا وہ لوگ جب ان کو حق دیا جائے قبول کر لیتے ہیں اور جب سوال کیا جائے اس کو خرچ کرتے ہیں اور لوگوں کے لیے حکم لگاتے ہیں جس طرح اپنی ذاتوں پر حکم لگاتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے سائے میں پہلے جانے والے تین شخصوں کا ذکر ہے۔

☆ وہ لوگ جب اُن کو حق دیا جائے قبول کر لیتے ہیں۔
☆ وہ لوگ جب سوال کیا جائے خرچ کرتے ہیں۔
☆ وہ لوگ جو حکم لگاتے ہیں لوگوں کے لیے جس طرح اپنی ذات پر حکم لگاتے ہیں۔

۲۳۹۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نہیں دیکھے گا

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قُلْتُ مَنْ

حضرت ابی ذر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف چشم رحمت نظر نہیں کرے گا قیامت کے دن اور نہ اُن کو

هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ.

(ابن ماجہ۔ترمذی۔نسائی)

پاک کرے گا یعنی گناہوں سے اور ان کو دکھ کی مار ہے۔ کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ! کہ وہ تو محروم ہو گئے اور نقصان میں پڑ گئے۔ فرمایا آپ ﷺ نے، ایک تو احسان جتانے والا۔ دوسرا، اپنی ازار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا۔ تیسرا اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا۔

فائدہ: اس حدیث میں تین شخصوں کا ذکر ہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔

☆ احسان جتانے والا۔

☆ اپنی ازار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا۔

☆ اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا۔

۲۴۰۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے کلام نہیں کرے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ مَّنَعَ ابْنَ السَّبِيْلِ فَضْلَ مَآءٍ عِنْدَهُ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِي كَاذِبًا وَّ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفٰى لَهُ وَإِنْ لَّمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ.

(بخاری۔ابوداؤد۔نسائی)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے بات نہ کرے گا۔ ایک تو وہ شخص کہ اس کے پاس حاجت سے زیادہ پانی موجود ہو اور مسافر کو اس پانی سے روکے اور دوسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم بعد عصر کے کھائے اپنا اسباب بیچنے کے لیے اور تیسرا وہ شخص جس نے امام سے بیعت کی پھر امام نے اگر کچھ اس کو دیا یعنی مال دنیوی تو اس نے اپنے عہد کو پورا کیا اور اگر امام نے کچھ نہ دیا تو اس نے بھی اپنے عہد کو پورا نہ کیا یعنی دنیا ہی کے لیے۔

فائدہ: اس حدیث میں ان تین شخصوں کا ذکر ہے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا۔

☆ وہ شخص جو اپنی حاجت سے زیادہ پانی سے مسافر کو روکے۔
☆ وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر عصر کے بعد اپنا اسباب بیچے۔
☆ وہ شخص جس نے امام سے بیعت کی۔ اگر امام نے کچھ دیا تو عہد کو پورا کیا۔ اگر امام نے کچھ نہ دیا تو اُس نے اپنے عہد کو پورا نہ کیا۔

۲۴۱۔ قیامت کے دن لوگ تین قسموں میں اُٹھائے جائیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِىْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ .

(رواہ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تین قِسموں پر لوگ اکٹھے کیے جائیں گے۔ ایک قسم پیادہ چلیں گے۔ دوسری قسم سوار اور تیسری منہ کے بل چلیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ فرمایا جس ذات نے ان کو پاؤں پر چلایا ہے، وہ اس بات پر قادر ہے کہ منہ کے بل چلائے۔ آگاہ رہو وہ اپنے چہرے کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے بچیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں قیامت کے دن لوگ تین قسموں میں اٹھائے جانے کا بیان ہے۔
☆ پیادہ چلنے والے۔
☆ سوار۔
☆ منہ کے بل چلنے والے۔

۲۴۲۔ قیامت کے دن تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جہنم کو یاد کیا اور رونے لگیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کیوں

ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا فِيْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَوْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ اَمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ .

(ابوداؤد)

روتی ہو؟ انہوں نے کہا مجھ کو جہنم یاد آئی میں رونے لگی آپ اپنے گھر کے لوگوں کو یاد کریں گے قیامت کے دن۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا۔ ایک تو ترازو کے پاس جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی ترازو ہلکی اتری یا بھاری، دوسرے جس وقت کہا جائے گا آؤ پڑھو اپنی اپنی کتاب جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی کتاب کدھر سے ملے گی۔ داہنے ہاتھ سے یا بائیں ہاتھ سے یا پیٹھ کے پیچھے سے، تیسرے پل صراط پر جب وہ جہنم پر رکھا جائے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین مقامات کا ذکر ہے جہاں قیامت کے دن کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔

☆ ترازو کے پاس۔

☆ جہاں اعمال نامے ملیں گے۔

☆ پُل صراط کے پاس۔

۲۴۳۔ قیامت کے دن نبیٔ کریم ﷺ تین مقامات پر ہو سکتے ہیں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ (رواہ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کے دن میری سفارش کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں کروں گا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں آپ ﷺ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں پل صراط پر آپ ﷺ کو نہ مل سکوں۔ فرمایا پھر

میزان کے پاس مجھے ڈھونڈنا۔ میں نے کہا اگر میزان کے پاس بھی آپ ﷺ کو نہ مل سکوں۔ فرمایا پھر حوض کے پاس مجھے ڈھونڈنا۔ ان تین جگہوں کو میں نہیں چھوڑوں گا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن تین مقامات پر ہونے کا ذکر ہے۔

☆ پل صراط کے پاس۔ یا
☆ میزان کے پاس۔ یا
☆ حوض کوثر کے پاس۔

۲۴۴۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نہیں دیکھے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ، وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ازار اور کرتہ اور عمامہ جو شخص ان تینوں میں سے کسی کو لٹکائے اللہ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(نسائی)

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین شخصوں کا ذکر ہے جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا۔

☆ ازار لٹکانے والا۔
☆ کرتہ لٹکانے والا۔
☆ عمامہ لٹکانے والا۔

۲۴۵۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کے ساتھ جھگڑا کرے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین شخص ہیں قیامت کے دن میں ان

وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ وَ رَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ.

(رواہ البخاری)

سے جھگڑا کروں گا، ایک وہ آدمی جس نے میرے نام کے ساتھ عہد کیا پھر اس کو توڑ ڈالا۔ ایک وہ آدمی جس نے آزاد مرد کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھالی، ایک وہ شخص جس نے مزدوری پر ایک مزدور رکھا اس سے کام پورا کروایا اور اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین آدمیوں کا ذکر ہے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جھگڑا کرے گا۔

☆ وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کے نام سے عہد کیا پھر اِس کو توڑ ڈالا۔

☆ وہ آدمی جس نے ایک آزاد مرد بیچ کر اس کی قیمت کھالی۔

☆ وہ آدمی جس نے کام پر مزدور رکھا اور اس کی مزدوری نہ دی۔

۲۴۶۔ قیامت کے دن تین چیزیں عرش کے نیچے ہوں گی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. اَلْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَّ بَطْنٌ وَّالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ.

(رواہ فی شرح السنۃ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی۔ ایک کلام پاک کہ جھگڑے گا بندوں سے، قرآن پاک کے لیے ظاہر ہے اور باطن، دوسری چیز امانت ہے اور تیسری رشتہ داری جو پکارے گی کہ جس شخص نے مجھ کو جوڑا اللہ اس کو اپنی رحمت سے ملا دے اور جس نے مجھ کو توڑا۔ اللہ اپنی رحمت سے اس کو جُدا کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین چیزوں کا ذکر ہے جو قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی۔

☆ قرآن مجید۔

☆ امانت۔

☆ رشتہ داری۔

۲۴۷۔ قیامت کے دن تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ أُرَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ. (ترمذی)

روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں، کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن، رشک کریں گے ان پر اگلے اور پچھلے۔ ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں۔ دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں۔ تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے آقاؤں کا۔

فائدہ: اس حدیث میں ان تین شخصوں کا ذکر ہے جو قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔

☆ وہ شخص جو دن رات نماز پنجگانہ کی اذان دیتا ہے۔

☆ وہ شخص جو امامت کرتا ہے اور قوم اس سے راضی ہے۔

☆ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہے۔

۲۴۸۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے کلام نہیں کرے گا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَآئِلٌ مُسْتَكْبِرٌ. (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا۔ نہ اُن کو پاک کرے گا۔ ایک روایت میں ہے نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور مفلس متکبر۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین شخصوں کا ذکر ہے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا۔

☆ بوڑھا زانی۔

☆ جھوٹا بادشاہ۔

☆ مفلس متکبر۔

۲۴۹۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نہیں دیکھے گا

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰـهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوْثُ وَثَـلَاثَةٌ لَايَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ الْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَ الْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى.
(نسائی۔ مشکوٰۃ)

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی طرف اللہ نہیں دیکھے گا قیامت کے روز۔ ایک وہ جو نافرمانی کرے (دنیا کے کاموں میں) والدین کی (ماں باپ کی)۔ دوسری وہ عورت جو مردوں کا بھیس بنائے۔ تیسرا، دیوث (جو اپنی عورت کو دوسرے کے پاس لے جائے) اور تین آدمی جنّت میں نہ جائیں گے ایک تو نافرمانی کرنے والا ماں باپ کی اور دوسرا، ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرا احسان کر کے جتانے والا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین آدمیوں کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔

☆ والدین کی نافرمانی کرنے والا۔

☆ وہ عورت جو مردوں کا بھیس بنائے۔

☆ دیوث۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین آدمیوں کا ذکر ہے جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

☆ ماں باپ کا نافرمان۔

☆ ہمیشہ شراب پینے والا۔

☆ احسان کر کے جتانے والا۔

۲۵۰۔ قیامت کے دن تین قسم کے لوگ سفارش کریں گے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰـثَةٌ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت

الْاَنْبِیَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَآءُ. کے دن سفارش کریں گے۔ انبیاء پھر علماء پھر شہید۔

(رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین لوگوں کا ذکر ہے جو قیامت کے دن سفارش کریں گے۔

☆ انبیاء۔

☆ علماء۔

☆ شہداء۔

۲۵۱۔ تین قسم کے لوگوں کا حشر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ وَرَاهِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَّثَلَاثَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَّعَشْرَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ تَحْشَرُ بَقِیَّتَهُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتَبِیْتُ مَعَهُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَهُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا.

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تین قسموں پر جمع کیے جائیں گے۔ ایک فرقہ رغبت کرنے والا اور دوسرا فرقہ ڈرنے والا۔ حالانکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہوں گے اور تین شخص ایک اونٹ پر ہوں گے اور چار شخص ایک اونٹ پر ہوں گے اور دس آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے۔ باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی۔ آگ قیلولہ کرے گی اُن کے ساتھ جہاں وہ قیلولہ کریں گے اور رات گزارے گی اُن کے ساتھ جہاں وہ لوگ رات گزاریں گے اور صبح کرے گی اُن کے ساتھ جہاں وہ لوگ صبح کریں گے اور شام کرے گی اُن کے ساتھ جہاں وہ لوگ شام کریں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں لوگوں کے تین قسموں میں جمع کیے جانے کا ذکر ہے۔

☆ رغبت والے یعنی اپنے نیک اعمال کے سبب ثواب کے اُمیدوار۔

☆ ڈرنے والے یعنی گنہگار مسلمان۔

☆ تیسری قسم کے لوگوں کو آگ گھیر لائے گی۔

۲۵۲۔ قیامت کے دن تین بار پیشی

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اْلاَشْعَرِیِّ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثَلاثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ: فَجِدَالٌ وَمُعَاذِیْرُ! وَاَمَّا الثَّالِثَۃُ فَعِنْدَ ذَالِکَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ: فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِہٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِہٖ. (ابن ماجہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن تین بار پیش کیے جائیں گے، دو پیشیوں میں تکرار اورعذرات ہوں گے (کوئی کہے گا ہمارے پاس پیغمبر نہیں آئے، کوئی کہے گا ہم کو اِن کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی، کوئی گناہوں کا اقرار کر کے معذرت کرے گا) آخر تیسری پیشی میں کتابیں اُڑ کر ہاتھوں میں آجائیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں کسی کے بائیں ہاتھ میں۔

فائدہ: اس حدیث میں قیامت کے دن لوگوں کی تین بار پیشی کا ذکر ہے۔

☆ پہلی پیشی میں تکرار ہوں گے۔

☆ دوسری پیشی میں عذرات ہوں گے۔

☆ تیسری پیشی میں اعمال نامے اُڑ کر ہاتھوں میں آجائیں گے۔

۲۵۳۔ کافر کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت

عَنْ اَبِی ھریرہؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ضِرْسُ الْکَافِرِیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّفَخِذُہٗ مِثْلُ الْبَیْضَآءِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَۃِ. (رواہ الترمذی)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن کافر کے دانت اُحد (پہاڑ) کے مثل ہوں گے۔ اور اُس کی ران بیضاء کے مانند ہوگی اور دوزخ میں اُس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی مثل ربزہ۔

فائدہ: اس حدیث میں جہنم میں کافر کی بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت کے برابر بیان کی گئی ہے یعنی مدینہ سے ربذہ تک کا فاصلہ۔

۲۵۴۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین بار شفاعت فرمائیں گے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُھَمُّوْا بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِاسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیُرِیْحَنَا مِنْ مَّکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَاَسْکَنَکَ جَنَّتَہٗ وَاَسْجَدَلَکَ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَ عَلَّمَکَ اَسْمَآءَ کُلِّ شَیْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّکَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَّکَانِنَا ھٰذَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ اَکْلَہٗ مِنَ الشَّجَرَۃِ وَقَدْنُھِیَ عَنْھَا وَلٰکِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ سُؤَالَہٗ رَبَّہٗ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلٰکِنِ ائْتُوْا اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ ثَلَاثَ کَذِبَاتٍ کَذَبَھُنَّ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا اٰتَاہُ اللّٰہُ التَّوْرٰۃَ وَکَلَّمَہٗ وَقَرَّبَہٗ نَجِیًّا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مسلمان روکے جائیں گے یہاں تک کہ وہ فکر میں پڑ جائیں گے۔ وہ کہیں گے کاش! ہم کسی کو طلب کرتے جو اللہ تعالیٰ سے ہماری شفاعت کرتا اور اس تکلیف سے راحت پہنچاتا۔ مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ تم آدم سب لوگوں کے باپ ہو، تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنے فرشتوں سے سجدہ کروایا، ہر چیز کے نام سکھائے اور اپنی بہشت میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری شفاعت کروتا کہ اس تکلیف میں ہمیں راحت بخشے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں اور وہ اپنا گناہ یاد کریں گے جو انہوں نے اُس درخت کا پھل کھایا جس سے منع کیا گیا تھا۔ لیکن تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کے لوگوں کے لیے پہلا نبی بھیجا۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا نادانستہ سوال یاد کریں گے۔ لیکن تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے دوست ہیں۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس لائق نہیں اور وہ اپنے تین جھوٹ یاد کریں گے۔ لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ

اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدًا لِلّٰهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَاتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَيَاتُونِي فَاسْتَاذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهُ قَالَ فَارْفَعُ رَاْسِي فَاُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُودُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَاذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهُ قَالَ فَارْفَعُ رَاْسِي فَاُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ اَشْفَعُ

جن کو اللہ تعالیٰ نے توریت دی، اُن سے کلام کیا اور اُن کو راز کی بات بتانے کے لیے اپنے قریب کیا۔ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس لائق نہیں اور وہ اپنا گناہ یاد کریں گے جو انہوں نے ایک قبطی کو مار ڈالا۔ لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ جو اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں۔ لیکن تم نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے ہیں اور جن کے اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں۔ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے در پر آنے کی اجازت طلب کروں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گروں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے سجدے میں چھوڑے گا جب تک وہ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھا اور کہہ، تیری عرض سُنی جائے گی اور شفاعت کر، تیری شفاعت قبول کی جائے گی، اور مانگ، تو دیا جائے گا۔ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی تعریف کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا۔ میرے واسطے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ میں نکلوں گا اور ایک جماعت کو دوزخ سے نکالوں گا اور اُن کو بہشت میں داخل کروں گا۔ میں دوبارہ اللہ تعالیٰ کے در پر آنے کی اجازت طلب کروں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو میں سجدہ میں گروں گا۔ اللہ تعالیٰ

فَيُحَدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِيْ عَلَى رَبِّي بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيُحَدُّلِي حَدًّا فَأُخْرِجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَاهٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وَعَدَهٗ نَبِيُّكُمْ.

(بخاری، مسلم)

مجھے سجدے میں چھوڑے گا جب تک وہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھا اور کہہ، سنا جائے گا اور شفاعت کر، تیری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگ، تو دیا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا جو مجھے وہ سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا۔ میرے واسطے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ میں نکلوں گا اور لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور اُن کو بہشت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری بار اللہ تعالیٰ کے در پر آنے کی اجازت طلب کروں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گروں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے سجدے میں چھوڑے گا جب تک وہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھا اور عرض کر تیری عرض سنی جائے گی، شفاعت کر، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگ، تو دیا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا۔ جو مجھے وہ سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا۔ میرے واسطے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ میں نکلوں گا اور لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور اُن کو بہشت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ دوزخ میں کوئی نہیں رہے گا مگر وہ شخص جس کو قرآن نے روکا یعنی جس پر ہمیشہ دوزخ میں رہنا واجب ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ''نزدیک ہے یہ کہ اٹھائے گا تجھ کہ تیرا رب مقامِ محمود پر'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ہے مقام محمود جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر سے وعدہ کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے دن تین بار شفاعت کرنے کا ذکر ہے۔

۲۵۵۔ قیامت کے دن تین چیزوں سے متعلق سوال نہیں ہوگا

عَنْ اَبِیْ عَسِیْبٍؓ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلًا فَمَرَّبِیْ فَدَعَانِیْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِاَبِیْ بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِّبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَآءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهٗ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَةٍ كَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهٗ اَوْ كِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جُوْعَتَهٗ اَوْ حُجْرٍ يَّتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ.

(رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان مرسل)

حضرت ابو عسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر نکلے۔ آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور مجھے بُلایا۔ میں آپ ﷺ کی طرف نکلا۔ پھر آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور اُن کو بلایا۔ وہ بھی آپ ﷺ کی طرف نکلے۔ پھر آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور اُن کو بلایا۔ وہ آپ ﷺ کی طرف نکلے یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں آئے۔ آپ ﷺ نے باغ کے مالک سے فرمایا ہم کو نیم پختہ کھجوریں کھلاؤ وہ کھجوروں کا خوشہ لایا اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے اس سے کھایا پھر آپ ﷺ نے ٹھنڈا پانی منگوایا اور پیا۔ پھر فرمایا قیامت کے دن ان نعمتوں کے متعلق تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔ راوی نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوشہ پکڑ کر زمین پر مارا۔ کچی کھجوریں رسول اللہ ﷺ کی طرف زمین پر بکھر گئیں اور کہا اے اللہ کے رسول! ہم سے ان کے متعلق سوال کیا جائے گا؟ فرمایا ہاں مگر تین چیزوں سے متعلق سوال نہ ہو گا۔ وہ کپڑا جس سے آدمی نے اپنا ستر ڈھانکا۔ روٹی کا ٹکڑا جس سے اپنی بھوک کو بند کیا یا مکان جس میں گرمی اور سردی سے بچنے کے لیے داخل ہوا۔

فائدہ: اس حدیث میں قیامت کے دن تین چیزوں سے متعلق سوال نہ ہونے کا ذکر ہے۔

☆ وہ کپڑا جس سے آدمی نے اپنا ستر ڈھانکا۔

☆ وہ روٹی کا ٹکڑا جس سے اپنی بھوک کو بند کیا۔

☆ وہ مکان جس میں گرمی اور سردی سے بچنے کے لیے داخل ہوا۔

۲۵۶۔ بیٹی سے تین نیک سلوک کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ.
(رواہ ابوداؤد)

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی بیٹی ہو اس کو زندہ نہ گاڑے، اس کو ذلیل نہ کرے اور اپنے لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں بیٹی سے تین نیک سلوک کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرنے کا ذکر ہے۔

☆ وہ شخص بیٹی کو زندہ نہ گاڑے۔

☆ وہ بیٹی کو ذلیل نہ کرے۔

☆ وہ اپنے لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دے۔

۲۵۷۔ بغیر حساب کے جنت میں جانے والوں کی تین صفات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ.
(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں کہ نہ منتر کی طلب کرتے ہیں اور نہ شگون بد لیتے ہیں۔ اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے والوں کی تین صفات کا ذکر ہے۔

☆ وہ منتر کی طلب نہیں کرتے۔

☆ وہ شگون بد نہیں لیتے۔

☆ وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۲۵۸۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے تین سوال

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهٗ مَقْدَمُ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ يَسْاَلُهٗ عَنْ اَشْيَاءَ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ مَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ قَالَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِّنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَ اَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ، وَاَمَّا الْوَلَدُ فَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءَ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے مدینہ میں آنے کی خبر پہنچی تو وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے چند باتیں پوچھنے کے لیے۔ انہوں نے کہا میں آپ ﷺ سے ایسی تین باتیں پوچھتا ہوں جن کو پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ (بہشت میں جا کر) پہلے کیا کھانا کھائیں گے اور بچہ کیا سبب ہے کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے کبھی ماں کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی یہ باتیں مجھ کو بتا دیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا یہ (یعنی جبریل) فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف لے جائے گی اور بہشتیوں کی پہلی غذا مچھلی کے کلیجہ کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہوگا (جو نہایت لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے) اب بچے کا حال یہ ہے کہ جب مرد کی منی عورت کی منی میں بڑھ جائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہو جاتا ہے اور جب عورت کی منی بڑھ جائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

فَاَسْاَ لُهُمْ عَنِّیْ قَبْلَ اَنْ یَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِیْ فَجَاءَ تِ الْیَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِیْکُمْ قَالُوْا خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَاَفْضَلُنَا وَابْنُ اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِکَ فَاَعَادَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ فَخَرَجَ اِلَیْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا اَشَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا کُنْتُ اَخَافُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ.

(صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ جواب سُن کر کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور آپ ﷺ اللہ کے (سچے) پیغمبر ہیں۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہودی لوگ بڑے مفتری (جھوٹے) ہیں۔ آپ ﷺ اُن سے میرا حال پوچھئے مگر ان کو میرے مسلمان ہونے کی خبر نہ ہو، خیر یہودی لوگ آئے، نبی کریم ﷺ نے اُن سے پوچھا، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تم میں کیسا آدمی ہے، انہوں نے کہا ہم سب میں اچھا اور اچھے کا بیٹا اور ہم سب میں افضل اور افضل کا بیٹا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بھلا بتلاؤ اگر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مسلمان ہو جائے تو؟ انہوں نے کہا خدا نہ کرے اللہ ان کو اسلام سے بچائے رکھے۔ آپ ﷺ نے پھر یہی پوچھا انہوں نے پھر یہی کہا۔ اس وقت حضرت عبداللہ بن سلام (جو چھپ گئے تھے) باہر نکلے اور کہنے لگے اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ۔ یہودی یہ سُن کر کہنے لگے عبداللہ بن سلام تو ہم سب میں خراب آدمی، خراب آدمی کا بیٹا ہے اور ان کو بُرا کہنے لگے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو اسی بات کا ڈر تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ کے مدینہ تشریف لانے پر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے تین سوالوں کا ذکر ہے۔

- ☆ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے۔
- ☆ اہل جنت کا پہلا کھانا کیا ہوگا۔
- ☆ کیا وجہ ہے کہ بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔

۲۵۹۔ جنت تین شخصوں کی مشتاق

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلَاثَةٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ جنت مشتاق ہے تین شخصوں کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ: اس حدیث میں ان تین صحابہ کرام کا ذکر ہے جن کی جنت مشتاق ہے۔

- ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔
- ☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ۔
- ☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ۔

۲۶۰۔ اللہ تعالیٰ کی تین لپ کے لوگ بغیر حساب جنت میں جائیں گے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَیَاتٍ رَبِّیْ. (رواہ احمد، الترمذی وابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، فرماتے تھے کہ میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا نہ ان کا حساب ہوگا نہ ان کو عذاب ہوگا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور آدمی ہوں گے اور میرے رب کی لپوں سے تین لپیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی تین لپ کے لوگ بغیر حساب کے جنت میں جانے کا ذکر ہے۔

۲۶۱۔ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنّت میں

وَلَا مَنَّانٌ. مکّار، بخیل اور احسان جتلانے والا داخل نہ ہوگا۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ)

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین شخصوں کا ذکر ہے جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

☆ مکّار۔

☆ بخیل۔

☆ احسان جتلانے والا۔

۲۶۲۔ تین شخص جنت میں نہیں داخل ہوں گے

عَنْ اَبِی مُوْسٰی ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثَۃٌ لَّا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ. (رواہ احمد، وابن حبان)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ ا۔ دائمی شراب خور۔ ۲۔ جادو کو سچا ماننے والا۔ ۳۔ رشتہ کو ختم اور منقطع کرنے والا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین شخصوں کا ذکر ہے جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

☆ دائمی شراب خور۔

☆ جادو کو سچا ماننے والا۔

☆ رشتہ کو ختم اور منقطع کرنے والا۔

۲۶۳۔ تین بار جہنم سے پناہ مانگنے والے کے لیے جہنم کی سفارش

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگی تو جنت کہتی ہے یا اللہ اس کو جنت میں داخل کردے۔ اور جس

قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ. (ترمذی)

نے دوزخ سے تین بار پناہ مانگی تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ اس کو دوزخ سے پناہ دے۔

فائدہ: اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگی تو جنت اللہ تعالیٰ سے اس کو جنت میں داخل کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ اسی طرح جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے تین بار دوزخ سے پناہ مانگی تو دوزخ اللہ تعالیٰ سے اِس کو دوزخ سے پناہ دینے کی سفارش کرتی ہے۔

۲۶۴۔ تین شخصوں پر جنت حرام ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِىْ يُقِرُّ فِى اَهْلِ الْخُبْثَ.

(رواہ احمد والنسائی۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔ دیوث جو اپنے اہل و عیال میں ناپاکی اور خباثت برقرار رکھے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین شخصوں کا ذکر ہے جن پر جنت حرام ہے۔

☆ ہمیشہ شراب پینے والا۔

☆ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔

☆ دیوث۔

۲۶۵۔ تین چیزوں سے پاک آدمی جنت میں جائیں گے

عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ، وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنْ ثَلَاثٍ، دَخَلَ الْجَنَّةَ: مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ.

(ابن ماجہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی روح بدن سے جُدا ہو اور وہ تین چیزوں سے پاک ہو تو جنت میں جائے گا تکبّر اور چوری اور قرض سے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین چیزوں کا ذکر ہے جن سے پاک آدمی جنت میں جائے گا۔

☆ تکبر۔
☆ چوری۔
☆ قرض۔

۲۶۶۔ جنت میں پہلے داخل ہونے والے تین شخص

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَّعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَّعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ.
(ترمذی)

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیش کیے گئے میرے اوپر تین شخص جو جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں۔ ایک شہید، دوسرا پرہیز کرنے والا حرام سے اور بچنے والا شبہات سے، تیسرا وہ بندہ جو اچھی عبادت بجالائے اللہ کی اور خدمت اپنے آقاؤں کی۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین شخصوں کا ذکر ہے جو جنت میں پہلے داخل ہوں گے۔

☆ شہید۔
☆ حرام سے پرہیز کرنے والا اور شبہات سے بچنے والا۔
☆ غلام جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہو اور اپنے آقاؤں کی بھی خدمت کرنے والا ہو۔

۲۶۷۔ مسلمان کے فوت ہونے والے تین لڑکے اس کو جہنم سے بچائیں گے

عَنْ اَبِی النَّضْرِ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَحْتَسِبُهُمْ اِلَّا كَانُوْا لَهٗ جُنَّةً مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ:
(ابن ماجہ۔ ترمذی۔ اخرجہ البخاری و مسلم۔ موطا امام مالک)

حضرت ابو النضر سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین لڑکے مرجائیں اور وہ صبر کرے تو قیامت کے روز وہ لڑکے بچائیں گے اُس کو جہنم سے۔ ایک عورت نے پوچھا، یا رسول اللہ! اگر دو مرجائیں تو، آپ ﷺ نے فرمایا وہ بھی۔

فائدہ: اس حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں اور وہ صبر کرے تو وہ بچے اُس کو جہنم سے بچائیں گے۔

۲۶۸۔ تین بیٹیوں کی صحیح پرورش کرنے والا دوزخ سے بچ جائے گا

عَنْ عُقْبَةَ بن عامر يقول: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَ اَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ: كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ:

(ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے تھے کہ میں نے سُنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ فرماتے تھے کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ اُن کے ہونے پر صبر کرے اور ان کو کھلائے اور پلائے اور کپڑا پہنائے اپنی طاقت اور کمائی سے، تو قیامت کے دن دوزخ کے عذاب سے وہ تینوں اُس کی آڑ ہوں گی۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ جس شخص نے اپنی تین بیٹیوں کی اچھی پرورش کی اور اپنی کمائی سے ان کو کھلایا۔ پلایا اور کپڑا پہنایا تو وہ لڑکیاں اس کو جہنم سے بچائیں گی۔

۲۶۹۔ اہل جنت میں سے تین قسم کے لوگ

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَّرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِىْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَّعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَّاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِىْ لَا زَبْرَلَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّ لَا مَالًا وَّالْخَائِنُ الَّذِىْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِىْ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے تین قسم کے لوگ ہیں۔ حاکم، عادل، احسان کرنے والا بھلائیوں کی توفیق دیا گیا اور دوسرا رحمدل ہر رشتہ دار اور غیر رشتہ دار کے لیے نرم دل۔ تیسرا پاک دامن عیالدار سوال سے بچنے والا۔ اور اہل نار میں سے پانچ قسم کے لوگ ہیں۔ وہ ضعیف جو عقل کے کمزور ہوں، وہ تمہارے ماتحت ہوں اور نہ بیوی کے طالب

اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكِذْبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَاشُ.

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ)

ہوں نہ مال سے ان کو کچھ غرض ہو۔ اور دوسرا ایسا خائن شخص کوئی طمع اس کے لیے پوشیدہ نہیں ہے اگرچہ حقیر ہو اس کی خیانت کرتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو صبح شام نہیں کرتا مگر وہ تجھ کو تیرے گھر اور تیرے مال میں دھوکہ دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے بخل اور جھوٹ کا ذکر کیا اور بد خلق سے مراد فحش گو ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اہل جنت میں سے تین قسم کے لوگوں کا بیان ہے۔

☆ وہ حاکم جو عدل اور احسان کرنے والا ہو۔

☆ وہ رحم دل شخص جو ہر رشتہ دار اور غیر رشتہ دار کے لیے نرم دل ہے۔

☆ وہ پاکدامن عیال دار جو سوال کرنے سے بچتا ہے۔

۲۷۰۔ ایک تیر کے سبب تین آدمی جنت میں جائیں گے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الثَّلَاثَةَ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ. وَالرَّامِيَ بِهٖ. وَالْمُمِدَّ بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا وَكُلُّ مَا يَلْهُوْ بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهٖ وَتَادِيْبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَاَتَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ.

(ابن ماجہ)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے سبب سے تین آدمیوں کو جنّت میں داخل کرے گا۔ ایک تو اس کے بنانے والے کو جو اللہ کے لیے بنائے ثواب کے واسطے۔ دوسرا، جو اس کو چلائے۔ تیسرا، جو تیر مارنے والے کو اٹھا کر دے، اس کی مدد کرے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیر مارو اور برچھا مارو، گھوڑے پر سوار ہو کر۔ اور مجھے تیر مارنا برچھا مارنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے اور مسلمان کا ہر کھیل لغو ہے (یعنی بیکار ہے کچھ فائدہ نہیں) مگر تیر و کمان سے کھیلنا اور اپنے گھوڑے کی تادیب کرنا (اس پر سواری سیکھنا دوڑانا نیزہ بازی کی کثرت کرنا) اور اپنی بیوی سے کھیلنا، یہ تین کھیل سچے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک تیر کے سبب تین آدمیوں کا جنت میں جانے کا ذکر ہے۔

☆ تیر بنانے والا۔

☆ تیر چلانے والا۔

☆ تیر اٹھا کر چلانے والے کو دینے والا۔

۲۷۱۔ علم کے تین ذرائع کو جنت کی نعمتوں کا ادراک نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَّأَتْ وَلَآ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَّلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْ هریرة اقْرَئُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ. (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے، میں نے (نیک) بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا، اور نہ کسی آدمی کے دل پر اُن کا خیال گزرا۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث روایت کر کے کہا، اگر تم چاہو، تو اس حدیث کی تصدیق میں یہ آیت پڑھو۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ۔

فائدہ: علم حاصل کرنے کے تین ذرائع ہیں۔آنکھ۔کان اور دل۔اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ نیک بندوں کے لیے جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل میں اُن کا خیال نہیں گزرا۔

۲۷۲۔ قیامت کے دن سب سے پہلے حساب دینے والے تین شخص

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے شہید کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں جتلائے گا جو اس پر دنیا میں عطا

فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ.

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ)

کی گئی تھیں۔ وہ ان نعمتوں کو پہچانے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تم نے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا۔ میں تیری راہ میں اس قدر لڑا کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو غلط کہتا ہے، تو اس لیے لڑا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں۔ سو کہہ دیا گیا۔ پھر حکم کیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر جس آدمی نے علم پڑھا۔ اور پڑھایا۔ اور قرآن پڑھا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں جتلائے گا اور وہ ان کو پہچانے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا۔ میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری راہ میں قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو نے غلط کہا۔ تو نے اس لیے پڑھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے اور یہ تجھے کہہ دیا گیا۔ پھر حکم کیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی۔ اسے مختلف اقسام کے تمام مال عنایت کیے گئے۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں جتلائے گا۔ اور وہ انہیں پہچانے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو نے ان نعمتوں میں کیا کام کیا۔ وہ کہے گا۔ میں نے ان تمام راہوں میں خرچ کیا۔ جن میں خرچ کرنا تجھ کو پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو غلط کہتا ہے، تو نے اس لیے خرچ کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں سو کہا گیا۔ پھر حکم ہو گا۔ اور منہ کے بل کھینچ کر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن تین شخصوں کا ذکر ہے جن کا قیامت کے دن سب سے پہلے حساب لیا جائے گا اور جن کو نیت میں اخلاص نہ ہونے سے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ تین افراد حسب ذیل ہیں۔

☆ شہید۔

☆ عالم۔

☆ سخی۔

——☆ ☆ ☆——

ماخذ

قرآن مجید (تفسیر ابن کثیر): ترجمہ: حضرت مولانا محمد میمن جوناگڑھی
تفسیر: حضرت علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر

قرآن مجید: ترجمہ وتفسیر: حضرت شاہ عبدالقادر محدثِ دہلوی

قرآن مجید: ترجمہ: حضرت مولانا محمد جوناگڑھی
تفسیر: حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف

قرآن مجید (تفسیر تفہیم القرآن): ترجمہ وتفسیر: مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

قرآن مجید: ترجمہ: حضرت مولانا محمود الحسن
تفسیر: حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی

قرآن مجید (تفسیر ضیاء القرآن): ترجمہ وتفسیر: حضرت پیر محمد کرم شاہ

صحیح بخاری: حضرت امام ابوعبداللہ بن اسماعیل بخاری
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

صحیح مسلم: حضرت امام مسلم بن الحجاج ابوالحسن
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

سنن ابوداؤد: حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

سنن ابن ماجہ: حضرت امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

الجامع الترمذی:	حضرت امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمی ترمذی ترجمہ: حضرت علامہ بدیع الزمان
سنن نسائی:	حضرت امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی شعیب ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان
مشکوٰۃ:	حضرت امام ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب شائع کردہ: رحمانیہ کتب خانہ اُردو بازار لاہور
مشکوٰۃ:	ترجمہ: حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی
سیرت الرسول:	حضرت محمد بن عبدالوہاب ترجمہ: حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق
سیرت النبی:	حضرت علامہ شبلی نعمانی حضرت علامہ سید سلیمان ندوی
سیرت النبی (رحمۃ للعالمین):	حضرت قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری
کتاب التوحید:	حضرت محمد بن عبدالوہاب ترجمہ: حضرت مولانا عطاء اللہ ثاقب
خاندانِ نبوت:	حضرت محمد ادریس بھوجیانی
تاریخ محمد ﷺ:	حضرت ایم ڈی فاروق
کتاب الروح:	حضرت علامہ حافظ ابن قیم ترجمہ: حضرت مولانا راغب رحمانی

حجۃ اللہ البالغہ:	حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ترجمہ: حضرت مولانا عبدالرحیم
کتاب الوسیلہ:	حضرت امام ابن تیمیہ ترجمہ: حضرت ضیغم الانصاری
راہِ سعادت:	حضرت علامہ ابن قیم جوزی ترجمہ: حضرت عبدالعلیم اصلاحی

تصدیق

میں نے اس کتاب میں قرآنی آیات کو حرفاً حرفاً غور سے پڑھا ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ اس میں اعراب کی ایسی کوئی غلطی نہیں جس سے معنی ومفہوم بدل جائے۔

عبداللہ رحمانی

قاری عبیداللہ رحمانی

ناظم جامعہ اسلامیہ للبنات السّلفی

نیو شادباغ رحیم پارک شیر شاہ روڈ لاہور

۳ جون ۲۰۰۵ء

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔.. بے ماڈل ٹاؤن۔لاہور
نمبر 16040

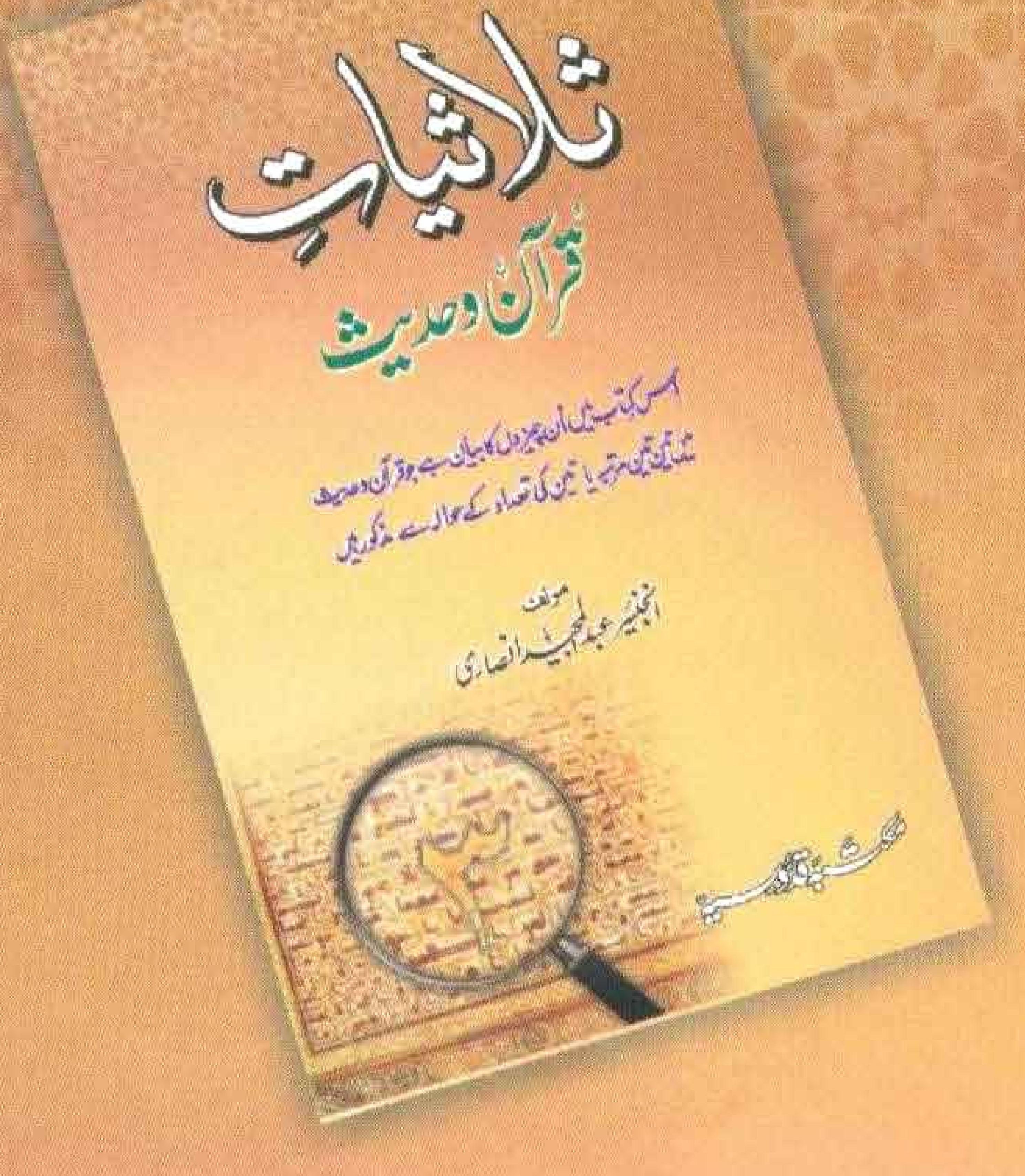

ثلاثیات
قرآن وحدیث

ثلاثیات قرآن وحدیث کی چند خصوصیات

- ★ اس کتاب کا موضوع ایسا اچھوتا اور نادر ہے جس پر غالباً پہلے قلم نہیں اُٹھایا گیا۔
- ★ اس کتاب کے پڑھنے سے قرآن وحدیث کے ایک قابل ذکر حصے سے براہ راست واقفیت حاصل ہوسکتی ہے۔
- ★ اس کتاب میں شروع سے آخر تک دلچسپی کا عنصر قائم رہتا ہے۔
- ★ قرآن مجید کے تمام متعلقہ مضامین قرآنی ترتیب سے درج کیے گئے ہیں حتیٰ کہ ایک مضمون کی زیادہ آیات بھی ترتیب سے درج ہیں۔
- ★ قرآنی آیات اور احادیث کے اُردو ترجمے کے علاوہ اُن کا خلاصہ بھی دیا گیا ہے۔

www.quddusia.com